Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2012

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 61

ایڈیٹر
منیر احمد خادمؔ

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شمارہ 26

شرح چندہ
سالانہ 500 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
45 پاؤنڈ یا 70 ڈالر
امریکن
70 کینیڈین ڈالر
یا 50 یورو

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

www.akhbarbadrqadian.in

7 شعبان 1433 ہجری قمری ۔ 28 احسان 1391 ہش 28 جون 2012ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے۔ جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزّت پائیں گے۔

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

’’تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے۔ جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزّت پائیں گے۔ جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے اُن کو آسمان پر مقدم رکھا جائے گا۔ نوع انسان کیلئے رُوئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن۔ اور تمام آدم زادوں کیلئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ وجلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ۔ اور یاد رکھو کہ نجات وہ چیز نہیں جو مرنے کے بعد ظاہر ہوگی۔ بلکہ حقیقی نجات وہ ہے کہ اسی دنیا میں اپنی روشنی دکھلاتی ہے۔ نجات یافتہ کون ہے؟ وہ جو یقین رکھتا ہے جو خدا سچ ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہے۔ اور آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے اور نہ قرآن کے ہم رتبہ کوئی اور کتاب ہے۔ اور کسی کے لئے خدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے مگر یہ برگزیدہ نبی ہمیشہ کیلئے زندہ ہے اور اس کے ہمیشہ زندہ رہنے کیلئے خدا نے یہ بنیاد ڈالی ہے کہ اس کے افاضہ تشریعی اور روحانی کو قیامت تک جاری رکھا‘‘ اور آخر کار اُس کی روحانی فیض رسانی سے اس مسیح موعود کو دُنیا میں بھیجا جس کا آنا اسلامی عمارت کی تکمیل کیلئے ضروری تھا۔ کیونکہ ضرور تھا کہ یہ دُنیا ختم نہ ہو جب تک محمدی سلسلہ کیلئے ایک مسیح روحانی رنگ کا نہ دیا جاتا جیسا کہ موسوی سلسلہ کیلئے دیا گیا تھا۔ اسی کی طرف یہ آیت اشارہ کرتی ہے کہ اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡھِمۡ (الفاتحۃ:6)‘‘۔

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 14-13)

’’میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں اور باقی سب اُس کے ظل تھے۔ سو تم قرآن کو تدبر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو۔ کیونکہ جیسا کہ خدا نے مخاطب کر کے فرمایا کہ **الخیر کلہ فی القرآن** تمام قسم کی بھلائیاں قرآن ہی میں ہیں۔ یہی بات سچ ہے۔ افسوس ان لوگوں پر جو کسی اور چیز کو اس پر مقدم رکھتے ہیں۔ تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن ہے۔ کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی۔ تمہارے ایمان کا مصدق یا مکذّب قیامت کے دن قرآن ہے۔ اور بجز قرآن کے آسمان کے نیچے اور کوئی کتاب نہیں جو بلا واسطہ قرآن تمہیں نجات دے سکے۔ خدا نے تم پر بہت احسان کیا ہے جو قرآن جیسی کتاب تمہیں عنایت کی۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ کتاب جو تم پر پڑھی گئی اگر عیسائیوں پر پڑھی جاتی تو وہ ہلاک نہ ہوتے۔ اور یہ نعمت ہدایت جو تمہیں دی گئی اگر بجائے توریت کے یہودیوں کو دی جاتی تو بعض فرقے اُن کے قیامت سے منکر نہ ہوتے پس اس نعمت قدر کرو جو تمہیں دی گئی۔ یہ نہایت پیاری نعمت ہے۔ یہ بڑی دولت ہے۔ اگر قرآن نہ آتا تو تمام دنیا ایک گندے مضغہ کی طرح تھی۔ قرآن وہ کتاب ہے جس کے مقابل پر تمام ہدایتیں ہیچ ہیں۔

(کشتی نوح صفحہ ۳۶۔۳۷)

’’یاد رکھو قرآنِ شریف حقیقی برکات کا سرچشمہ ہے اور نجات کا ذریعہ ہے۔ یہ اُن لوگوں کی اپنی غلطی ہے جو قرآنِ شریف پر عمل نہیں کرتے۔ عمل نہ کرنے والوں میں سے ایک گروہ تو وہ ہے جس کو اس پر اعتقاد ہی نہیں اور وہ اس کو خدا تعالیٰ کا کلام ہی نہیں سمجھتے۔ یہ لوگ تو بہت دور پڑے ہوئے ہیں۔ لیکن وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور نجات کا شفا بخش نسخہ ہے اگر وہ اس پر عمل نہ کریں تو کس قدر تعجب اور افسوس کی بات ہے۔ ان میں سے بہت سے تو ایسے ہیں جنھوں نے ساری عمر میں کبھی اُسے پڑھا ہی نہیں۔ پس ایسے آدمی جو خدا تعالیٰ کے کلام سے ایسے غافل اور لاپروا ہیں، اُن کی ایسی مثال ہے کہ ایک شخص کو معلوم ہے کہ فلاں چشمہ نہایت ہی مصفّٰی اور شیریں اور خنک ہے اور اس کا پانی بہت سی امراض کے واسطے اکسیر اور شفا ہے۔ یہ علم اُس کو یقینی ہے لیکن باوجود اس علم کے اور باوجود پیاسا ہونے اور بہت سی امراض میں مبتلا ہونے کے وہ اس کے پاس نہیں جاتا تو یہ اُس کی کیسی بدقسمتی اور جہالت ہے۔ اُسے تو چاہئے تھا کہ وہ اس چشمہ پر مُنہ رکھ دیتا اور سیراب ہو کر اُس کے لطف اور شفا بخش پانی سے حظّ اُٹھاتا۔ مگر وہ باوجود علم کے اُس سے ویسا ہی دور ہے جیسا ایک بے خبر‘‘۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 140۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

’’قرآنِ شریف صرف اتنا ہی نہیں چاہتا کہ انسان ترکِ شر کر کے سمجھ لے کہ بس اب مَیں صاحبِ کمال ہو گیا، بلکہ وہ تو انسان کو اعلیٰ درجہ کے کمالات اور اخلاقِ فاضلہ سے متصف کرنا چاہتا ہے کہ اس سے ایسے اعمال و افعال سرزد ہوں جو بنی نوع کی بھلائی اور ہمدردی پر مشتمل ہوں اور اُن کا نتیجہ یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جاوے‘‘۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 208۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

’’بعض نادان لوگ کہا کرتے ہیں کہ ہم قرآنِ شریف کو نہیں سمجھ سکتے‘‘۔ (اس واسطے) ’’اس کی طرف توجہ نہیں کرنی چاہئے کہ یہ بہت مشکل ہے۔ یہ اُن کی غلطی ہے۔ قرآنِ شریف نے اعتقادی مسائل کو ایسی فصاحت کے ساتھ سمجھایا ہے جو بے مثل اور بے مانند ہے اور اس کے دلائل دلوں پر اثر ڈالتے ہیں۔ یہ قرآن ایسا بلیغ اور فصیح ہے کہ عرب کے بادیہ نشینوں کو جو بالکل اَن پڑھ تھے سمجھا دیا تھا تو پھر اب کیونکر اس کو نہیں سمجھ سکتے‘‘۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 177۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

الخیر کلہ فی القرآن

بھلائی سب کی سب قرآن میں ہے (قسط: دوم)

گزشتہ قسط میں ہم اس بارے میں گفتگو کر چکے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو دیگر کتب سابقہ پر یہ خصوصیت عطا فرمائی ہے کہ قرآن مجید قلب و ذہن میں اُٹھنے والے ہر سوال کا جواب خود دینے والی واحد آسمانی کتاب ہے۔ یہ کتاب تمام زمانوں اور قوموں کیلئے خدائے واحد کی طرف سے نازل کی گئی ہے۔ اپنے نزول کے وقت سے لیکر آج تک قرآن مجید نے انسانی ضروریات کی تمام چیزوں اور روحانی سیرابی کے تمام طریقوں کو احسن و افضل طریق میں بیان کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ احکم الحاکمین، خالق کائنات نے اس کتاب کو اپنا آخری صحیفہ اور خاتم الکتب قرار دیا ہے۔ اب قیامت تک بنی نوع انسان کی فلاح و بہبود اور اس کی تسکین کی جملہ ضروریات قرآن مجید میں بیان کردی گئی ہیں۔ خود قرآن مجید نے بھی اس طرف اشارہ فرمایا ہے۔ اللہ جل شانہ اپنے کلام قرآن مجید میں بیان فرماتا ہے کہ

وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ○

(سورۃ الانعام آیت ۱۵۶)

ترجمہ: اور یہ بہت مبارک کتاب ہے جسے ہم نے اُتارا ہے۔ پس اس کی پیروی کرو اور تقویٰ اختیار کرو تا کہ تم رحم کئے جاؤ۔ اس آیت میں لفظ مبارک خاص معنی رکھتا ہے یعنی قرآن مجید ایک ایسی کتاب ہے جس میں پہلی الہامی کتابوں اور صحیفوں کی تا ابد رہنے والی تعلیم موجود ہے چنانچہ قرآن مجید کی تعلیم پر عمل کرنے سے مسلمانوں کو پچھلی کتابوں سے ہدایت اور برکت تلاش کرنے کی کوئی ضرورت نہیں رہتی۔ خود قرآن مجید نے کئی مقامات پر خاص طور پر بتلایا ہے کہ قرآن مجید کی عظیم الشان خوبصورت تعلیم اور عظمت کی وجہ یہ ہے کہ یہ آنحضرت ﷺ پر علیم و خبیر خدا کی طرف سے اُتاری گئی تھی۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قلب مطہر ہی اس بات کا حامل تھا کہ آپ پر خاتم الکتب نازل کی جائے یہ نکتہ معرفت اس زمانہ کے مامور حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام نے ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے:۔

’’خاتم النبیین کا لفظ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بولا گیا ہے بجائے خود چاہتا ہے اور بالطبع اسی لفظ میں یہ رکھا گیا ہے کہ وہ کتاب جو آنحضرت ﷺ پر نازل ہوئی ہے وہ بھی خاتم الکتب ہو اور سارے کمالات اُس میں موجود ہوں اور حقیقت میں وہ کمالات اس میں موجود ہیں کیونکہ کلام الٰہی کے نزول کا عام قاعدہ اور اصول یہ ہے کہ جس قدر قوت قدسی اور کمال باطنی اس شخص کا ہوتا ہے اُسی قدر قوت اور شوکت اس کلام کی ہوتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسی اور کمال باطنی چونکہ اعلیٰ سے اعلیٰ درجہ کا تھا جس سے بڑھ کر کسی انسان کا نہ کبھی ہوا اور نہ آئندہ ہوگا۔ اس لئے قرآن شریف بھی تمام پہلی کتابوں اور صحائف سے اس اعلیٰ مقام اور مرتبہ پر واقع ہوا ہے جہاں تک کوئی دوسرا کلام نہیں پہنچا کیونکہ آنحضرت ﷺ کی استعداد اور قوتِ قدسی سب سے بڑھی ہوئی تھی۔ اور تمام مقامات کمال آپؐ پر ختم ہو چکے تھے اور آپ انتہائی نقطہ پر پہنچے ہوئے تھے۔ اس مقام پر قرآن شریف جو آپ پر نازل ہوا کمال کو پہنچا ہوا ہے اور جیسے نبوت کے کمالات آپ پر ختم ہو گئے اسی طرح پر اعجاز کلام کے کمالات قرآن شریف پر ختم ہو گئے آپ خاتم النبیین ٹھہرے اور آپ کی کتاب خاتم الکتب ٹھہری۔

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۲۶ مطبوعہ ۲۰۰۳ قادیان)

قرآن مجید ایک ایسی کتاب ہے جس کا پیغام ساری دنیا کیلئے ہے۔ یہ بہترین ضابطہ حیات ہے۔ اس کے لفظ لفظ میں علم کے خزانے پوشیدہ ہیں۔ اس کتاب میں وہ تاثیر ہے کہ اگر کوئی شخص حقیقی معنوں میں اس پر گامزن ہو تو اُس کا دل نور سے منور ہو جاتا ہے۔ یہ انسان کو وحشی سے باخدا بنانے والی کتاب ہے۔ اس کتاب کی عظیم الشان تجلیات اور روحانی پاکیزگی کے ورطہ حیرت میں ڈالنے والے نمونے دنیا نے آنحضرت ﷺ کے مبارک وقت میں مشاہدہ کئے ہیں۔ اس کتاب کی برکت سے صحابہ رضوان اللہ علیہم کی نہ صرف روحانی زندگیوں میں انقلاب برپا ہوا بلکہ انہوں نے زندگی کی دوسری راہوں میں بھی عظیم ترقیات حاصل کیں۔ تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ نزول قرآن سے قبل ان پڑھ اور گنوار قوم نے قرآن مجید کی برکت اور اتباع کے نتیجہ میں قرآن مجید پر غور و فکر اور تدبر کے ذریعہ سائنس، طب آرکیالوجی، فن تعمیر اور اس طرح علم کے دوسرے میدانوں میں بڑے بڑے معرکے دکھائے۔ دنیا آج تک انہیں علوم کو بنیاد بنا کر ترقیات کی راہ پر گامزن ہے۔ اس کی بنیادی وجہ یہ رہی کہ اللہ تعالیٰ خود اس کتاب یعنی قرآن مجید میں انسان کا اُستاد ہے اور وہی ہے جو سب سے بڑا سائنس دان سب سے بڑا طبیب و حکیم سب سے بڑا صناع، سب سے بڑا انجینئر اور سب سے بڑا اُستاد ہے۔ وہی ہے جو علیم و خبیر اور سب کچھ جاننے والا ہے۔

بدقسمتی سے موجودہ مسلمان قرآن جیسی عظیم الشان کتاب کو پس پشت ڈال کر تاریکی کی اتھاہ گہرائیوں میں جا پڑے ہیں اور انہیں اس بات کا شعور ہی نہیں کہ ان کی پستی اور مذمت کی بنیادی وجہ قرآن مجید کی تعلیم سے انحراف ہے۔ چونکہ قرآن مجید خدا تعالیٰ کا ابدی پیغام و شریعت ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کے احیاء کیلئے شریعت کے استحکام کیلئے ہمیشہ انتظام فرمایا اور اس زمانہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ آپ نے مسلمانوں کو ان کی پستی اور ضلالت کی وجہ بتاتے ہوئے فرمایا:

’’جاننا چاہیئے کہ اس زمانہ میں اسباب ضلالت میں سے ایک بڑا سبب یہ ہے کہ اکثر لوگوں کی نظر میں عظمت قرآن شریف کی باقی نہیں رہی ایک گروہ مسلمانوں کا فلاسفہ ضالہ کا مقلد ہوگیا کہ وہ ہر ایک امر کا عقل سے ہی فیصلہ کرنا چاہتے ہیں۔ اُن کا بیان ہے کہ اعلیٰ درجے کا حکم جو تصفیہ تنازعات کا انسان کو ملا ہے وہ عقل ہی ہے...... ان لوگوں کے مقابل پر دوسرا گروہ یہ ہے کہ جس نے عقل کو بکلی معطل کی طرح چھوڑ دیا ہے۔ اور ایسا ہی قرآن شریف کو بھی چھوڑ کر جو سرچشمہ تمام علوم الٰہیہ ہے صرف روایات واقوال بے سروپا کو مضبوط پکڑ لیا ہے‘‘

(ازالہ اوہام صفحہ ۳۵۲)

امام الزمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان دونوں فریقین کو راہِ حق کی ہدایت دیتے ہوئے فرمایا:

’’سو ہم ان دونوں گروہ کو اس بات کی طرف توجہ دلانا چاہتے ہیں کہ قرآن کریم کی عظمت اور نورانیت کا قدر کریں اور اُس کے نور کی رہنمائی سے عقل کو بھی دخل دیں اور کسی غیر کا قول تو کیا چیز ہے اگر کوئی حدیث بھی قرآن کے مخالف پاویں تو فی الفور اُس کو چھوڑ دیں‘‘ (ازالہ اوہام صفحہ ۳۵۲)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مبعوث ہو کر دنیا کے سامنے اعلان فرمایا کہ قرآن مجید کے فیوض و برکات قصۂ پارینہ نہیں ہیں بلکہ قرآن مجید زندہ کتاب ہے اس کی زندگی بخش دائمی برکات ہر زمانہ کیلئے موجود ہیں۔ آپ نے اعلان فرمایا کہ:۔

’’قرآن شریف ایسا معجزہ ہے کہ نہ وہ اوّل مثل ہوا اور نہ آخر کبھی ہوگا۔ اُس کے فیوض و برکات کا در ہمیشہ جاری ہے اور ہر زمانہ میں اسی طرح نمایاں اور درخشاں ہے جیسا کہ آنحضرت ﷺ کے وقت تھا۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۵۷ بحوالہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ اپنی تحریروں کی رُو سے صفحہ ۵۰۲)

صد افسوس کہ مسلمانوں کی اکثریت نے اپنے موعود امام کا انکار کیا اور نہ صرف انکار بلکہ مخالفت میں نام نہاد علماء کی پیروی اور تقلید کرنے والے بنے ہوئے ہیں۔ آج قرآن مجید کی اصل تعلیم سے شناسائی امام الزمان حضرت مسیح موعودؑ کی پیروی اور اطاعت سے ہی مل سکتی ہے۔ امام الزمان اور آپ کے خلفاء کی بیان فرمودہ قرآن مجید کی تفاسیر ہی علوم معارف کے خزانے اور قرآن مجید کی حقیقی تفاسیر میں دیگر مفسرین کی تفاسیر اس معیار کی نہیں بلکہ بعض تو من گھڑت بہانوں اور خیالات پر ہی مشتمل ہیں۔

قرآن مجید کی حقیقی اتباع اور فیض بخش روحانی تاثیر سے پر تعلیمات پر صدق دل سے عمل کئے بغیر دنیا کیلئے نجات کی کوئی راہ باقی نہیں ہے۔ سسکتی ہوئی مظلوم و مقہور انسانیت کیلئے قرآن مجید رحمت کی بارش ہے۔ ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ اپنے دل کے بند کواڑوں کو کھولا جائے۔ اور تعصب کی عینک اُتار کر وحی الٰہی کی حلاوت و تازگی کو دیکھا جائے۔ قرآن مجید دنیا کی وہ واحد آسمانی کتاب ہے جس نے یہ بات بطور ثبوت پیش کی ہے کہ اس کا ہر حکم ہر امر قابل قبول اور باعثِ تسکین ہے۔ قرآنی قوانین کا نفاذ اور اُس کی اعلیٰ ترین تصویر سرورِ کائنات فخر موجودات خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ کے زمانہ مبارک میں نظر آتی ہے۔ آپؐ نے قرآن مجید کو اپنی ذات مبارک میں ڈھال کر اُس کی عملی تصویر دنیا کے سامنے پیش فرمائی۔

آج دنیا جن مسائل سے دو چار ہے قرآن مجید نے اُن کا احسن طریق سے حل پیش فرمایا ہے اور اُس طریق پر چل کر ایک نیک و صالح معاشرہ قائم کر کے دکھایا ہے۔ انشاء اللہ آئندہ اس بارے میں گفتگو کی جائے گی۔

(جاری)

(شیخ مجاہد احمد شاستری)

محاسنِ قرآن کریم

کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ہے شکر ربِّ عزّ وجلّ خارج از بیاں — جِس کی کلام سے ہمیں اُس کا ملا نِشاں
وُہ روشنی جو پاتے ہیں ہم اس کتاب میں — ہوگی نہیں کبھی وہ ہزار آفتاب میں
اُس سے ہمارا پاک دِل و سینہ ہوگیا — وہ اپنے مُنہ کا آپ ہی آئینہ ہوگیا
اُس نے درختِ دِل کو معارِف کا پھل دیا — ہر سینہ شک سے دھو دیا ہر دِل بدل دِیا
اُس سے خُدا کا چہرہ نمودار ہوگیا — شیطاں کا مکر و وسوسہ بے کار ہوگیا
وہ رہ جو ذاتِ عزّوجل کو دِکھاتی ہے — وہ رہ جو دِل کو پاک و مُطہر بناتی ہے
وہ رہ جو یارِ گم شُدہ کو کھینچ لاتی ہے — وہ رہ جو جامِ پاک یقیں کا پلاتی ہے
وہ رہ جو اُس کے ہونے پہ محکم دلیل ہے — وہ رہ جو اُس کے پانے کی کامل سبیل ہے

اُس نے ہر ایک کو وہی رستہ دِکھا دیا
جتنے شکوک و شُبہ تھے سب کو مٹا دیا

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے یوکے جماعت سمیت پورے یورپ میں مسجدوں کی تعمیر کی طرف توجہ پیدا ہورہی ہے لیکن ان مساجد کی خوبصورتی نمازیوں کے ساتھ ہے۔

یورپ میں مختلف ممالک میں گزشتہ سات آٹھ سال میں 44 مساجد کا اضافہ ہوا ہے۔ 2003ء میں جب مسجد بیت الفتوح کا افتتاح ہوا ہے تو اس سے پہلے باقاعدہ مسجد صرف ایک مسجد 'مسجد فضل' تھی۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت یوکے کو 14 نئی مساجد بنانے کی توفیق ملی ہے۔

مانچسٹر میں نو تعمیر شدہ 'مسجد دارالامان' کا مبارک افتتاح۔ اس مسجد میں اور ملحقہ ہالز میں کُل تقریباً دو ہزار نمازی نماز پڑھ سکتے ہیں۔

یہ مسجد اب یہاں کی جماعت میں ایک انقلاب پیدا کرنے کا ذریعہ ہونی چاہئے۔

مساجد کا حسن تو اُن کی آبادی سے ہے۔ ایسی آبادی جو خالصتہً اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہو۔

ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہم جب مسجد بناتے ہیں یا بنائیں تو خدا تعالیٰ کے حضور جھکنے اور اُس کی رضا کے حصول کے لئے بنانے والے ہوں اور مسجد بنانے کے لئے جو قربانی کی ہے، اُس پر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کریں نہ کہ کسی قسم کا فخر۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ اور صحابیات کی عبادت کے قیام کی روشن مثالوں کا تذکرہ اور احباب جماعت کو اس حوالہ سے اہم نصائح

مسجد دارالامان مانچسٹر کے افتتاح کے موقع پر فرمودہ خطبہ جمعہ

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ مورخہ 27/اپریل 2012ء بمطابق 27/شہادت 1391 ہجری شمسی بمقام مسجد دارالامان مانچسٹر

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل مورخہ 18 مئی 2012 کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۔

اِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهِيْمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ۔ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۔ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۔ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۔ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ ۔ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (البقرة: 128 تا 130)

ان آیات کا ترجمہ یہ ہے کہ: اور جب ابراہیم اُس خاص گھر کی بنیادوں کو استوار کر رہا تھا اور اسماعیل بھی (یہ دعا کرتے ہوئے) کہ اے ہمارے ربّ! ہماری طرف سے قبول کر لے۔ یقیناً تو ہی بہت سننے والا اور دائمی علم رکھنے والا ہے۔ اور اے ہمارے ربّ! ہمیں اپنے دو فرمانبردار بندے بنا دے اور ہماری ذریت میں سے بھی اپنی ایک فرمانبردار امت پیدا کر دے۔ اور ہمیں اپنی عبادتوں اور قربانیوں کے طریق سکھا اور ہم پر توبہ قبول کرتے ہوئے جھک جا۔ یقیناً تو ہی بہت توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ اور اے ہمارے ربّ! تو ان میں انہی میں سے ایک عظیم رسول مبعوث کر جو ان پر تیری آیات کی تلاوت کرے اور انہیں کتاب کی تعلیم دے اور اس کی حکمت بھی سکھائے اور اُن کا تزکیہ کر دے۔ یقیناً تو ہی کامل غلبہ والا اور حکمت والا ہے۔

ان آیات میں وہ عظیم نمونہ اور دعا بیان ہوئی ہے جس میں عاجزی اور انکساری، قربانی و وفا، اپنی نسل کے خدا تعالیٰ سے جڑے رہنے کی فکر اور دعا، دنیا کی ہدایت اور رہنمائی اور عبدِ رحمان بننے کی فکر اور دعا کے اعلیٰ ترین معیار قائم کئے ہیں۔ پہلی آیت میں اُس قربانی کا ذکر ہے۔ بہت بڑی قربانی جو حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے کی تھی۔ یعنی ہر پتھر جو خانہ کعبہ کی دیواروں پر چُنا جا رہا تھا وہ اس بات کی طرف بھی توجہ دلا رہا تھا کہ اب اس گھر کے مکمل ہونے کے بعد باپ نے بیٹے اور اُس سے پیدا ہونے والی نسل کو اس بے آب و گیاہ جگہ میں ہمیشہ کے لئے آباد کرنا ہے۔ اور بیٹے کو توجہ دلا رہا تھا کہ تم نے اب اس بے آب و گیاہ جگہ میں اس گھر کی رونق قائم کرنے کے لئے یہیں رہنا ہے۔ ان دونوں بزرگوں کو، اللہ تعالیٰ کے ان فرستادوں کو خدا تعالیٰ کے وعدوں پر یہ تو یقین تھا کہ ایک روز اس گھر نے تمام دنیا کا محور بننا ہے مگر یہ کیا پتہ تھا کہ یہ سب کچھ کب ہوگا؟ اُس وقت تو صرف قربانی اور صرف قربانی ہی نظر آ رہی تھی لیکن اس کے باوجود عاجزی کی انتہا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کر رہے ہیں کہ ہم تیرے گھر کی تعمیر کا جو یہ کام کر رہے ہیں، یہ تیرے ہی فضل سے ہے۔ پس ہماری اس قربانی کو قبول فرما لے۔ کوئی اظہارِ بڑائی نہیں کہ ہم نے جو کام کیا ہے یہ ہمارا حق بنتا ہے کہ اس کا بدلہ ہمیں ملے اور جلد ملے۔ بلکہ اے خدا! اے سمیع و علیم خدا! جو دعاؤں کا سننے والا ہے، تو ہماری دعاؤں کو سن لے۔ ہمارے پاس جو قربانی کرنے کے لئے تھا وہ کر دیا اور آئندہ بھی عہد کرتے ہیں کہ قربانی کریں گے بلکہ ہم تو چاہتے ہیں کہ ہماری نسلیں بھی اس قربانی میں شامل ہوں۔ یہ وہ دعا تھی جو ان دو بزرگوں نے کی۔ پھر یہ اللہ تعالیٰ کو مخاطب کر کے کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے دل کی حقیقت تیرے سامنے رکھ دی۔ تو علیم ہے جانتا ہے کہ جو کچھ ہم کر رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں، صرف اور صرف تیری رضا کے حصول کے لئے کر رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں۔ تو ہماری اس قربانی کو قبول کر کے اب جلد اسے ایسا گھر بنا دے جو تیرا گھر ہو اور تیرا گھر ہونے کی برکت سے یہ بیابان آباد ہو جائے۔ ہم تو تیرے حکم سے جو سمجھے اُس کی ظاہری تعمیل میں اس گھر کی تعمیر ہو گئی تا کہ آبادی کا مرکز بن جائے لیکن اس کی حقیقی آبادی اے اللہ! تیرے فضل پر منحصر ہے۔ اس گھر کو ظاہری طور پر آباد کرنے والوں کو بھی وہ بصیرت اور بصارت عطا فرما جو تجھ تک پہنچانے والی ہو اور روحانیت میں بڑھانے والی ہو۔ پس یہ وہ روح تھی جس کی تتبع میں مسلمانوں کی مساجد تعمیر ہوتی ہیں اور ہونی چاہئیں۔ ورنہ خوبصورت عمارات تو کوئی چیز نہیں ہیں۔ بڑی خوبصورت مساجد بنتی ہیں لیکن اُن میں روح مفقود ہوتی ہے۔ جو مقصد ہے وہ اُن میں نہیں پایا جاتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو فرمایا ہے کہ مساجد میں نقش و نگار نہیں ہونے چاہئیں۔ (سنن ابن ماجه کتاب المساجد و الجماعة باب تشييد المساجد حديث 741) جس طرح دوسرے مذاہب والوں نے اپنی عبادت گاہوں میں نقش و نگار

بنائے ہوتے ہیں۔لیکن بہت سی مساجد ہمیں نقش ونگار والی نظر آتی ہیں جو بادشاہوں نے بنائیں، امراء نے بنائیں، بلکہ بعض پر بادشاہوں نے سونے کا پانی بھی پھروایا۔لیکن یہ اُن کا حسن نہیں ہے، نہ یہ سونے کا پانی، نہ یہ نقش ونگار۔مساجد کا حسن تو اُن کی آبادی سے ہے۔ایسی آبادی جو خالصتہً اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہو۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک جگہ ذکر کیا، غالباً مصر کا ذکر ہے کہ مَیں ایک عرب ملک میں ایک بہت بڑی اور خوبصورت مسجد میں جب گیا تو دیکھا کہ چار پانچ نمازی ایک کونے میں نماز پڑھ رہے تھے۔ جب اُن سے پوچھا کہ یہ کیا قصہ ہے؟ تو مسجد کا امام جو اُن کو نماز پڑھا رہا تھا، اُس نے کہا کہ لوگ نماز کے لئے نہیں آتے اور مَیں شرم کی وجہ سے محراب میں کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھاتا کہ کوئی نیا آنے والا یہ دیکھ کر کیا کہے گا کہ اتنی بڑی اور خوبصورت مسجد ہے اور نمازی چار پانچ ہیں۔اس لئے ہم کونے میں نماز پڑھ لیتے ہیں تا کہ لوگ سمجھیں کہ اصل نماز ہو گئی ہے اور یہ بعد میں آنے والے نماز پڑھ رہے ہیں۔ (ماخوذ از تفسیر کبیر جلد 5 صفحہ 357)

لیکن دوسری صورت بھی ہے کہ مسجدوں میں لوگ جاتے بھی ہیں، کافی آبادی ہوتی ہے لیکن دل عموماً اُس روح سے خالی ہوتے ہیں جو ایک مسجد میں جانے والی کی ہونی چاہئے۔دنیاداری نمازوں کے دوران بھی غالب رہتی ہے۔توجہ اللہ تعالیٰ کی طرف خالص نہیں ہوتی۔

پس ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہم جب مسجد بناتے ہیں یا بنائیں تو خدا تعالیٰ کے حضور جھکنے اور اُس کی رضا کے حصول کے لئے بنانے والے ہوں اور مسجد بنانے کے لئے جو قربانی کی ہے، اُس پر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کریں نہ کہ کسی قسم کا فخر۔کیونکہ ہماری یہ جو قربانی ہے، جو ہم کرتے ہیں، یہ اُس قربانی کا لاکھواں حصہ بھی نہیں ہے بلکہ اس سے بھی بہت کم ہے جو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی تھی۔صرف مال کی قربانی ہم کرتے ہیں اور وہ بھی عموماً اپنے وسائل کے مطابق۔یقیناً آج کل کی دنیا میں یہ بھی بہت بڑی قربانی ہے کہ مالی قربانی کی جائے، نیک مقصد کے لئے قربانی کی جائے، اپنی ترجیحات بدل کر مالی قربانی کی جائے اور مسجدوں کی تعمیر کرنا ایک قابلِ تعریف کام ہے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت مواقع پر اس کی طرف توجہ دلائی ہے۔اللہ تعالیٰ کے حضور ایسے لوگ جزا پانے والے ہیں۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کو مغربی ممالک میں اس طرف بہت توجہ پیدا ہوئی ہے اور مساجد بن رہی ہیں اور اپنی ترجیحات بعضوں نے تو اس حد تک بدل لی ہیں کہ زائد پیسے میں سے نہیں بلکہ اپنے آپ کو مشکل میں ڈال کر پھر قربانیاں کرتے ہیں۔لیکن پھر بھی ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ ہمیں کبھی کوئی فخر نہیں ہونا چاہئے۔

اس مسجد کی تعمیر پر تقریباً بارہ لاکھ پاؤنڈ خرچ ہوئے ہیں یعنی ایک اعشاریہ دو ملین پاؤنڈ اور جماعت نے یہاں قریباً اتنی رقم کے وعدے کئے اور ادائیگی بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہو رہی ہے۔پچہتر ((75 فیصد ادائیگی کر بھی دی۔بعض نے بڑی بڑی قربانیاں بھی دیں۔میں دیکھ رہا تھا کہ چوراسی (84 ہزار پاؤنڈ یا اٹھہتر)(78 ہزار پاؤنڈ) تک بھی ایک ایک آدمی نے قربانی دی ہے اور ایسے افراد بھی ہیں جنہوں نے پندرہ بیس ہزار، تیس ہزار کی رقمیں دیں۔تقریباً گیارہ آدمیوں کے کُل وعدے مَیں دیکھ رہا تھا کہ تین لاکھ سے اوپر بنتے ہیں۔تو یہ بہت بڑی قربانی ہے جو آجکل کے حالات میں جماعت کے افراد کرتے ہیں۔لیکن پھر بھی ہر قربانی جو ہے وہ ہمیں عاجزی کی طرف متوجہ کرنے والی ہونی چاہئے۔کیونکہ اس سب کے باوجود اللہ تعالیٰ نے جو نمونہ ہمارے سامنے پیش فرمایا وہ یہ ہے کہ ہماری قربانیاں حقیر ہیں اُن کی کوئی حیثیت نہیں۔

دوسرے ان قربانیوں کا فائدہ تبھی ہے جب اس گھر کی آبادی بھی ہو۔ایک وہ بے آب و گیاہ جگہ تھی۔بیابان تھا جہاں آبادی نہیں تھی اور وہاں اللہ تعالیٰ کا گھر بنایا گیا اور ان ممالک میں روحانی لحاظ سے یہ بنجر علاقے ہیں۔ان علاقوں کو بھی آباد کرنا ہے اور سرسبز بنانا ہے اور اسی مقصد کے لئے ہم یورپ میں مساجد تعمیر کر رہے ہیں۔پس یہ بہت بڑا کام ہے جس کو ہمیں ہمیشہ اپنے ذہن میں رکھنا چاہئے۔صرف جمعوں کی آبادی سے ہماری مسجدیں آباد نہیں ہو سکتیں بلکہ نمازوں کی حاضری بھی ہو۔اور آج جب اس مسجد کا افتتاح ہم کر رہے ہیں تو یہ دعا کریں کہ

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ۔اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

پس ہماری مالی قربانیاں اُس وقت قبولیت کا درجہ پائیں گی جب ہم خدا تعالیٰ سے یہ عہد بھی کریں اور دعا بھی کریں کہ ان قربانیوں کو قبول فرماتے ہوئے ہماری روحانی ترقی کے بھی سامان فرما اور اس مسجد کو آباد رکھنے کی توفیق بھی عطا فرما۔کیونکہ تو جانتا ہے کہ خالصتاً تیری عبادت کے لئے یہ مسجد کی تعمیر ہو رہی ہے اور پھر اس علاقے میں ایسے لوگوں کی آبادی کر جو روحانیت میں ترقی کرنے والے ہوں۔کیونکہ تیرے ذکر سے پُر رکھنے کے لئے یہ مسجد تعمیر کی گئی ہے۔پس ہماری قربانی قبول کر کے ہمیں اُس روحانی مقام پر پہنچا جو تیرے قرب کا ذریعہ بنائے۔ تا کہ تیرے انعامات حاصل کرتے ہوئے ہم تیری جنّتوں کے وارث بن جائیں۔

احادیث میں آتا ہے۔مسند احمد بن حنبل کی ایک حدیث ہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے روز ربّ عزّوجل فرمائے گا کہ مجمع والے عنقریب جان لیں گے کہ کون بزرگی اور شرف والے ہیں۔کسی نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! بزرگی اور شرف والے کون ہیں؟ آپ نے فرمایا مساجد میں ذکر کی مجالس لگانے والے۔(**مسند احمد بن حنبل جلد 4 صفحہ 173 مسند ابی سعید الخدری حدیث 11675 مطبوعہ بیروت 1998ء**)

پھر بخاری کی ایک حدیث ہے جو حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے۔روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''جو صبح و شام مسجد کو جاتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کے لئے جنت میں مہمان نوازی کا سامان تیار کرتا ہے''۔ (**صحیح بخاری کتاب الأذان باب فضل من غدا الی المسجد و من راح حدیث 662**)

پس ہماری مساجد بزرگی اور شرف کے معیار قائم کرنے والی ہونی چاہئیں۔اللہ کرے کہ یہ مسجد بھی اور اس میں آنے والے بھی، اللہ تعالیٰ کے نزدیک اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ لوگ ہوں۔جو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہوں۔جنت میں اللہ تعالیٰ کی مہمان نوازی سے حصہ پانے والے ہوں۔پس کیا ہی خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اس نیت سے مسجدیں بناتے ہیں اور اس نیت سے مسجدوں میں آتے ہیں اور صرف اس دنیا کی جنت نہیں بلکہ اُس دنیا میں بھی، جو دوسری دنیا ہے وہاں بھی اُن کو جنتیں ملتی ہیں۔یا یوں کہہ لیں کہ صرف اُس دنیا کی جنت کی تلاش نہیں کرتے جس کا ذکر حدیث میں ہے بلکہ اِس دنیا کی جنت بھی تلاش کرتے ہیں۔ہماری اکثر مساجد میں گنبد کے نیچے لکھا ہوتا ہے، یہاں بھی اس گولائی میں لکھا ہوا ہے کہ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ (الرعد: 29) کہ آگاہ ہو جاؤ۔اللہ کے ذکر سے ہی دل اطمینان پاتے ہیں۔پس جن کے دل اطمینان پا جائیں، اُن کے لئے اس سے بڑی جنت کونسی ہوگی؟ آجکل دنیا میں جس قدر بے چینیاں پیدا ہو رہی ہیں وہ خدا تعالیٰ کو بھولنے کی وجہ سے ہیں۔خدا تعالیٰ کو یاد رکھنے والے، اُس کے ذکر سے اپنی زبانوں کو تَر کرنے والے تو تکلیفوں کو بھی خدا تعالیٰ کی خاطر برداشت کرتے ہیں اور اُنہیں اللہ تعالیٰ کی رضا کا ذریعہ بنا کر اپنے دلوں کی تسکین کا باعث بناتے ہیں۔دنیا میں سینکڑوں لوگ اس لئے خودکشیاں کرتے ہیں، روزانہ کرتے ہیں، کہ وہ دنیاوی صدمات برداشت نہیں کر سکتے یا بعضوں کو دنیاوی صدمات کا اتنا زیادہ اثر ہوتا ہے کہ ویسے ہی اُن کو دل کے دورے پڑ جاتے ہیں۔ابھی گزشتہ دنوں مجھے کسی نے پاکستان سے لکھا کہ وہاں شیخوپورہ کے علاقے میں شاید شدید طوفان اور ژالہ باری ہوئی اور لوگوں کی فصلیں تباہ ہو گئیں۔ایک زمیندار اپنے کھیت میں گیا، خربوزے کی شاید فصل تھی۔دیکھا تو سب ختم ہوا ہوا تھا۔اُس کو اتنا صدمہ پہنچا کہ وہ چیز دیکھ کر ہی اُس کو دل کا حملہ ہوا اور وہ وفات پا گیا۔تو یہ جو دنیاوی صدمات ہیں وہ اللہ والوں کو دنیاوی نقصانوں سے نہیں ہوتے بلکہ وہ ہر صدمہ پر اللہ تعالیٰ سے لَو لگاتے ہیں۔

مومن ہمیشہ صدمات پر خدا تعالیٰ کی آغوش میں آتے ہوئے اطمینانِ قلب پاتا ہے۔قرآنِ کریم میں ایک جگہ سورۃ رحمان میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ (الرحمٰن: 47) کہ جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرا اُس کے لئے دو جنتیں ہیں۔پس جو اللہ تعالیٰ کا خوف رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا ذکر، اُس کی عبادت کرنے والے ہیں وہ اطمینانِ قلب حاصل کر کے اس دنیا میں بھی جنت حاصل کرتے ہیں اور پھر اس دنیا کی جنت جو ایک بندے کو عبدِ رحمان بننے کی وجہ سے ملتی ہے، وہ اگلے جہان کی جنت کا بھی وارث بنا دیتی ہے۔

پھر اگلی آیت جو میں نے تلاوت کی ہے۔اس میں حضرت ابراہیم، حضرت اسماعیل یہ دعا مانگ رہے ہیں کہ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ کہ اے ہمارے ربّ! ہم جو دو ہیں، ہمیں نیک بندے بنا دے۔ یہ بھی دیکھیں، پھر ایک اور دفعہ انتہائی عاجزی کا مقام ہے۔سب قربانیاں کرنے کے باوجود، اللہ تعالیٰ کے فرستادے ہونے کے باوجود پھر بھی یہ دعا ہے کہ اے خدا! ہمیں تو اپنے نیک بندے بنا دے۔حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اپنی بیوی اور بیٹے کو بے آب و گیاہ جگہ میں خدا کے حکم کی تعمیل میں چھوڑنے کے باوجود یہ عرض ہے کہ مجھے اپنا فرمانبردار بنا دے۔سب کچھ اللہ تعالیٰ کی خاطر دے دیا۔اولاد دے دی۔بیوی دے دی۔پھر بھی یہ ہے کہ ایسی فرمانبرداری عطا فرما کہ میں کامل اطاعت کرنے والا بن جاؤں۔بیٹے کا گلے پہ چھری پِھروانے کے لئے تیار ہونے کے باوجود جو خالصتہً اللہ تعالیٰ کی خاطر تھا، پھر یہ عرض ہے کہ ہمیں ہر حکم کو ماننے والا اور فرمانبردار اور نیک بنا دے۔

پس یہ مقام ہے جو ایک مومن کو حاصل کرنا چاہئے کہ کبھی اپنی نیکیوں پر فخر نہ ہو۔نہ ہی اُن پر بھروسہ ہو۔کبھی اپنی قربانیوں کا مان نہ ہو۔خدا تعالیٰ کے حضور تو ڈرتے ڈرتے ہر وقت یہ عرض ہے کہ اے اللہ! ہمارے عمل تو کچھ بھی نہیں ہیں۔اگر تیرا فضل ہو گا تو ہم نیک بندے بن سکتے ہیں۔عبدِ رحمن بن سکتے ہیں۔پس ہماری استدعا ہے، ہماری دعا ہے، عاجزانہ درخواست ہے کہ ہمیں نیکیوں پر قائم رکھنا اور اپنے ساتھ وفا کا تعلق رکھنے والا بنانا۔اپنی رضا پر چلنے والا بنانا کہ یہی وہ عظیم مقصد ہے جس کے لئے انسان پیدا کیا گیا ہے۔اور پھر صرف اپنے لئے ہی نہیں بلکہ ہم اپنی نسل کے لئے بھی دعا کرتے ہیں۔وہ دعا یہ ہے کہ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ کہ اور ہماری ذریت میں سے بھی فرمانبردار اور تیرے احکام بجالانے والی امّت پیدا کر۔

پس اللہ کا گھر بنا کر پھر اپنی زندگی تک ہی اُس کی آبادی کی فکر نہیں بلکہ عرض کی کہ اس کو آباد رکھنے کے لئے، اس سے روحانی فیض پانے کے لئے، تیری کامل فرمانبرداری کرنے کے لئے ہماری نسلوں میں سے بھی ایسے لوگ

نونیت جیولرز NAVNEET JEWELLERS

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہٗ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں

اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

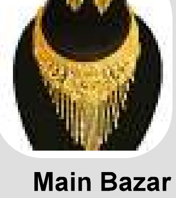

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

پیدا ہوتے رہیں اور یہی ایک مومن کی بھی دعا ہونی چاہئے۔

پس یہی سبق ہے جو آج ہمارے لئے ہے کہ مسجد کے ساتھ صرف بڑے بوڑھوں کا تعلق قائم نہ ہو یا جو فارغ لوگ ہیں اُن کا تعلق قائم نہ ہو بلکہ اپنی مصروفیت میں سے بھی وقت نکال کر لوگ عبادت کے لئے یہاں آئیں اور آباد کریں۔ اپنی نسلوں کا تعلق پیدا کرنے کی بھی ہم کوشش کریں۔ ہماری نسلوں میں نوجوانوں اور بچوں میں بھی عبادت کی تڑپ پیدا ہو جائے۔ اس کے لئے جہاں عملی کوشش کی ضرورت ہے وہاں بہت بڑا ذریعہ دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ جو دلوں کا حال جاننے والا ہے اور سننے والا ہے، نیک نیتی سے کی گئی دعاؤں کو سنتا ہے۔ اس لئے دعا مانگیں کہ جب یہ عبادتوں کی جاگ، اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے کی جاگ لگتی ہے تو یہ ایک نسل کے بعد دوسری نسل میں لگتی چلی جائے۔ اگر خود عبادتوں میں اور اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے میں سستی ہو تو نسلوں میں بھی پھر سستی رہتی ہے۔ پس ہر مسجد کی تعمیر کے ساتھ جہاں ہمیں اپنی حالتوں کی طرف توجہ دینے کی اور دعاؤں کی ضرورت ہے وہاں اپنی اولاد کی تربیت کی طرف بھی توجہ کرنی چاہئے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی جو یہ دعا ہے کہ وَاَرِنَا مَنَاسِکَنَا وَتُبۡ عَلَیۡنَا۔ یہ ہمیں اپنی تربیت اور عبادتوں کی طرف بھی توجہ دلاتی ہے اور اپنی اولاد کی بہتر حالتوں کی طرف لے جانے کی طرف بھی توجہ دلاتی ہے۔ مَنَاسِکَنَا کا مطلب ہے کہ عبادت اور حقوق اور وہ تمام باتیں جو خدا تعالیٰ کے حضور ہمیں ادا کرنی چاہئیں۔ پس عبادت کے ساتھ تمام حقوق اللہ ادا کرنے کی طرف ہمیں توجہ دلائی ہے اور پھر یہ بھی کہ ان عبادتوں اور حقوق اللہ کی ادائیگی کے بعد اپنے زعم میں کوئی یہ نہ سمجھے کہ مَیں نے بہت کچھ کر لیا ہے۔ یہ دعا ہے کہ تُبۡ عَلَیۡنَا۔ ہماری توبہ قبول کر لے۔ ہماری طرف متوجہ ہو۔ اور ایسی توبہ قبول کر کہ اگر ہم چھوٹی موٹی غلطیاں کر بھی جائیں تو درگزر کر دیا کر۔ تُو یقینا توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

پس جب ایک تسلسل سے خود بھی یہ دعا کی جائے گی تو مسجد کی تعمیر کا مقصد بھی پورا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کوشش کا حق ادا کرنے کی طرف بھی توجہ ہوگی۔ اپنی اولادوں کو بھی اس راستے پر ڈالنے کی کوشش ہوگی اور اُن اعلیٰ ترین برکات اور رحمتوں کا فیض بھی ہمیں ملے گا جو حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی دعاؤں کی قبولیت کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے دنیا میں جاری فرمایا اور جن برکات نے دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے کر ایک ایسا انقلاب پیدا کیا کہ مُردے زندہ ہونے لگے۔ روحانیت کے نئے نئے چشمے پھوٹنے لگے۔ عبادتوں کے ایسے معیار قائم ہوئے جو نہ کسی نے پہلے دیکھے، نہ سنے۔ اور وہ عظیم رسول صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوا جس پر عبادتوں کی بھی انتہا ہوئی۔ جس پر وفاؤں کی بھی انتہا ہوئی۔ جس پر حقوق اللہ کی ادائیگی کی بھی انتہا ہوئی اور پھر اللہ تعالیٰ کے ہاں قبولیت کا درجہ پاتے ہوئے یہ سب باتیں اُس مقام پر پہنچیں جہاں اللہ تعالیٰ نے اپنے سب سے پیارے رسول حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ اعلان کروایا کہ قُلۡ اِنَّ صَلَاتِیۡ وَنُسُکِیۡ وَ مَحۡیَایَ وَ مَمَاتِیۡ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ (الانعام:163)۔ تُو اعلان کر دے کہ یقینا میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو ربّ العالمین ہے۔

پس یہاں اللہ تعالیٰ کے نزدیک عبادتوں، قربانیوں اور ہر عمل کے وہ معیار قائم ہوئے جو نہ پہلے کبھی دیکھے گئے، نہ سنے گئے، جیسا کہ مَیں نے کہا۔ یہ وہ معراج تھی جو ہمارے آقا حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی۔ اللہ تعالیٰ نے دنیا کے لئے یہ اعلان کروا دیا کہ اللہ تعالیٰ کی محبت اب اسی عظیم رسول کی اتباع سے مل سکتی ہے، اس کے بغیر نہیں مل سکتی۔ یہ اسوہ حسنہ ہے جس میں عبادتوں اور قربانیوں کے معیار قائم ہوئے ہیں۔ اور پھر جنہوں نے آپ کی قوت قدسی سے براہِ راست فیض پایا اُن کے لئے بھی اللہ تعالیٰ کے فیض پانے کے نئے سے نئے راستے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ پر عمل کرنے سے کھلتے چلے گئے۔ ساری ساری رات عبادتیں کرنے والے اور دن کے وقت دین کی خاطر قربانیاں کرنے والے پیدا ہوئے۔ جو روحانی لحاظ سے مردے تھے، وہ ایک اعلیٰ ترین زندگی پا گئے۔ یہ وہ عظیم رسول تھا جو تا قیامت تمام قوموں اور تمام زمانوں کے لئے آیا تھا۔ پس یہ فیض آج بھی جاری ہے۔ یہ اُسوہ حسنہ آج بھی اسی طرح روشن اور چمکدار ہے جس طرح پہلے دن تھا۔ جو عظیم تعلیم آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اتری جو آپؐ لے کر آئے، وہ آج بھی اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ چمک رہی ہے۔ اس عظیم نبی کو اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں وہ غلامِ صادق عطا فرمایا ہے جس کو آخرین میں مبعوث فرما کر پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کام، جس میں آیات کی تلاوت بھی ہے، تزکیۂ نفس بھی ہے، کتاب کی تعلیم بھی ہے اور احکامات کی حکمت بھی بیان ہوئی ہے، ان کاموں کو جاری فرمایا اور پھر اس غلامِ صادق کے ماننے والوں نے بھی اپنی عبادتوں اور اپنے اعمال کو اپنے آقا و مطاع کے اسوہ حسنہ کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کی اور اسلامی تعلیمات کو اپنے اوپر اس طرح لاگو کیا کہ مخالفینِ احمدیت بھی یہ کہنے پر مجبور ہو گئے کہ اسلامی شعائر کا عملی نمونہ دیکھنا ہے تو ان لوگوں میں دیکھو۔ پس یہ وہ معیار ہے جو ہمارے بڑوں نے قائم کر کے مخالفین کی زبانوں کو نہ صرف بند کیا بلکہ اُن سے اقرار کروایا کہ حقیقی اسلام کی عملی تصویر جماعت احمدیہ کے افراد میں دیکھو۔ آج بھی ہمارے لئے یہی بہت بڑا مقصد ہے جو ہمیں سامنے رکھنا چاہئے، جس کو اپنے سامنے رکھتے ہوئے ہم نے دنیا کے منہ بند کروانے ہیں۔ اپنے نیک اعمال سے دنیا کو اسلام کی خوبصورت تعلیم کی طرف راغب کرنا ہے۔ اپنی عبادتوں اور اپنی نمازوں سے اپنی سجدہ گاہوں کو تر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنا ہے۔ اپنے ساتھ اپنی اولادوں کو بھی اس مقصد کا حق ادا کرنے والا بناتے ہوئے مسجدوں کے ساتھ جوڑنا ہے۔ تبھی ہم مسجد کی تعمیر کا حق ادا کر سکیں گے۔ تبھی ہم رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا ؕ اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ کی دعا سے فیض پانے والے ہو سکیں گے، تبھی ہم زمانے کے امام کی بیعت میں آنے کا صحیح حق ادا کرنے والا کہلا سکیں گے۔ تبھی ہم محبوبِ خدا حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی پیروی کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے پیار کو حاصل کر کے اپنی دنیا و آخرت سنوارنے والے بن سکیں گے۔

پس آج اس مسجد کی تعمیر کے ساتھ جو کمزور طبع لوگ ہیں وہ اپنے نئے راستے متعین کریں جو اپنے عہدوں کو پورا کرنے کے راستے ہیں۔ جو حُبِّ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دعوے کو سچ ثابت کرنے کے راستے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کے پیار کو جذب کرنے کے راستے ہیں۔ اسی طرح جو بہتر معیار کے ہیں، جن کی نمازوں کی طرف توجہ رہتی ہے، جو مسجدوں میں آنے والے ہیں، اُن کی آبادی کی طرف توجہ رکھتے ہیں وہ بھی ان باتوں کے اعلیٰ مدارج حاصل کرنے کے لئے اپنی عبادتوں اور حقوق اللہ کی ادائیگی کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

یہ مسجد اب یہاں کی جماعت میں ایک انقلاب پیدا کرنے کا ذریعہ ہونی چاہئے۔ جو معلومات مَیں نے لی ہیں۔ اس بڑے ہال میں مردوں کے لئے اگر سات سو ساٹھ (760) نمازیوں کے لئے جگہ ہے تو اس کو ہر نماز میں جلد سے جلد بھرنے کی کوشش کریں۔ اسی طرح یہ بھی مجھے رپورٹ دی گئی کہ عورتوں کے لئے پانچ سو ساٹھ (560) نمازیوں کے لئے جگہ ہے۔ دو ہالوں میں بوقتِ ضرورت چھ سو اسّی (680) نمازیوں کی جگہ ہو سکتی ہے۔ یعنی اس مسجد میں کُل تقریباً دو ہزار نمازی نماز پڑھ سکتے ہیں۔ اس 'پڑھ سکنے کے' فقرے کو جلد سے جلد 'پڑھتے ہیں' میں بدلنے کی کوشش کریں۔ تبھی مسجد کی تعمیر اور عبادت کا حق ادا کر سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے یوکے جماعت سمیت پورے یورپ میں مسجدوں کی تعمیر کی طرف توجہ پیدا ہو رہی ہے لیکن اس تعمیر کی خوبصورتی نمازیوں کے ساتھ ہے۔ ان مساجد کی خوبصورتی نمازیوں کے ساتھ ہے۔ میں جائزہ لے رہا تھا، دیکھ رہا تھا کہ 2003ء میں جب مسجد بیت الفتوح کا افتتاح ہوا ہے تو اس سے پہلے باقاعدہ مسجد صرف ایک مسجد 'مسجد فضل' تھی۔ اُس کے بعد اللہ تعالیٰ نے جماعت یوکے کو چودہ نئی مساجد بنانے کی توفیق عطا فرمائی جو باقاعدہ مساجد ہیں۔ اسی طرح گزشتہ سات آٹھ سالوں میں یورپ میں جو پہلے تیرہ مساجد تھیں اب تقریباً ستاون (57) ہیں۔ تقریباً اس لئے کہہ رہا ہوں کہ ایک مکمل ہونے کے اپنے آخری مرحلے میں ہے۔ ستاون مساجد تیار ہو گئی ہیں اور یورپ کے مختلف ممالک میں چوالیس (44) مساجد کا سات آٹھ سال میں اضافہ ہوا ہے۔ جس میں جرمنی میں سب سے زیادہ ہیں۔ لیکن ان کی خوبصورتی ان کی تعمیر سے نہیں، ان کے نمازیوں سے ہے۔ اس لئے مَیں آج پھر ان یورپین ممالک کے احمدیوں کو بھی کہتا ہوں کہ ہمارا فخر مساجد بنانے میں نہیں۔ اس کی پیشگوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی کہ ایک وقت میں مساجد بنانے پر فخر کیا جائے گا، لیکن یہ فخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق کی جماعت سے منسوب ہونے والوں کا کام نہیں ہے۔ دوسرے مسلمان بیشک یہ فخر کرتے پھریں۔ ہمارا تو مقصد تب پورا ہوگا جب ہماری ہر مسجد کی آبادی اتنی بڑھ جائے کہ وہ چھوٹی پڑ جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

میں اس وقت اس عاشقِ صادق سے براہِ راست فیض پانے والے چند لوگوں کی عبادت کے لئے تڑپ اور ان کے معیار کے کچھ واقعات کا بھی ذکر کرنا چاہتا ہوں جو مَیں نے روایات میں سے لئے ہیں۔ نمازوں میں محویت کا عالم ہے۔ یہ واقعہ سنیں۔

حضرت جان محمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ولد عبدالغفار صاحب ڈسکوی فرماتے ہیں کہ مغرب کی نماز مسجد مبارک کی چھت پر ادا ہونے کے وقت (حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں قادیان میں) مسجد مبارک کے محراب کے مغرب صحن خانہ مرزا نظام الدین صاحب وغیرہ میں انہوں نے مع دیگر آٹھ نو اشخاص مجلس لگا رکھی تھی اور حقہ نوشی ہو رہی تھی (یہ مخالف تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رشتہ دار تھے لیکن مخالفت میں بہت زیادہ بڑھے ہوئے تھے۔ دین سے ان کی بالکل بے رغبتی تھی۔ بلکہ خدا تعالیٰ سے انکاری تھے) وہ کہتے ہیں انہوں نے مجلس لگائی ہوئی تھی اس میں حقہ نوشی ہو رہی تھی، صفوں پر شراب بھی پڑی ہوئی تھی اور چارپائیوں پر اہلِ مجلس بیٹھے ہوئے تھے۔ تو جب ہم نماز پڑھنے لگے تو جتنے یہ لوگ بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ ہی سارنگی اور طبلے پر چوٹ لگائی اور مراثیوں نے گانا شروع کر دیا تا کہ مسجد میں نمازی ڈسٹرب ہوں۔ (لیکن کہتے ہیں) مگر ہماری نماز میں غضب کی محویت تھی۔ اس طرف خیال بھی نہیں جاتا تھا کہ کیا ہو رہا ہے۔ وہ باجے بجاتے رہے لیکن ہمیں اپنی عبادتوں سے نہ روک سکے یا توجہ نہ ہٹا سکے۔ (ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)

Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900, E-mail: jk_jewellers@yahoo.com

Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

جلد 7 صفحہ 48)

حضرت حاکم علی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی بیعت کے بعد کی تبدیلی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اس کے بعد (بیعت کے بعد) محبت نے مجھے اس قدر دیوانہ کر دیا کہ کوئی مہینہ ایسا نہ ہوتا کہ مَیں حاضر نہ ہوتا۔ پس میری زندگی گویا مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت کے لئے تھی۔ مَیں نے اپنے گھر کے پاس ایک الگ چھوٹی سی مسجد بنالی اور میں تہجد کی نماز کے وقت اُس مسجد میں چلا جاتا اور عشاء کی نماز پڑھ کر میں مسجد سے آتا۔ اتنا وقت گویا بیس یا بائیس گھنٹے مسجد میں رہتا تھا اور روزہ رکھتا تھا اور ایک وقت میں کھانا کھاتا تھا لیکن کوئی بھوک پیاس نہ لگتی تھی۔ بے تکلف مَیں اتنا وقت قرآنِ شریف نماز و دعا میں صرف کرتا تھا اور نہایت خوش رہتا تھا اور حالت ایسی ہوگئی کہ کسی معاملے کے متعلق دعا کروں اور توجہ کروں تو اُسی وقت اُس کی صحیح خبر مل جاتی یعنی بذریعہ کشف۔ اس وجہ سے مجھے خدا تعالیٰ کے ساتھ اور قرآن شریف کے ساتھ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت بڑھ گئی اور مسیح موعود علیہ السلام پر میرا ایسا ایمان مضبوط ہوا جو لرزہ نہیں کھا سکتا تھا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ جلد 7 صفحہ 364)

بہت سارے لوگ ہیں۔ یہاں بھی آئے ہوئے ہیں۔ اسائلم لینے والے ہیں۔ بڑی عمر کے ہیں۔ فارغ بیٹھے رہتے ہیں۔ اُن کو چاہئے کہ بجائے وقت ضائع کرنے کے اپنی عبادتوں کی طرف توجہ کریں۔ یہ عبادتوں کا معیار ہے جو ہمارے لئے نمونہ ہے۔

پھر حضرت میر مہدی حسین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مسجد مبارک کے اندر اول ایام میں تین خانے تھے۔ یعنی چھوٹی سی مسجد تھی، تین دروں کے درمیان تھی۔ ہر ایک خانے میں دو صفیں کھڑی ہو سکتی تھیں۔ آگے پیچھے۔ اور ایک صف میں چھ آدمی آ سکتے تھے۔ مسجد سے باہر دائیں جانب ایک چھوٹا سا صحن ہوتا تھا جو اس وقت حضرت امّ المومنین علیہا السلام کی رہائشگاہ ہے۔ اس میں ملک غلام حسین صاحب نان پُز (نان پکانے والا) اور محمد اکبر خان صاحب سنوری مرحوم علی الترتیب روٹیاں اور سالن لئے بیٹھے تھے۔ مجھے ملک صاحب نے پہلے ایک چھوٹی سی پلیٹ میں چاول نمکین (کھانے کا ذکر کرتے ہیں) ڈال کے دیا۔ روٹیاں دیں۔ کہتے ہیں میں نے پلیٹ سے دو تین لقمے لئے تھے کہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے تکبیر کہلا کر نماز شروع کر دی۔ مَیں نے جلدی سے کھانا رکھ دیا اور مسجد میں داخل ہونے لگا تو نان پز جو تھے انہوں نے ذرا سخت لہجے میں کہا (روٹی دے رہے تھے وہ) کہ میاں! روٹی کھالے۔ نماز بعد میں پڑھ لینا۔ پنجابی میں کہا ''نئیں تے بھکا مریں گا''۔ (کہتے ہیں) اور کہا کہ کل دوپہر کو روٹی ملے گی پھر۔ مَیں نے کہا کہ یہاں روٹیاں کھانے نہیں آیا۔ نماز ہی تو اصل چیز ہے۔ اس کو نہیں چھوڑ سکتا۔ یہ کہہ کر نماز عشاء میں شامل ہوگیا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ جلد 7 صفحہ 409)

حکیم فضل الرحمن صاحب اپنے والد حافظ نبی بخش صاحب کے متعلق بیان کرتے ہیں کہ آپ کے اندر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے ایک عشق موجود تھا اور طبیعت میں احتیاط ایسی ہے کہ جب کبھی کوئی حضور علیہ السلام کے حالات سنانے کے لئے کہے تو یہی جواب دیتے ہیں کہ مجھے اپنے حافظے پر اعتبار نہیں۔ ایسا نہ ہو کہ کوئی غلط بات حضور کی طرف منسوب کر بیٹھوں۔ آپ محکمہ نہر میں پٹواری تھے اور گرداوری کے دنوں میں قریباً سارا سارا دن گھومنا پڑتا حتی کہ جیٹھ ہاڑ کے مہینوں میں بھی۔ یعنی پنجاب میں گرمی کے جو شدید مہینے ہوتے ہیں، اُن میں بھی گھومنا پڑتا اور اس سے جس قدر تھکاوٹ انسان کو ہو جاتی ہے وہ بالکل واضح ہے۔ مگر رات کو آپ تہجد کے لئے ضرور اُٹھتے۔ اور ہم پر بھی زور دیتے (یعنی بچوں کو بھی زور دیتے۔ جوان بچے تھے)۔ جب رمضان کے دن ہوتے تو باوجود اس قدر گرمی کے روزے بھی باقاعدہ رکھتے۔ سردی کے دنوں میں تہجد کی نماز عموماً قرأت جہری سے پڑھ کر بچوں کو ساتھ شامل فرما لیتے (یعنی اونچی آواز میں پڑھتے)۔ آپ خدا کے فضل سے حافظ قرآن ہیں (تھے اُس وقت)۔ ہمیں نماز روزے کی بہت تاکید فرماتے بلکہ کڑی نگرانی فرماتے اور سُستی پر بہت ناراض ہوتے۔ قرآنِ کریم ہمیں خود پڑھایا۔ جب دن کو اپنے کاروبار میں مشغولیت کے باعث وقت نہ ملتا تو رات کو پڑھاتے۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ جلد 12 صفحہ 1-2)

والدین کے لئے یہ نمونہ ہے۔ بچوں کی تربیت کا یہ نمونہ ہمیں اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔ اور اسی طرح اپنی عبادات جو ہیں وہ والدین کی ہوں گی تو بچے نمونہ پکڑیں گے۔ ان ملکوں میں جہاں دین سے لوگ دور ہو رہے ہیں۔ ہمارے بعض بچے بھی متاثر ہو رہے ہیں۔ اس لحاظ سے ان ملکوں میں تو بہت زیادہ کوشش کی ضرورت ہے۔ نہ صرف خود دین پر قائم رہنا ہے بلکہ اپنے معیار بڑھانے ہیں اور پھر اس سے بڑھ کر بچوں کی نگرانی بھی کرنی ہے اور تربیت کی طرف بھی توجہ دینی ہے۔ اگر چالیس پینتالیس سال کے لوگ بھی جو میں نے دیکھے کہ خود آدھی رات تک ٹی وی دیکھتے رہتے ہیں یا انٹرنیٹ پر بیٹھے رہتے ہیں، بعضوں کی شکایتیں اُن کی بیویوں کی طرف سے بھی آجاتی ہیں تو وہ بچوں کی کیا تربیت کریں گے؟

پس ان ملکوں میں رہنے والے احمدیوں کے لئے خاص طور پر اور تمام دنیا میں ہی احمدیوں کے لئے عموماً ایک چیلنج ہے کیونکہ شیطان آج کل اپنی کارروائیوں میں حد سے زیادہ بڑھا ہوا ہے، اور ہم نے اس کا مقابلہ کرنا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ اور اللہ تعالیٰ کی مدد عبادتوں کے ذریعے حاصل کی جا سکتی ہے۔ پس اس طرف بہت زیادہ توجہ دیں۔

پھر شیخ نورالدین صاحب اپنی بیعت کے بعد کے حالات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ کچھ عرصے کے بعد امرتسر آ گیا۔ وہاں کاروبار کی وجہ سے غفلت پیدا ہوگئی اور دینی حالت اچھی نہ رہی۔ گرمیوں کے دن تھے اور دوپہر کا وقت تھا۔ میں سویا ہوا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جس طرح غرغرہ کی حالت ہوتی ہے۔ سوئی ہوئی حالت میں آخری وقت کی حالت پیدا ہوگئی اور خواب میں (یہ اپنے آپ کو دیکھ رہے ہیں) مَیں لوگوں کی گفتگو سنتا تھا لیکن جواب نہیں دے سکتا تھا۔ مَیں نے پورا نقشہ دیکھا کہ مجھے غسل دیا گیا۔ (یہ شاید میرا خیال ہے کشفی حالت تھی کہ مجھے غسل دیا گیا) اور کفن پہنایا گیا۔ پھر مجھے دفن کر دیا گیا۔ مٹی ڈال دی گئی۔ جب لوگ دفن کر کے واپس آ گئے تو قبر نے دونوں پہلوؤں سے مجھے اس طرح دبایا کہ مَیں برداشت نہ کر سکا۔ اتنے میں دیکھا کہ عین سامنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کھڑے ہیں اور میری طرف انگلی کر کے فرمایا کہ کیا آپ نے ہمارے ساتھ یہی وعدہ کیا تھا؟ ایک طرف تکلیف تھی، دوسری طرف حضرت صاحب کے الفاظ۔ مَیں بہت رویا اور عرض کیا حضور میں بھول گیا۔ مجھے معاف فرماویں۔ مَیں توبہ کرتا ہوں۔ آئندہ یہ کمزوریاں نہیں دکھاؤں گا۔ حضرت صاحب تشریف لے گئے۔ کہتے ہیں میری آنکھ کھل گئی۔ اُس حالت سے واپس آ گیا مگر اس طرح گھبرایا ہوا اور تکلیف میں تھا کہ بیان سے باہر۔ آنسو نکل رہے تھے اور سخت مرعوب ہو رہا تھا۔ پھر قبلہ رُو ہو کر نماز شروع کی۔ ایک عرصے تک میرے جسم پر اس واقعے کا اثر رہا۔ تکلیف بھی اور درد بھی ہوتا رہا۔ (ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ جلد 12 صفحہ 10,9)

پس اُس زمانے میں نیک لوگوں سے جو یہ بھول چوک ہوتی تھی تو اللہ تعالیٰ جن پر رحم کرنا چاہتا ہے اُن کو اس ذریعے سے بھی تنبیہ فرماتا ہے۔ تو یہ بھی اللہ تعالیٰ کا ایک پیار کا سلوک ہے کہ بگڑنے نہیں دیتا۔

پھر عورتوں کے لئے بھی ایک مثال ہے۔ بعض اوقات مختلف عذر پیش کر کے نمازوں کے اوقات میں باقاعدگی نہیں ہوتی۔ عورتیں بعض دفعہ بہانے بنا لیتی ہیں۔ بعض ایسی ہیں لیکن بعض مَیں نے دیکھا ہے کہ مردوں سے زیادہ نمازی ہیں اور نمازوں کی طرف توجہ ہے۔

حضرت مائی کاکو صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک دفعہ ہم چند عورتیں سیکھواں سے حضور کی ملاقات کے لئے آئیں۔ مولوی قمرالدین صاحب کی والدہ نے مجھے کہا کہ ہمیں مغرب کی نماز روز عشاء کی نماز کے ساتھ پڑھنی پڑتی ہے، کاموں کی مصروفیت کی وجہ سے، کیا کریں۔ حضرت صاحب سے فتویٰ پوچھو۔ مَیں نے حضور کی خدمت میں عرض کی کہ عورتوں کو بچوں کی وجہ سے مغرب کی نماز میں دیر ہو جاتی ہے، کیا کریں۔ فرمایا مَیں تو نہیں سمجھتا کہ اگر پوری کوشش کی جائے تو دیر ہو جائے۔ لیکن اگر مجبوری ہو تو عورتوں کو چاہئے کہ عشاء کی نماز مغرب کے ساتھ جمع کریں کیونکہ جس طرح صبح کے وقت فرشتے اترتے ہیں، ویسے ہی مغرب کے وقت بھی اترتے ہیں۔ (ایسے مغرب اور عشاء کی نماز کو اگر جمع کرنا پڑے تو مغرب کے وقت جمع کرنا بہتر ہے)۔ مائی کاکو صاحب نے روایت کے وقت کہا کہ اُس وقت سے لے کر آج تک ہم نے یہ انتظام رکھا ہے کہ مغرب کی نماز سے پہلے پہلے کھانا تیار کر کے بچوں کو کھلا دیتی ہیں اور پھر مغرب کی نماز کے لئے فارغ ہو جاتی ہیں۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ جلد 12 صفحہ 209)

تو یہ ان لوگوں کے نمونے تھے۔ نماز جمع کرنے کی طرف توجہ نہیں ہوئی بلکہ نمازیں علیحدہ پڑھنے کے لئے کیا طریق اختیار کرنا چاہئے، اس طرف توجہ کی۔ پس مائیں بھی جو بچوں کے لئے ایک نمونہ ہیں، اُن کو اس طرف توجہ دینی چاہئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ''اسلام نے وہ قادر اور ہر ایک عیب سے پاک خدا پیش کیا ہے جس سے ہم دعائیں مانگ سکتے ہیں اور بڑی بڑی امیدیں پوری کر سکتے ہیں۔ اس واسطے اُس نے اسی سورۃ فاتحہ میں دعا سکھائی ہے کہ تم لوگ مجھ سے مانگا کرو۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ (الفاتحۃ: 6)۔ یعنی یا الٰہی! ہمیں وہ سیدھی راہ دکھا جو اُن لوگوں کی راہ ہے جن پر تیرے بڑے بڑے فضل اور انعام ہوئے۔ اور یہ دعا اس واسطے سکھائی کہ تا تم لوگ صرف اس بات پر ہی نہ بیٹھ رہو کہ ہم ایمان لے آئے بلکہ اس طرح سے اعمال بجا لاؤ کہ ان انعاموں کو حاصل کر سکو جو خدا تعالیٰ کے مقرب بندوں پر ہوا کرتے ہیں''۔ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 386۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

فرمایا کہ ''جو شخص سچے جوش اور پورے صدق اور اخلاص سے اللہ تعالیٰ کی طرف آتا ہے وہ کبھی ضائع نہیں ہوتا۔ یہ یقینی اور سچی بات ہے کہ جو خدا کے ہوتے ہیں خدا اُن کا ہوتا ہے اور ہر ایک میدان میں اُن کی نصرت اور مدد کرتا ہے۔ بلکہ اُن پر اپنے اس قدر انعام و اکرام نازل کرتا ہے کہ لوگ اُن کے کپڑوں سے بھی برکتیں حاصل

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143

JMB

کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جو یہ دعا سکھائی ہے‘‘ (یعنی اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ کی) ’’تو یہ اس واسطے ہے کہ تا تم لوگوں کی آنکھ کھلے کہ جو کام تم کرتے ہو دیکھ لو کہ اُس کا نتیجہ کیا ہوا ہے‘‘۔ پھر فرمایا کہ ’’اگر انسان ایک عمل کرتا ہے اور اُس کا نتیجہ کچھ نہیں تو اُس کو اپنے اعمال کی پڑتال کرنی چاہئے۔ (دیکھنا چاہئے کہ میرے اعمال کیا ہیں) کہ وہ کیسا عمل ہے جس کا نتیجہ کچھ نہیں ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 387۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر اصولِ عبادت کا خلاصہ بیان فرماتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ’’عبادت کے اصول کا خلاصہ اصل میں یہی ہے کہ اپنے آپ کو اس طرح سے کھڑا کرے کہ گویا خدا کو دیکھ رہا ہے اور یا یہ کہ خدا اُسے دیکھ رہا ہے۔ ہر قسم کی ملونی اور ہر طرح کے شرک سے پاک ہو جاوے اور اُسی کی عظمت اور اُسی کی ربوبیت کا خیال رکھے اور ادعیہ ماثورہ اور دوسری دعائیں خدا تعالیٰ سے بہت مانگے اور بہت توبہ استغفار کرے اور بار بار اپنی کمزوری کا اظہار کرے تا کہ تزکیۂ نفس ہو جاوے اور خدا تعالیٰ سے سچا تعلق ہو جاوے اور اسی کی محبت میں محو ہو جاوے۔ اور یہی ساری نماز کا خلاصہ ہے اور یہ سارا سورۃ فاتحہ میں ہی آ جاتا ہے۔ دیکھو اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ (الفاتحہ:5) میں اپنی کمزوری کا اظہار کیا گیا ہے اور امداد کے لئے خدا تعالیٰ سے ہی درخواست کی گئی ہے اور خدا تعالیٰ سے مدد اور نصرت طلب کی گئی ہے اور پھر اُس کے بعد نبیوں اور رسولوں کی راہ پر چلنے کی دعا مانگی گئی ہے اور اُن انعامات کو حاصل کرنے کے لئے درخواست کی گئی ہے جو نبیوں اور رسولوں کے ذریعہ سے اس دنیا پر ظاہر ہوئے ہیں اور جو انہیں کی اتباع اور انہیں کے طریقہ پر چلنے سے حاصل ہو سکتے ہیں۔ اور پھر خدا تعالیٰ سے دعا مانگی گئی ہے کہ اُن لوگوں کی راہوں سے بچا جنہوں نے تیرے رسولوں اور نبیوں کا انکار کیا اور شوخی اور شرارت سے کام لیا۔ اور اسی جہان میں ہی اُن پر غضب نازل ہوا یا جنہوں نے دنیا کو ہی اپنا اصلی مقصود سمجھ لیا اور راہِ راست کو چھوڑ دیا۔ اور اصلی مقصد نماز کا تو دعا ہی ہے اور اس غرض سے دعا کرنی چاہیے کہ اخلاص پیدا ہو اور خدا تعالیٰ سے کامل محبت ہو اور معصیت سے جو بہت بری بلا ہے اور نامۂ اعمال کو سیاہ کرتی ہے طبعی نفرت ہو اور تزکیۂ نفس اور روح القدس کی تائید ہو۔ دنیا کی سب چیزوں جاہ و جلال، مال و دولت، عزت و عظمت سے خدا مقدم ہو۔ (ان کے مقابلے میں سب سے مقدّم خدا ہو) اور وہی سب سے عزیز اور پیارا ہو اور اس کے سوائے جو شخص دوسرے قصے کہانیوں کے پیچھے لگا ہوا ہے، جن کا کتاب اللہ میں ذکر تک نہیں، وہ گرا ہوا ہے اور محض جھوٹا ہے۔ نماز اصل میں ایک دعا ہے جو سکھائے ہوئے طریقہ سے مانگی جاتی ہے۔ یعنی کبھی کھڑے ہونا پڑتا ہے، کبھی جھکنا اور کبھی سجدہ کرنا پڑتا ہے۔ اور جو اصلیت کو نہیں سمجھتا وہ پوست (اوپر والی جلد) پر ہاتھ مارتا ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 335۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر فرمایا ’’بعض لوگ مسجدوں میں بھی جاتے ہیں۔ نمازیں بھی پڑھتے ہیں اور دوسرے ارکانِ اسلام بھی بجا لاتے ہیں مگر خدا تعالیٰ کی نصرت اور مدد اُن کے شامل حال نہیں ہوتی اور اُن کے اخلاق اور عادات میں کوئی نمایاں تبدیلی دکھائی نہیں دیتی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اُن کی عبادتیں بھی رسمی عبادتیں ہیں۔ حقیقت کچھ بھی نہیں، کیونکہ احکامِ الٰہی کا بجالانا تو ایک بیج کی طرح ہوتا ہے جس کا اثر روح اور وجود دونوں پر پڑتا ہے۔ ایک شخص جو کھیت کی آبپاشی کرتا اور بڑی محنت سے اُس میں بیج بوتا ہے اگر ایک دو ماہ تک اُس میں انگوری نہ نکلے (یعنی بیج نہ پھوٹے) تو ماننا پڑتا ہے کہ بیج خراب ہے۔ یہی حال عبادات کا ہے۔ اگر ایک شخص خدا کو وحدہٗ لاشریک سمجھتا ہے، نمازیں پڑھتا ہے، روزے رکھتا ہے اور بظاہر نظر احکامِ الٰہی کو حتی الوسع بجالاتا ہے لیکن خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی خاص مدد اُس کے شامل حال نہیں ہوتی تو ماننا پڑتا ہے کہ جو بیج وہ بو رہا ہے وہی خراب ہے۔ یہی نمازیں تھیں جن کو پڑھنے سے بہت سے لوگ قطب اور ابدال بن گئے۔ مگر تم کو کیا ہو گیا کہ باوجود اُن کے پڑھنے کے کوئی اثر ظاہر نہیں ہوتا۔ یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جب تم کوئی دوا استعمال کرو گے اور اگر اس سے کوئی فائدہ محسوس نہ کرو گے تو آخر ماننا پڑے گا کہ یہ دوا موافق نہیں۔ یہی حال ان نمازوں کا سمجھنا چاہئے‘‘۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 387-386۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اللہ کرے کہ ہم اس پیغام کو سمجھنے والے ہوں اور اس کے مطابق اپنی زندگیاں گزارنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقی رنگ میں عبادتوں کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی رضا کو حاصل کرنے والا بنائے۔

❁❁❁

FLAT FOR SALE

White Avenue, Near Mohalla Ahmadiyya Qadian

Valued By: Tamirat Department. Sadr Anjuman Ahmadiyya Qadian

Covered Area: 1125 Sq Ft. (Fully Completed)

(2 Bed rooms, 1 Living room, 1 Bath room, 1 kitchen)
(14'x14' 20'x21' 10'x12' 12'x12')

Value Ground Floor: 13,79500/-

Ist Floor: with 150 Sq Ft. with Balcony 13,99500/-

Contact: 9815340778, 0044-7404528275

e-mail: sonybuttar1@hotmail.com

منقولات

دارالعلوم دیوبند کی موجودہ حالت

محمد فراز قاسمی دیوبند کا ایک مضمون ’’کشمیری طالب علم کا دیوبند میں قتل‘‘ کے عنوان سے مورخہ 8 اپریل 2012 اخبار روشنی سری نگر صفحہ ۲ پر شائع ہوا ہے۔ اس مضمون کے بعض اقتباس قارئین بدرپیش ہیں۔ (مدیر)

آپ لکھتے ہیں ’’وہ لوگ جو مدارس دینیہ سے محبت رکھتے ہیں انہیں اس کا حق ہے کہ وہ ان کی خوبیوں اور خامیوں پر قلم اٹھائیں۔ اور لوگوں کو توجہ دلائیں۔ یہ افسوس کا مقام ہے کہ ذرا ذرا سی بات پر تنقیدی اور احتجاجی مزاج رکھنے والے ہمارے ادیب، صحافی، تنقید نگار، قلم کار، مراسلہ نگار مدارس اور علماء کے حوالے سے نہ جانے کیوں خاموشی اختیار کرتے ہیں، جبکہ وہ بخوبی اس بات سے واقف ہیں کہ بے عیب صرف اللہ کی ذات ہے۔ میں نے اپنے مضمون کے آخری کالم میں لکھا تھا۔

دارالعلوم کے قبضہ کے مضر نتائج اب سامنے آرہے ہیں۔ طلبہ عزیز ایک بھیڑ کا حصہ بن چکے ہیں، وہ ہوٹلوں کی رونق ہیں، کرکٹ کھیلنا اور دیکھنا ان کا خاص مشغلہ ہے ان کا زیادہ وقت انٹرنیٹ کے کیفوں پر گزر رہا ہے اور ان کے ہاتھوں کا مشغلہ کتابوں کے بجائے موبائل بن چکا ہے۔ اس تحریر کے ٹھیک ایک ہفتے بعد دارالعلوم وقف کے ایک معصوم کشمیری طالب علم کا انتقال ہوتا ہے۔ جس کی وجہ یہ سامنے آئی کہ اس کشمیری طالب علم کے ساتھ ضلع میرٹھ اور مظفر نگر سے وابستہ چند طلبہ نے مار پیٹ کی تھی، اس مار پیٹ کی وجہ کوئی ذاتی دشمنی یا زمین کی تقسیم نہیں بلکہ غرور و کبر کی وہ گندی ذہنیت تھی جس کی بنا پر مظفر نگر اور میرٹھ کے طالب علم پہلے بھی کئی مرتبہ جھگڑا کر چکے ہیں۔ اب دارالعلوم دیوبند میں علم کا معیار یہ رہ گیا ہے کہ جن کے ہاتھوں میں کسانوں کا حل اور بیل کی لگام ہونی چاہئے انہیں کے ہاتھوں میں قلم اور کتابیں دے دی گئی ہیں۔ داخلہ لیتے وقت یہ دیکھا ہی نہیں جاتا کہ یہ داخلہ لینے کے لائق ہے بھی یا نہیں، کیا یہی ہمارے اکابر کا طرزِ عمل تھا کیا حضرت تھانوی کے یہاں ایسے ہی ہرا یرے غیرے مل کو خلافت جایا کرتی تھی؟ خیر اُس طالب کو اس بے رحمی سے پیٹا گیا تھا کہ اُس کی پسلی توڑ دی گئی تھی اور ناک کی ہڈی بھی ٹوٹ چکی تھی، لیکن اتنا سب ہونے کے باوجود بھی اس واقعہ کے بعد جس سرد مہری اور بے توجہی کا مظاہرہ دارالعلوم وقف کی انتظامیہ نے کیا وہ قابل مذمت اور مستقبل میں کسی بڑے حادثہ کی جانب اشارہ کر رہا ہے۔ حد تو تب ہوگئی جب حکومت کے ایک نیتا کے ذریعہ چند سکوں کا لالچ دیکر پوسٹ مارٹم کی رپورٹ بدلوادی گئی اور یہ ظاہر کیا گیا کہ اگر اس مقتول کشمیری طالب علم کے گھر سے کوئی عزیز یا رشتے دار آیا تو کہہ دیں گے کہ اس کی موت برین ہیمبرج کی وجہ سے ہوئی ہے۔ اُف یہ ناپاک ذہنیت اور یہ مسند نشین! قارئین حضرات اور ستم ظریفی دیکھئے کہ جب مقتول کے والدین کشمیر سے دیوبند تشریف لائے تو ان کو حقیقت سے روشناس کرانے کے بجائے مولانا سالم قاسمی مہتمم صاحب کے گھر لے جایا گیا اور خوب خاطر مدارت کر کے انہیں اپنی ہی گاڑی میں دیوبند کا چکر لگوا کے جلد سے جلد رخصت یہ احساس دلا کر کر دیا گیا کہ اللہ کی امانت تھی اللہ نے لے لی۔ ایک زمانہ تھا جب مفسر قرآن حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی، حضرت علامہ ابراہیم بلیاویؒ، شیخ الادب مولانا اعزاز علی دیوبندیؒ جیسے اساتذہ دارالعلوم دیوبند سے وابستہ تھے طلبہ پر ان کا ایک رعب غالب تھا طلبہ ان حضرات کے اشاروں پر چلتے تھے اور ان کی آمد کی خبر سے ہی منتشر ہو جاتے تھے، اس کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ یہ سبھی اساتذہ طلبہ کے درمیان رہتے ان کے مسائل سے واقفیت رکھتے اور اپنی آمد و رفت مدرسہ سے گھر تک پیدل رکھتے۔ ایسا سنا اور کہا جاتا ہے کہ علامہ بلیاویؒ اور مولانا اعزاز علیؒ کی آمد کے وقت طلبہ سڑک چھوڑ دیا کرتے تھے مگر آج حالات اس کے برعکس ہیں، آج زیادہ تر اساتذہ تنخواہوں کے علاوہ دوسری آمد کہاں سے ہو، اس میں مصروف نظر آتے ہیں وہ تحریری تقریری جن سے اضافی آمدنی ہو سکے اس میں اپنا وقت گزار رہے ہیں۔ اس کی پوری ذمہ داری صرف اور صرف دونوں اداروں کی موجودہ انتظامیہ پر ہے جس کی ادنیٰ سی بھی دلچسپی طلبہ کی تعلیم و تربیت میں نہیں ہے۔ موجودہ دور کے علماء جو کچھ کہہ رہے ہیں وہ صرف تقریروں اور تحریروں تک محدود ہو کر رہ گیا ہے۔ عملی زندگی کے اندر افسوس صد افسوس وہ خود ناکام نظر آرہے ہیں۔ ان حالات میں اس طرح کے واقعات رونما ہونا کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ پورے ہندوستان کے اندر مدارس کا ایک جال پھیلا ہوا ہے مگر جس طرح کے بدترین حالات طلبہ کے حوالے سے اس وقت ان دو اداروں کے ہیں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ حقیقت واقعہ یہ ہے کہ طلبہ کے ناجائز استعمال کا سلسلہ ۱۹۶۵ء میں شروع ہو گیا تھا۔ جب دیوبند میں مجلس مشاورت کے ایک جلسے میں اسعد مدنی مرحوم نے طلباء کو ورغلا کر سارے جلسے میں ہنگامہ برپا کر دیا تھا۔ آج بھی اس جلسے کے چشم دید زندہ ہیں اور بتاتے ہیں کہ کیسے طلباء نے لکڑی تختے اُٹھا اُٹھا کر علماء کرام کو زخمی کیا تھا۔ اس وقت قابض گروپ نے طلبہ کو ایک ہتھیار کی شکل میں استعمال کیا، بعد میں طلبہ کی یہ بھیڑ جمعیۃ علماء ہند کے منعقد ہونے والے مختلف اجلاس اور دوسری جگہوں پر بھیڑ بڑھانے کیلئے استعمال ہونے لگی۔ دھیرے دھیرے یہ جم غفیر مشاعروں، قوالیوں ہوٹلوں اور کرکٹ گراؤنڈ کی رونق بن گئے۔ آج حالت یہ ہے کہ رات کے ایک بجے تک طلبہ سڑکوں پر گھومتے رہتے ہیں صدر گیٹ ہو یا مدنی گیٹ ہر وقت ان کی آمد و رفت کا سلسلہ بنا رہتا ہے۔ آج کیفیت یہ ہے کہ آپ دارالعلوم کی مسجد رشید، قدیم مسجد اور مسجد چھتہ میں نماز ادا کیجئے نماز کے فوری بعد دُعا سے پہلے جوتے اُٹھا کر طلبہ ایسے بھاگتے ہیں کہ یہ احساس بھی نہیں ہوتا کہ کب دعا شروع ہوئی اور کب ختم ہوگئی اور نہ اس چیز کا خیال کیا جاتا ہے کہ پچھلی صف میں کوئی آدمی اپنی نماز ادا کر رہا ہے.....

گزشتہ چند سال میں جب کبھی بھی دیوبند میں دوکانداروں سے طلبہ کا جھگڑا ہوا تو اس جھگڑے کے ذمہ دار کہیں نہ کہیں طالب علم بھی تھے مگر انتظامیہ نے اس طرح کے طالب علموں پر کوئی بندش عائد نہیں کی اور دوکانداروں کو ہمیشہ معاشی تنگی نے سر جھکانے اور نقصان برداشت کرنے پر مجبور کر دیا..... موجودہ وقت میں انتظامیہ اور اساتذۂ کرام کا یہ رویہ بھی قابل مذمت ہے کہ وہ ہر وقت ایئر کنڈیشن کاروں میں اپنا ٹھکانہ بنائے ہوئے ہیں۔ مدرسہ سے گھر تک آنے جانے کیلئے وہ ان ذرائع کا استعمال کر رہے ہیں اور سڑک پر گھوم رہے طلبہ سے چشم پوشی بھی کر رہے ہیں۔‘‘

❁❁❁

قرآنی تعلیمات کی روشنی میں دعوت الی اللہ

رفیق احمد بیگ۔اُستاد جامعۃ المبشرین، قادیان

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ:۔

اُدۡعُ اِلٰی سَبِیۡلِ رَبِّکَ بِالۡحِکۡمَۃِ وَالۡمَوۡعِظَۃِ الۡحَسَنَۃِ وَجَادِلۡہُمۡ بِالَّتِیۡ ہِیَ اَحۡسَنُ۔ اِنَّ رَبَّکَ ہُوَ اَعۡلَمُ بِمَنۡ ضَلَّ عَنۡ سَبِیۡلِہٖ وَہُوَ اَعۡلَمُ بِالۡمُہۡتَدِیۡنَ ٥ (النحل 129)

ترجمہ: اپنے رب کے راستہ کی طرف حکمت کے ساتھ اور اچھی نصیحت کے ساتھ دعوت دے اور ان سے ایسی دلیل کے ساتھ بحث کر جو بہترین ہو۔ یقیناً تیرا رب ہی اسے، جو اس کے راستے سے بھٹک چکا ہو، سب سے زیادہ جانتا ہے اور وہ ہدایت پانے والوں کا بھی سب سے زیادہ علم رکھتا ہے۔

دعوت الی اللہ یعنی خدا تعالیٰ کی طرف بُلانا۔ نبوت کے فرائض میں سے ایک اہم فریضہ ہے بلکہ سب سے اہم اور بنیادی مقصد ہی ایک نبی کی بعثت کا دعوت الی اللہ یعنی تبلیغ ہوتا ہے۔

قارئین کرام! قرآن پاک پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک نبی نے حکمت عملی اور موعظہ حسنہ کے ذریعہ لوگوں کو دن رات، صبح و شام اللہ تعالیٰ کی طرف بلایا۔ قرآن کریم نے انبیاء کرام کے اُن احسن القصص کو بیان فرمایا کہ انہوں نے لوگوں کو خدا تعالیٰ یعنی حقیقی رب کی طرف کس طرح بلایا۔ اُن میں سے چند ایک کے واقعاتِ دعوت الی اللہ مختصراً پیش ہیں۔

حضرت نوحؑ کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: قَالَ رَبِّ اِنِّیۡ دَعَوۡتُ قَوۡمِیۡ لَیۡلًا وَّ نَہَارًا ٥ فَلَمۡ یَزِدۡہُمۡ دُعَآءِیۡۤ اِلَّا فِرَارًا ٥ وَاِنِّیۡ کُلَّمَا دَعَوۡتُہُمۡ لِتَغۡفِرَ لَہُمۡ جَعَلُوۡۤا اَصَابِعَہُمۡ فِیۡۤ اٰذَانِہِمۡ وَاسۡتَغۡشَوۡا ثِیَابَہُمۡ وَاَصَرُّوۡا وَاسۡتَکۡبَرُوا اسۡتِکۡبَارًا ٥ ثُمَّ اِنِّیۡ دَعَوۡتُہُمۡ جِہَارًا ٥ ثُمَّ اِنِّیۡۤ اَعۡلَنۡتُ لَہُمۡ وَاَسۡرَرۡتُ لَہُمۡ اِسۡرَارًا ٥ فَقُلۡتُ اسۡتَغۡفِرُوۡا رَبَّکُمۡ ۔ اِنَّہٗ کَانَ غَفَّارًا ٥ (سورۃ نوح آیت: 6تا11)

ترجمہ: اُس نے کہا اے میرے رب میں نے اپنی قوم کو رات کو بھی دعوت دی اور دن کو بھی۔ پس میری دعوت نے انہیں فرار کے سوا کسی چیز میں نہیں بڑھایا۔ اور جب کبھی میں نے انہیں دعوت دی تا کہ تو انہیں بخش دے انہوں نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں ڈال لیں اور اپنے کپڑے لپیٹ لئے اور بہت ضد کی اور بڑے استکبار سے کام لیا۔ پھر میں نے انہیں بآواز بلند بھی دعوت دی۔ پھر میں نے ان کی خاطر اعلان بھی کئے اور بہت اخفاء سے بھی کام لیا۔ پس میں نے کہا اپنے رب سے بخشش طلب کرو یقیناً وہ بہت بخشنے والا ہے

ان آیات کریمہ سے کس قدر حضرت نوحؑ کی تڑپ کا اظہار ہوتا ہے کہ انہوں نے اپنی قوم کو دن رات دعوت دی وہ گلیوں میں پکارتے ہوئے پھرے۔ اور بلند آواز سے بھی اور چھپ کر بھی اپنی قوم کو بلاتے رہے۔ لیکن وہ قوم کان نہیں دھرتی تھی بلکہ تکبر کرتے ہوئے گذر جاتی تھی۔

اسی طریق کو اپنانے کی طرف سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

''ایسے وقت آتے ہیں بعض دفعہ بعض مبلغین پر کہ جب وہ سمجھتے ہیں کہ فرداً فرداً تو کوئی آدمی بات سننے کے لئے تیار نہیں۔ عام اعلان کرتے پھرو۔ دیوانہ وار کہتے چلے جاؤ کہ خدا کی طرف سے آنے والا آ گیا ہے۔ شاید کسی کے کان میں کوئی بات پڑ جائے۔ جماعت کی تاریخ میں ایسے واقعات گزرے ہیں کہ بعض جگہ جب ہمارے مبلغین گئے اور تمام دیہات کے باشندوں نے کلیۃً انکار کر دیا کہ ایک آدمی بھی تمہاری بات نہیں سنے گا تو وہ کوٹھے پر چڑھ گئے اور انہوں نے یہ اعلان کرنا شروع کیا کہ اے گاؤں کی دیوارو! تم سن لو اور اے گاؤں کی ہواؤ! تم بھی سن لو، اے آسمان تم بھی گواہ رہو کہ میں نے بلند آواز سے قوم کو پیغام پہنچا دیا ہے۔''

(خطبات طاہر جلد 2 صفحہ: 259)

حضرت ابراہیمؑ نے بھی اپنی قوم کو دعوت دی جس کو قرآن کریم یوں بیان فرماتا ہے:۔

وَاِذۡ قَالَ اِبۡرٰہِیۡمُ لِاَبِیۡہِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصۡنَامًا اٰلِہَۃً ۔ اِنِّیۡۤ اَرٰٮکَ وَقَوۡمَکَ فِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ ٥ (سورۃ الانعام: 75)

اور (یاد کر) جب ابراہیم نے اپنے باپ آزر سے کہا کہ کیا تو بتوں کو بطور معبود پکڑ بیٹھا ہے؟ یقیناً میں تجھے اور تیری قوم کو کھلی کھلی گمراہی میں پاتا ہوں۔

لیکن اُنکی قوم نے ہر طرح کی مخالفت کی بلکہ مخالفت کی آگ تیار کی۔ مگر اللہ تعالیٰ کا یہ اوّابٌ مُنِیب بندہ اُنکی اس حالت کو دیکھ کر یوں کہتا ہے کہ میں تمہارے انکار کی حالت کو دیکھ کر تڑپ رہا ہوں کہ (اِنِّیۡ سَقِیۡمٌ) میں تمہارے غم میں بیمار ہوا جاتا ہوں تم کیوں ہلاک ہو رہے ہو اسی تڑپ اور اخلاص کو مدنظر رکھنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے اپنے نیک بندوں کو ہدایت فرمائی:

وَاتَّخِذُوۡا مِنۡ مَّقَامِ اِبۡرٰہٖمَ مُصَلًّی ۔ (البقرہ: 126)

''اے بنی نوع انسان ہم تم کو توجہ دلانا چاہتے ہیں کہ تم بھی ابراہیمی مقام پر کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادتیں کرو۔ یعنی ایسے مراکز بناؤ جو دین کی اشاعت کا کام دیں کیونکہ اسکے بغیر اسلام کی کامل اشاعت کبھی نہیں ہو سکتی۔'' (تفسیر کبیر جلد اوّل، دوم، صفحہ: 170)

اسی طرح حضرت موسیٰؑ نے فرعون کو ہر طرح سے سمجھایا اور فرعون چونکہ بادشاہ تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ کو قولًا لَیِّنًا یعنی نہایت ہی نرم زبان کے ساتھ دعوت دینے کا حکم دیا۔

وَقَالَ مُوۡسٰی یٰفِرۡعَوۡنُ اِنِّیۡ رَسُوۡلٌ مِّنۡ رَّبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ٥ حَقِیۡقٌ عَلٰۤی اَنۡ لَّاۤ اَقُوۡلَ عَلَی اللّٰہِ اِلَّا الۡحَقَّ ۔ قَدۡ جِئۡتُکُمۡ بِبَیِّنَۃٍ مِّنۡ رَّبِّکُمۡ فَاَرۡسِلۡ مَعِیَ بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ ۔

(سورۃ اعراف: 105-106)

ترجمہ: اور موسیٰ نے کہا اے فرعون! میں تمام جہانوں کے رب کی طرف سے ایک رسول ہوں۔

مجھ پر واجب ہے کہ اللہ پر حق کے سوا کچھ نہ کہوں۔ یقیناً میں تمہارے ربّ کی طرف سے تمہاری طرف ایک روشن نشان لے کر آیا ہوں۔ پس تو میرے ساتھ بنی اسرائیل کو بھیج دے۔

اسکے بعد فرعون نے ہر طرح حضرت موسیٰؑ کو ناکام کرنے کے لئے تدابیر اختیار کیں۔ لیکن خیر الماکرین ہستی نے حضرت موسیٰؑ کو وہ تدابیر سکھائیں جنکے نتیجے میں حضرت موسیٰؑ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے۔

اسی طرح حضرت سلیمانؑ نے ملکہ سبا بلقیس کو احسن رنگ میں پیغام حق پہنچایا اور بسم اللہ الرحمن الرحیم کے ساتھ تبلیغی خط بھیجا دراصل ان پُرحکمت الفاظ میں دعوت الی اللہ کا عظیم پیغام موجود تھا مشرکہ اور سورج کی پرستش کرنے والی خاتون تھی۔ حضرت سلیمانؑ چاہتے تھے کہ وہ اس غلط عقیدہ کو چھوڑ دے۔ آپ نے نہایت ہی پُرحکمت طریق سے ایک محل تجویز فرمایا جس میں شیشے کا فرش تھا اور اسکے نیچے پانی بہتا تھا۔ جب ملکہ اسکے فرش پر سے گزرنے لگی تو اُسے شبہ ہوا کہ یہ پانی ہے اور اس نے جھٹ اپنی پنڈلیوں سے کپڑا اُٹھا لیا اور اسے دیکھ کر گھبرا گئی تو حضرت سلیمانؑ نے اسے تسلی دی کہ:

قَالَ اِنَّہٗ صَرۡحٌ مُّمَرَّدٌ مِّنۡ قَوَارِیۡرَ ٥

یعنی یہ تو ایک محل ہے جس میں شیشے کے ٹکڑے لگائے گئے ہیں اس نے فوراً سمجھ لیا کہ اُنہوں نے عملی مثال دے کر مجھ پر شرک کی حقیقت کھول دی ہے کہ جس طرح پانی کی جھلک تجھے شیشے میں حقیقت نظر آئی ہے اور تو نے اسے پانی سمجھ لیا ہے ایسا ہی خدا تعالیٰ کا نور اجرام میں سے جھلک رہا ہے۔ چنانچہ وہ اس دلیل سے بڑی متاثر ہوئی اور کہہ اُٹھی کہ قَالَتۡ رَبِّ اِنِّیۡ ظَلَمۡتُ نَفۡسِیۡ وَاَسۡلَمۡتُ مَعَ سُلَیۡمٰنَ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ٥

یعنی اُس نے کہا کہ یقینا میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا میں سلیمان کے ساتھ رب العالمین پر ایمان لاتی ہوں۔ حضرت یوسفؑ کا دعوت الی اللہ کا طریقہ بھی نرالا تھا۔ انہوں نے بھی برموقعہ اور برمحل قید میں دو جوانوں کو اُنکے خوابوں کی تعبیر کرنے سے قبل رب حقیقی کی طرف بلایا۔ جیسا کہ قرآن مجید میں اس واقعہ کا ذکر یوں آتا ہے کہ:

یٰصَاحِبَیِ السِّجۡنِ ءَاَرۡبَابٌ مُّتَفَرِّقُوۡنَ خَیۡرٌ اَمِ اللّٰہُ الۡوَاحِدُ الۡقَہَّارُ ٥ مَا تَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِہٖۤ اِلَّاۤ اَسۡمَآءً سَمَّیۡتُمُوۡہَاۤ اَنۡتُمۡ وَاٰبَآؤُکُمۡ مَّاۤ اَنۡزَلَ اللّٰہُ بِہَا مِنۡ سُلۡطٰنٍ ۔ اِنِ الۡحُکۡمُ اِلَّا لِلّٰہِ ۔ اَمَرَ اَلَّا تَعۡبُدُوۡۤا اِلَّاۤ اِیَّاہُ ۔ ذٰلِکَ الدِّیۡنُ الۡقَیِّمُ وَلٰکِنَّ اَکۡثَرَ النَّاسِ لَا یَعۡلَمُوۡنَ ۔

(سورۃ یوسف 40,41)

اے قید خانہ کے دونوں ساتھیو! کیا کئی مختلف رب بہتر ہیں یا ایک صاحب جبروت اللہ۔ تم اسکے سوا عبادت نہیں کرتے مگر ایسے ناموں کی جو تم نے اور تمہارے آباء و اجداد نے خود ہی اُن کو دے رکھے ہیں جن کی تائید میں اللہ نے کوئی غالب آنے والی برہان نہیں اتاری۔ فیصلے کا اختیار اللہ کے سوا کسی کو نہیں اس نے حکم دیا ہے کہ اسکے سوا تم کسی کی عبادت نہ کرو۔ یہ قائم رہنے والا اور قائم رکھنے والا دین ہے لیکن اکثر نہیں جانتے۔

قارئین کرام! اس حکمت اور موعظہ حسنہ کے مطابق احمدی اسیران راہ مولیٰ جیل خانوں کی صعوبتیں برداشت کرتے ہوئے وہاں اپنے اخلاق فاضلہ، عملی نمونہ، کے ذریعہ سراً و اعلانیۃً دوسروں تک پیغام حق پہنچاتے ہیں۔ تاریخ اس قسم کے واقعات سے بھری پڑی ہے مختصراً مولوی ظہور حسین صاحب مبلغ بخارا اور روس کے واقعہ کو پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے کس طرح تاشقند کے جیل خانے میں رہتے ہوئے پہلے ایک آدمی کو پھر جو بھی آپ کے کمرے میں قیدی تھے ان کو احمدی بنایا۔ اور وہ لوگ پہلے پہل آپ سے مسائل دریافت کرتے تھے پھر آپ نے حکمت عملی کو اپناتے ہوئے اُن تک پیغام حق پہنچایا۔ پس حضرت مصلح موعودؓ نے کیا خوب فرمایا:

عسر ہو یسر ہو تنگی ہو کہ آسائش ہو
کچھ بھی ہو، بند مگر دعوتِ اسلام نہ ہو

اسی طرح اللہ تعالیٰ دعوتِ الی اللہ کے لئے احسن قول، احسن عمل اور صبر کی ضرورت کے بارہ میں فرماتا ہے:

وَمَنۡ اَحۡسَنُ قَوۡلًا مِّمَّنۡ دَعَاۤ اِلَی اللّٰہِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیۡ مِنَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ ٥ وَلَا تَسۡتَوِی الۡحَسَنَۃُ وَلَا السَّیِّئَۃُ ۔ اِدۡفَعۡ بِالَّتِیۡ ہِیَ اَحۡسَنُ فَاِذَا الَّذِیۡ بَیۡنَکَ وَبَیۡنَہٗ عَدَاوَۃٌ کَاَنَّہٗ وَلِیٌّ حَمِیۡمٌ ٥ وَمَا یُلَقّٰہَاۤ اِلَّا الَّذِیۡنَ صَبَرُوۡا وَمَا یُلَقّٰہَاۤ اِلَّا ذُوۡ حَظٍّ عَظِیۡمٍ ٥

(حٰمٓ السجدہ: 34تا36)

اور بات کہنے میں اس سے بہتر کون ہو سکتا ہے۔ جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک اعمال بجالائے اور کہے کہ میں یقینا کامل فرمانبرداروں میں سے ہوں نہ اچھائی برائی کے برابر ہو سکتی ہے اور نہ برائی اچھائی کے برابر۔ ایسی چیز سے دفاع کر کہ جو بہترین ہو۔ تب ایسا شخص جس کے اور تیرے درمیان دشمنی تھی وہ گویا

اچانک ایک جاں نثار دوست بن جائے گا اور یہ مقام عطا نہیں کیا جاتا مگر ان لوگوں کو جنہوں نے صبر کیا ہو اور یہ مقام عطا نہیں کیا جاتا مگر اسے جو بڑے نصیب والا ہو۔

ان آیات کریمہ سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ اللہ کے مامورین و مرسلین لوگوں کو احسن قول یعنی موقعہ اور محل کی مناسبت سے دعوت حق دیتے ہیں لیکن دشمن ہمیشہ بدزبانی اور گالیاں دیتا ہے۔ ایسے موقعہ پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِدۡفَعۡ بِالَّتِیۡ ھِیَ اَحۡسَنُ تم نے اے مومنو اسکے مقابل پر بدزبانی نہیں کرنی تم نے گندہ دہنی سے کام نہیں لینا بلکہ اچھی بات کہو سیدنا حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ:

گالیاں سُن کے دعا دیتا ہوں ان لوگوں کو
رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے

اسی طرح ہودؑ نے اپنی قوم کو کہا:

وَاِلٰی عَادٍ اَخَاھُمۡ ھُوۡدًا۔ قَالَ یٰقَوۡمِ اعۡبُدُوا اللّٰهَ مَا لَکُمۡ مِّنۡ اِلٰهٍ غَیۡرُہٗ۔ اَفَلَا تَتَّقُوۡنَ۔ (اعراف آیت 66)

اور عاد کی طرف ان کے بھائی ہود کو (ہم نے بھیجا) اس نے کہا کہ اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو۔ اس کے سوا تمہارا اور کوئی معبود نہیں کیا تم تقویٰ اختیار نہیں کروگے۔

وَاِلٰی ثَمُوۡدَ اَخَاھُمۡ صٰلِحًا قَالَ یٰقَوۡمِ اعۡبُدُوا اللّٰهَ مَا لَکُمۡ مِّنۡ اِلٰهٍ غَیۡرُہٗ
(اعراف آیت 74)

اور ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو (بھیجا) اس نے کہا کہ اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو تمہارے لئے اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔

غرض اللہ تعالیٰ کے مامورین و مرسلین ہیں جو کہ ہر طرف دعوت الی اللہ کے لئے نکلتے ہیں۔

حضرت عیسیٰؑ کا ذکر

وَاِذۡ تَخۡلُقُ مِنَ الطِّیۡنِ کَهَیۡـَٔةِ الطَّیۡرِ بِاِذۡنِیۡ فَتَنۡفُخُ فِیۡهَا فَتَکُوۡنُ طَیۡرًۢا بِاِذۡنِیۡ وَتُبۡرِیُٔ الۡاَکۡمَهَ وَالۡاَبۡرَصَ بِاِذۡنِیۡ ۚ وَاِذۡ تُخۡرِجُ الۡمَوۡتٰی بِاِذۡنِیۡ

(سورۃ المائدہ:111)

ترجمہ: اور جب تو میرے اذن سے مٹی سے پرندوں کی صورت کی طرح پر پیدا کرتا تھا۔ پھر تو اُن میں پھونکتا تھا تو وہ میرے حکم سے پرندے ہوجاتے تھے۔

اس آیت کریمہ کی تفسیر کرتے ہوئے سیدنا حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

''کہ تو پرندوں کی طرح پیدا کرتا ہے اور پرندے مٹی کے جانور بنا کر ان میں پھونک مار کر ان کو زندہ نہیں کیا کرتے۔ بلکہ انڈے دے کر اُن پر بیٹھتے ہیں اور گرم کرکے اُن میں سے بچے نکالتے ہیں اسی طرح مسیح کرتا تھا کہ طینی صفت لوگوں کو چُن کر اُنکی تربیت کرتا تھا اور اپنے کلام سے ان کو گرمی پہنچاتا یہانتک کہ وہ بے جان انسان روحانی انسان بن جاتے تھے اور سب نبی ہی ایسا کرتے تھے۔''

(تفسیر صغیر حاشیہ زیر آیت ہذا صفحہ: 161)

اس موقعہ پر خاکسار قارئین کی خدمت میں وہ دس طریق بھی بیان کرنا ضروری سمجھتا ہے جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے تبلیغی میدان میں بروئے کار لانے کی ہدایت فرمائی ہے۔ وہ یہ ہیں:

(۱) پیغام تمام مومنوں کے لئے (۲) موقعہ اور محل کے مطابق (۳) انسانی مزاج کو سمجھ کر (۴) اپنی استعدادوں کے مطابق (۵) حالات حاضرہ کے مطابق (۶) مناسب انتخابات (۷) مسلسل رابطہ (۸) دعاؤں سے آبیاری (۹) مجادلہ (۱۰) صبر۔

تبلیغ دین و نشر ہدایت کے کام پر
مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

قارئین کرام! اللہ تعالیٰ نے سرور کائنات فخر موجودات رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے وقت میں مبعوث فرمایا جبکہ ظهر الفساد فی البر والبحر عروج پر تھا۔ ایسے نازک وقت میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو مخاطب کرکے یوں فرمایا:

یٰۤاَیُّهَا الرَّسُوۡلُ بَلِّغۡ مَاۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡکَ مِنۡ رَّبِّکَ ؕ وَاِنۡ لَّمۡ تَفۡعَلۡ فَمَا بَلَّغۡتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَاللّٰهُ یَعۡصِمُکَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهۡدِی الۡقَوۡمَ الۡکٰفِرِیۡنَ (المائدہ آیت 68)

اے رسول اچھی طرح پہنچا دے جو تیرے رب کی طرف سے تیری طرف اُتارا گیا ہے اور اگر تو نے ایسا نہیں کیا تو گویا تو نے اسکے پیغام کو نہیں پہنچایا۔ اور اللہ تعالیٰ تجھے لوگوں سے بچائے گا یقیناً اللہ کافر قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

اس ارشاد خداوندی کے بعد حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے کمر کس لی۔ آپ کو ذمہ داری کا اسقدر احساس ہوا کہ یہ احساس ہر وقت آپ کو چین کئے نہ رہتا۔ اور کسی مرحلہ پر بھی آپ نے سکون سے گھر میں بیٹھنا گوارا نہ کیا۔ اور اس قدر اس راہ میں اپنی جان پر دُکھ اُٹھائے کہ خدا تعالیٰ نے بھی آپ کی فرض شناسی اور اسکی بجا آوری سے نہ صرف خوش ہوا بلکہ اللہ تعالیٰ کی غیرت جوش میں آئی اور فرمایا:

لَعَلَّکَ بَاخِعٌ نَّفۡسَکَ اَلَّا یَکُوۡنُوۡا مُؤۡمِنِیۡنَ○ (الشعراء آیت 4)

کیا تو اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالے گا کہ یہ کیوں نہیں مومن ہوتے۔

دعوت ہر ہرزہ گو کچھ خدمت آسان نہیں
ہر قدم پے کوہ ماراں ہر گذر میں دشت خار

دعوت الی اللہ کا یہ دائرہ وسیع ہوتا گیا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو وَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰکَ اِلَّا رَحۡمَۃً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ۔ (انبیاء:108) وَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰکَ اِلَّا کَآفَّۃً لِّلنَّاسِ۔ (سبا:29) کے خطابات عطا فرمائے۔

ابتدائی تین سالوں میں آنحضرت ﷺ نہایت حکمت کے ساتھ خفیہ طور پر دعوت الی اللہ کرتے نظر آتے ہیں۔ لوگوں کے چہروں کو پڑھ کر اُنکی نبض پر ہاتھ رکھ کر دھیرے دھیرے الٰہی پیغام پہنچاتے جاتے ہیں۔

آپ نے اپنی زوجہ مطہرہ کو اپنا ہمراز اور ہمخیال بنالیا۔ جوں جوں آفتاب رسالت بلند ہوتا گیا توں توں کرنیں بلندیوں سے اُتر کر نشیب کی طرف پھیلتی جارہی تھیں ۴ نبوی میں آنحضرتؐ پر یہ حکم نازل ہوا:

فَاصۡدَعۡ بِمَا تُؤۡمَرُ ○ (الحجر:95)
وَاَنۡذِرۡ عَشِیۡرَتَکَ الۡاَقۡرَبِیۡنَ ﴿۲۱۵﴾
(الشعراء:215)

کہ جو تجھے حکم دیا گیا ہے وہ لوگوں کو سنا دے اور اپنے قریبی رشتہ داروں کو اللہ کے عذاب سے ڈرا۔

پھر آنحضرتؐ کا عالم یہ تھا کہ بانگ دُہل بڑی دلیری کے ساتھ کوہ صفا پر چڑھ گئے اور بلند آواز سے قبیلہ کا نام لے کر لوگوں کو بلایا اور خدا کا پیغام کھلے اور واشگاف الفاظ میں سنا دیا۔ لیکن حکمت عملی کو ہاتھ سے جانے نہ دیا پہلے اُنکی زبانوں سے اپنے بارے میں صدوق اور امین ہونے کی گواہی لی اور مَا جَرَّبۡنَا عَلَیۡکَ اِلَّا بِالصِّدۡقِ کا اقرار کروایا۔ پھر فرمایا کہ سنو میں تم کو خبر دیتا ہوں کہ اللہ کا عذاب قریب ہے اُس پر ایمان لاؤ تا اس سے بچ جاؤ۔ اس پر وہی ردعمل کفار مکہ کی آنکھوں نے ظاہر کیا جو کہ منکرین انبیاء کا شیوہ بن چکا تھا۔ اور ابولھب نے یہانتک کہہ دیا کہ تَبًّا لَّکَ اَلِھٰذَا جَمَعۡتَنَا تو ہلاک ہووے کیا اس غرض کے لئے تو نے ہمیں جمع کیا تھا۔ لیکن فداہ نفسی رحمۃ للعلمین نے برا نہیں منایا نہ مایوس ہوئے چند دن کے بعد دعوت کا انتظام کرکے سب قریبی رشتہ داروں کو جمع کیا کھانے سے فراغت کے بعد دعوت الی اللہ یعنی تبلیغ شروع کرنی چاہی۔ لیکن ابولھب نے شرارت سے سب کو منتشر کردیا۔ آپ نے پھر دوبارہ دعوت کا اہتمام کیا اور تمام خاندان عبدالمطلب کو مدعو فرمایا۔ اور فرمایا ''دیکھو میں تمہاری طرف وہ بات لے کر آیا ہوں کہ اس سے بڑھ کر اچھی بات کوئی شخص اپنے قبیلے کی طرف نہیں لایا۔ پس اس کام میں میرا کون مددگار ہوگا۔ ایک ضعیف اور دبلے پتلے نوجوان یعنی حضرت علیؓ نے اُٹھ کر حمایت کا اعلان کردیا۔ بجائے نصیحت حاصل کرنے کے سب کھلکھلا کر ہنس پڑے اور اسلام اور آنحضرت ﷺ کی کمزوری کا مذاق اُڑاتے ہوئے رخصت ہوگئے۔ تبلیغ حق سے باز رکھنے کے لئے آپ کو جسمانی اذیتیں جو ایک انسان کو دی جاسکتی تھیں وہ آپ کو دی گئیں۔ لیکن حوادث کی آندھیوں اور طوفانوں کے جھکڑ بھی آپؐ کے پائے ثبات میں لغزش پیدا نہ کرسکے۔ جس قدر مخالفت کی آگ مخالفین گرم کرتے اس سے کئی گنا زیادہ آنحضرتؐ پہلے سے بڑھ کر جوش کے ساتھ سرگرم ہوجاتے۔ مسلمانوں کی تعداد میں اضافہ ہونے لگا۔ کفار مکہ آنحضرت ﷺ کے چچا ابو طالب جن کی کفالت میں آپؐ تھے کے پاس شکایت لیکر وفد کی صورت میں آئے اور ابوطالب نے آنحضرتؐ سے کہا۔ اے میرے بھتیجے اب تیری باتوں کی وجہ سے قوم سخت مشتعل ہوگئی ہے قریب ہے کہ تجھے ہلاک کردے اور ساتھ ہی مجھے بھی۔ تو نے اُن کے معبودوں کو برا بھلا کہا اس کام سے باز آجا ورنہ میں تمام قوم کے مقابلہ کی طاقت نہیں رکھتا۔ آنحضرتؐ نے سمجھ لیا کہ چچا کی حمایت اب زیادہ دیر حاصل نہیں رہ سکتی۔ مگر آپ کے ماتھے پر بل تک نہ آیا نہایت اطمینان سے فرمایا:

چچا یہ دشنام دہی نہیں ہے بلکہ حقیقۃ الامر کا عین محل بیان ہے! اور یہی تو وہ کام ہے جسکے واسطے میں بھیجا گیا ہوں کہ لوگوں کی خرابیاں اُن پر ظاہر کرکے انہیں سیدھے رستے کی طرف بلاؤں اور اگر اس راہ میں مجھے مرنا درپیش ہے۔ تو میں بخوشی اپنے لئے موت کو قبول کرتا ہوں۔ میری زندگی اس راہ میں وقف ہے اور میں موت کے ڈر سے اظہار حق سے رُک نہیں سکتا۔ اور اے چچا اگر آپ کو اپنی کمزوری اور تکلیف کا خیال ہے تو آپ بیشک مجھے چھوڑ دیں۔ مگر میں احکام الٰہی کے پہنچانے سے کبھی نہیں رکونگا۔ اور خدا کی قسم اگر یہ لوگ میرے ایک ہاتھ پر سورج اور دوسرے ہاتھ پر چاند بھی لاکر رکھ دیں تب بھی میں اپنے فرض سے باز نہیں رہوں گا اور میں اپنے کام میں لگا رہوں گا۔ حتی کہ خدا اسے پورا کرے یا میں اس کوشش میں ہلاک ہوجاؤں۔ آپ کے مصمم ارادے نے ابوطالب کے آنسو جاری کردیئے اور رقت بھری آواز سے کہا بھتیجے جا اور اپنے کام میں لگا رہ جب تک میں زندہ ہوں اور جہاں تک میری طاقت ہے میں تیرا ساتھ دوں گا۔

راہ مولیٰ میں جو مرتے ہیں وہی جیتے ہیں
موت کے آنے سے پہلے ہی فنا ہو جاؤ

قارئین کرام! مکہ والوں کا ہی قول قرآن کریم میں یوں آیا ہے کہ لَوۡلَا نُزِّلَ ھٰذَا الۡقُرۡاٰنُ عَلٰی رَجُلٍ مِّنَ الۡقَرۡیَتَیۡنِ عَظِیۡمٍ۔ (زخرف آیت 22) یعنی اگر یہ قرآن خدا کی طرف سے ہے تو مکہ یا طائف کے کسی بڑے آدمی پر کیوں نازل نہ کیا گیا۔ طائف کے واقعہ کو اپنے سامنے لائیں کہ دعوت الی اللہ کی غرض سے ہی رسول اللہؐ وہاں گئے تھے۔ وہاں کے بدبخت لوگوں نے نہ صرف آپ کا انکار کیا بلکہ اس شہر کے آوارہ آدمی آپ کے پیچھے لگا دیئے جب آپ وہاں سے نکلے تو لوگ شور مچاتے ہوئے آپ کا تعاقب کرتے ہوئے آپ پر پتھر برساتے اور گالیاں دیتے ہوئے چلے۔ آپ کا بدن مبارک نہ صرف لہولہان ہوا بلکہ آپ کی نعلین مبارک بھی خون سے بھر گئیں اور آپ نے مکہ کے ایک رئیس عتبہ بن ربیعہ کے باغ میں پناہ لی۔ اور پہاڑوں کا فرشتہ آپ پر نازل ہوا۔ اس نے حضورؐ کی خدمت میں عرض کیا اگر آپ اجازت دیں تو دونوں پہاڑوں کو ملا کر اس بستی کو نیست و نابود کردیں۔ لیکن قربان جائیں اُس محسن اعظم حضرت اقدس محمد مصطفیٰؐ پر جس نے بارگاہ ایزدی میں بڑی تڑپ کے ساتھ یہ دعائیں کیں کہ اَللّٰھُمَّ اھۡدِ قَوۡمِیۡ فَاِنَّھُمۡ لَا یَعۡلَمُوۡنَ اے میرے رب میری قوم کو ہدایت دے یہ نہیں جانتے کہ یہ کیا کر رہے ہیں۔ الغرض

رسول کریمؐ نے دعوت الی اللہ کے کام کو انتہا تک پہنچایا اور حجۃ الوداع کے موقع پر لوگوں سے مخاطب ہو کر فرمایا هَلْ بَلَّغْتُ رِسَالَتَهُ کیا میں نے رسالت یعنی دعوت الی اللہ کا حق ادا کیا تو لوگوں نے یک زبان ہو کر نَعَمْ بَلَّغْتَ کہا اور آسمان کی طرف انگلی کر کے خدا کو گواہ ٹھہرایا اور کہا اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ اے اللہ تو بھی گواہ رہ۔

یہ مضمون تب تک تشنہ رہیگا جب تک کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰؐ کے روحانی فرزند جلیل مثیل انبیا جن کا ذکر وَاِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ میں ہے یعنی حضرت مسیح موعودؑ کا ذکر نہ کر دیا جائے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو یوں مخاطب کر کے فرمایا:

’’میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔‘‘

اور فرمایا: ’’دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دے گا۔‘‘

(تذکرہ)

قرآن کریم سے یہ بات اظہر من الشّمس ہے کہ ہر نبی نے حکمت عملی اور موعظہ حسنہ کے ذریعہ عمل صالح کو اپناتے ہوئے اپنی قوم کو سمجھایا اور ہر ایک نے یہی کہا کہ میں اس بارے میں تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا۔ لیکن انکار کرنے والوں نے تکذیب کرتے ہوئے منہ پھیر لیا۔ اور اپنے عبرتناک انجام کو پہنچ گئے اور موجودہ زمانہ میں بھی حضرت مسیح موعودؑ کے انکار کرنے والے اسفل السافلین میں جا گرے۔

آپ فرماتے ہیں کہ:

ہائے میری قوم نے تکذیب کر کے کیا لیا
زلزلوں سے ہو گئے صدہا مساکن مثل غار

اور سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کو اللہ تعالیٰ کی کے وعدوں کے مطابق ہمیشہ دعوت الی اللہ کے میدان میں کامیابیوں پر کامیابیاں عطا ہوئیں۔ آپ دعوت الی اللہ کے بارے میں اپنے تڑپتے ہوئے دل کا یوں حال بیان فرماتے ہیں:

’’ہمارے اختیار میں ہو تو ہم فقیروں کی طرح گھر بہ گھر پھر کر خدا تعالیٰ کے سچے دین کی اشاعت کریں اور اس ہلاک کرنے والے شرک اور کفر سے جو دنیا میں پھیلا ہوا ہے لوگوں کو بچا لیں۔ اگر خدا تعالیٰ ہمیں انگریزی زبان سکھا دے تو ہم خود پھر کر اور دورہ کر کے تبلیغ کریں اور اس تبلیغ میں زندگی ختم کر دیں خواہ مارے ہی جاویں۔‘‘ (ملفوظات جلد دوم صفحہ:219)

دوستو ہرگز نہیں یہ ناچ اور گانے کے دن
مشرق و مغرب میں ہیں یہ دیں کے پھیلانے کے دن

اسی طرح سیدنا حضرت مسیح موعودؑ دعوت الی اللہ میں حکمت عملی مدنظر رکھنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

’’چاہیئے کہ جب کلام کرے تو سوچ کر کرے اور مختصر کلام کی بات کرے۔ بہت بحثیں کرنے سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ بلکہ چھوٹا سا چٹکلہ کسی وقت چھوڑ دیا جو سیدھا کان کے اندر چلا جائے پھر کبھی اتفاق ہو تو پھر سہی۔‘‘ (خطاب مسرور جلد دوم، صفحہ:728)

دعوت الی اللہ کا یہ کام سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کے بعد آپ کے خلفاء کرام نے موقعہ اور محل کے مطابق موجودہ ایجادات اور Technology کو اپناتے ہوئے کماحقہٗ سر انجام دیا اور دیتے چلے جارہے ہیں۔ اور احباب جماعت کو اس کام میں تن من دھن جھونکنے کی تاکید کرتے ہیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں کہ:

’’خوشی اور مسرت اور عزم اور یقین کے ساتھ آگے بڑھو۔ تبلیغ کی جو جوت میرے مولیٰ نے میرے دل میں جگائی ہے اور آج ہزارہا سینوں میں یہ لَو جل رہی ہے اسکو بجھنے نہیں دینا، اس کو بجھنے نہیں دینا۔ تمہیں خدائے واحد و یگانہ کی قسم اسکو بجھنے نہیں دینا اس مقدس امانت کی حفاظت کرو میں خدائے ذوالجلال والاکرام کے نام کی قسم کھا کر کہتا ہوں اگر تم اس شمع کے امین بنے رہو گے تو خدا اسے کبھی بجھنے نہیں دیگا۔ یہ لَو بلند تر ہو گی اور پھیلے گی اور سینہ بہ سینہ روشن ہوتی چلی جائے گی اور تمام روئے زمین کو گھیرے گی اور تمام تاریکیوں کو اُجالوں میں بدل دے گی۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 12 اگست 1983ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ: ’’اس لئے اس بارے میں پوری سنجیدگی کے ساتھ تمام طاقتوں کو استعمال کرتے ہوئے اپنے آپ کو ہر ایک کو پیش کرنا چاہیئے۔ چاہے وہ ہالینڈ کا احمدی ہو یا جرمنی کا ہو۔ یا بیلجیئم کا ہو یا فرانس کا ہو یا یورپ کے کسی بھی ملک کا ہو یا دنیا کے کسی بھی ملک کا ہو چاہے غانا کا ہو افریقہ میں بورکینا فاسو کا ہو کینیڈا کا ہو یا امریکہ کا ہو یا ایشیائی کسی ملک کا ہو ہر ایک کو اب اس بارے میں سنجیدہ ہو جانا چاہیئے اگر دنیا کو تباہی سے بچانا ہے ہر ایک کو ذوق و شوق کے ساتھ اس پیغام کو پہنچائیں اپنے ہم وطنوں کو اپنے اس پیغام کو پہنچائیں اور جیسا کہ میں نے کہا دنیا کو تباہی سے بچائیں کیونکہ اب اللہ تعالیٰ کی طرف جھکے بغیر کوئی قوم بھی محفوظ نہیں اس لئے اب ان کو بچانے کے لئے داعیان الیٰ اللہ کی مخصوص تعداد یا مخصوص ٹارگٹ حاصل کرنے کا وقت نہیں ہے یا اسی پر گزارہ نہیں ہو سکتا بلکہ اب تو جماعتوں کو ایسا پلان تیار کرنا چاہیئے جیسا کہ میں نے کہا کہ ہر شخص ہر احمدی اس پیغام کو پہنچانے میں مصروف ہو جائے۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ جون 2004ء)

پھیلائیں گے صداقتِ اسلام کچھ بھی ہو
جائیں گے ہم جہاں بھی کہ جانا پڑے ہمیں
محمود کر کے چھوڑیں گے ہم حق کو آشکار
روئے زمین کو خواہ ہلانا پڑے ہمیں

اللہ تعالیٰ ہمیں قرآنی تعلیمات کی روشنی میں اس مضمون کو سمجھنے اور کماحقہٗ قرآنی تعلیمات کے مطابق زندگیاں گذارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

بقیہ: رپورٹ حضور انور دورہ جرمنی از صفحہ 14

لاکھ پچاس ہزار ہے اس کے نمائندہ جرنلسٹ Mr. Stefan Straub نے بتایا کہ شروع سے ہی اپنے اخبار میں مسجد خدیجہ کے حوالہ سے لکھتا رہا ہوں۔

مبلغ سلسلہ برلن باسط طارق صاحب نے بتایا کہ پریس اور میڈیا کے ان دونوں نمائندوں نے بڑے اچھے رنگ میں جماعت خبروں کو شائع کیا اور مسجد کے حق میں آرٹیکل لکھے۔

حضور انور نے فرمایا کہ مجھے بتایا گیا ہے کہ برلن شہر میں 190 مختلف ممالک اور قوموں کے لوگ آباد ہیں اور سب امن سے رہ رہے ہیں۔ لوگوں میں بڑی ہم آہنگی اور رواداری ہے۔ حضور انور نے فرمایا جو بھی عبادت گاہ تعمیر ہو خواہ معابد ہوں، چرچ ہوں یا مساجد ہوں ان سب کی تعمیر سے ایک دوسرے سے باہمی تعاون اور ایک دوسرے کو سمجھنے کا موقع ملتا ہے۔ اس لئے ان کی تعمیر میں کوئی روک نہیں ہونی چاہیئے۔

حضور انور نے مسز کیتھرین ٹی وی جرنلسٹ سے دریافت فرمایا کہ کیا آپ ڈوکومنٹری فلم بناتی ہیں۔ تو اس پر موصوفہ نے بتایا کہ جماعت احمدیہ کے بارہ میں اور جماعتی پروگراموں کے بارہ میں ڈاکومنٹری فلمیں اور انٹرویو تیار کئے تھے جو دکھائے تھے۔ موصوفہ نے مزید کہا کہ میں اس بات پر ایمان رکھتی ہوں کہ ہر شخص کو اپنے مذہب کی تعلیمات پر عمل کرنے اور اپنی عبادت گاہ بنانے کی آزادی ہونی چاہیئے۔

اخباری نمائندہ نے کہا کہ مسجد کی تعمیر کی مخالفت کرنے والوں کو اسلام کے بارہ میں بہت کم معلومات ہیں اور احمدیت کا تو انہیں پتہ ہی نہیں تھا وہ سارے مسلمانوں کو ایک جیسا سمجھتے ہیں۔ نیز یہ علاقہ کیونکہ مشرقی جرمنی کا علاقہ تھا۔ اس وجہ سے یہاں کے لوگ کمیونزم کے اثر کے تحت مذہب سے بالکل بیگانہ تھے اس لئے لاعلمی کی بناء پر مسجد کی تعمیر کے خلاف انہوں نے مخالفت کی تھی۔

اس پر مکرم امیر صاحب جرمنی عبداللہ واگس ہاؤزر نے بتایا کہ مسجد بننے کے بعد سارے خوف اور اعتراضات ہمسایوں کے دور ہو گئے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ جب میں سنگ بنیاد رکھنے آیا تھا تو میرے خطاب کے دوران باہر مخالفوں نے بڑا شور و غوغا مچایا ہوا تھا۔ جب دوسری دفعہ مسجد کے افتتاح کے لئے آیا تو مخالفت کا شور کافی کم ہو چکا تھا۔ اب میں تیسری دفعہ آیا ہوں تو بالکل کوئی مخالفت نہیں ہے اور یہ بڑی کامیابی ہے۔

TV جرنلسٹ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پلان کے بارہ میں پوچھا۔ حضور انور نے فرمایا برلن آنے کا مقصد جماعت کے احباب سے ملنا ہے اور یہاں کی سیاسی شخصیات اور معززین سے ملاقات ہے جیسا کہ آپ لوگ ہیں۔

ہمارا کام امن اور محبت کا پیغام ہر جگہ پھیلانا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ انشاء اللہ برلن کے ہر حصہ میں مسجد بنائیں گے۔ اپنی طاقت کے اظہار کے لئے نہیں بلکہ امن اور محبت کے پیغام کی اشاعت کے لئے۔

اخباری نمائندہ نے کہا کہ اب تو تمام لوکل لوگ سمجھ گئے ہیں کہ احمدیہ جماعت بڑی منظم اور پُرامن جماعت ہے۔

ممبر نیشنل اسمبلی Christine Bucholz کے استفسار پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ پاکستان کی صورتحال خراب سے خراب تر ہو رہی ہے۔ سیاسی اور اقتصادی دونوں لحاظ سے ملک اس وقت کرائسز میں ہے اور جو مذہبی انتہا پسند ملّاں ہیں ان کا نفوذ مسلسل بڑھ رہا ہے اور یہ زیادہ طاقت پکڑ رہے ہیں۔ اگر اسی طرح ان کی طاقت بڑھتی رہی تو یہ پورے ریجن کے لئے ایک تباہی کی صورتحال ہوگی اور باقی دنیا پر بھی اس کے اثرات مرتب ہوں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آرمی ایک غیر جانبدار ادارہ ہوتا ہے۔ لیکن پاکستان میں گزشتہ دنوں فوج کے حوالہ سے جو واقعات ہوئے ہیں اور بعض گرفتاریاں ہوئی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ فوج بھی محفوظ نہیں ہے۔ حفاظت اور امن کی آخری امید فوج ہوتی ہے لیکن اب تو وہ بھی محفوظ نہیں ہے۔

بڑی طاقتوں کے کردار کے حوالہ سے ایک سوال پر حضور انور نے فرمایا جب تک دوہرے معیار رہیں گے اور بعض ملکوں اور قوموں کے ساتھ ناانصافی ہوتی رہے گی اس وقت تک دنیا میں امن قائم نہیں ہو سکتا۔

بلغاریہ کے حوالہ سے بات ہونے پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جماعت کو وہاں بھی مشکلات کا سامنا ہے۔ وہاں کا ملّاں اور مفتی بلغارین حکومت پر اتنا اثر رکھتے ہیں کہ جس کی وجہ سے حکومت کی طرف سے جماعت کو مشکلات اور تکالیف کا سامنا ہے۔ اس پر موصوفہ ممبر پارلیمنٹ نے کہا کہ وہ اس معاملہ کو دیکھے گی۔ یورپ میں ایسی ناانصافی نہیں ہونی چاہیئے اور یورپ کے ہر ملک میں مذہبی آزادی کی حفاظت کی جانی ضروری ہے۔

ملاقات کے آخر پر ایک بار پھر حضور انور نے ان سب مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ ان مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔

ملاقات کا یہ پروگرام دس بجے تک جاری رہا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد خدیجہ میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائی۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

(بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 30 ستمبر 2011ء)

دعاؤں کی عادت ڈالیں اور یہی روح اپنی اولاد میں بھی پیدا کریں۔

(ارشاد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

M/S ALLIA EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200
Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221
Tel.: 0671-2112266. (M) 9437078266, 9437032266, 9438332026, 943738063

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ یورپ۔ جون 2011ء

جماعت احمدیہ اسلام کی اصلی اور حقیقی تعلیم پر عمل پیرا ہے۔ ہمارا پیغام محبت، پیار اور امن کا ہے۔ ہمارا پیغام یہ ہے کہ انسان اپنے خدا کو پہچانے اور اپنے خدا کے قریب ہو۔ ہم سمجھتے ہیں کہ جس مسیح و مہدی نے آنا تھا وہ آچکا ہے اور ہم نے اس کو مانا ہے۔

(جرمن نیشنل اسمبلی کے ممبر Christoph Strasser کی حضور انور سے ملاقات میں متفرق امور پر اہم گفتگو)

خدمت انسانیت ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ افریقہ میں ہمارے ہسپتال، سکول، ایجوکیشنل پراجیکٹ، ٹیکنیکل ایجوکیشن، IT سنٹرز، ٹیچنگ سکولز وغیرہ کام کررہے ہیں۔ صاف پانی مہیا کرنے کے لئے واٹر پمپ لگا رہے ہیں اور سولر انرجی کے ذریعہ بجلی بھی مہیا کررہے ہیں۔

ہم امن اور سلامتی کا پیغام پہنچا رہے ہیں اور انسانیت کی خدمت کررہے ہیں۔

(برلن کے صوبائی وزیر اعلیٰ Klaus Wowereit کی حضور انور سے ملاقات میں جماعت کے تعارف اور خدمات کا تذکرہ)

ہر اچھی چیز ایک مومن کی اپنی کھوئی ہوئی چیز ہے۔ اور ہم احمدی ہر معاشرہ سے اچھی باتیں، اچھے خیالات اپنا لیتے ہیں اور اپنے کلچر اور مذہب کی خوبیاں اور روایات بھی قائم رکھتے ہیں۔ جماعت احمدیہ 198 ممالک میں پھیلی ہوئی ہے اور احمدی جہاں بھی ہے وہ اپنے اپنے ملک کا وفادار ہے۔ مسجد کے ساتھ امن وابستہ ہے۔ ہم تو برلن کے ہر حصہ میں مسجد بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

ہر انسان کو یہ آزادی حاصل ہونی چاہئے کہ وہ اپنی پسند کا لباس پہنے۔

(صوبہ برلن کی اسمبلی کے ممبر Michael Lehmann اور مقامی کونسل کی سیاستدان اور اسمبلی کی ممبر خاتون Christa Muller اور دو پولیس افسران کی حضور انور سے ملاقات اور باہمی دلچسپی کے امور پر گفتگو)

صوبہ برلن کے وزیر داخلہ Ehrhart Korting، ممبر نیشنل اسمبلی Christine Bucholz اور Tom Koenigs، جرمن ٹی وی چینل RBB اور روزنامہ اخبار Berliner Zeitung کے جرنلسٹس کی حضور انور سے ملاقات

رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر

سیدنا حضرت امیر المؤمنین کے دورہ یورپ جون 2011 کی ابتدائی اقساط بدر 8 دسمبر 2011 میں شائع ہوچکی ہیں۔ بقیہ اقساط پیش خدمت ہیں۔ (ادارہ)

28 / جون بروز منگل 2011ء:

صبح پونے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد خدیجہ میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات سے نوازا۔

ممبر پارلیمنٹ قومی اسمبلی Christoph Strasser کی حضور انور سے ملاقات

صبح گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے۔ جہاں جرمن نیشنل اسمبلی کے ممبر Mr. Christoph Strasser نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ موصوف ''قانون کمیٹی'' کے بھی ممبر ہیں اور ''انسانی حقوق کی کمیٹی'' کے بھی ممبر ہیں۔

موصوف نے اس بات پر خوشی کا اظہار کیا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ برلن تشریف لائے ہیں۔ حضور انور نے ان کا شکریہ ادا کیا۔

پاکستان کی موجودہ صورتحال کے حوالہ سے بات ہوئی تو حضور انور نے فرمایا کہ اس وقت صورتحال کافی خراب ہے۔ مغربی طاقتوں کا بھی یہی خیال ہے کہ پاکستان میں دہشتگردی بڑھ رہی ہے۔ ہیومن رائٹس، انسانی حقوق کی Violation بہت بڑھ گئی ہے۔ افغانستان سے بھی بڑھ گئی ہے۔ اور ملک میں انتہاپسندوں کی طاقت روز بروز بڑھ رہی ہے۔

ایک سوال کے جواب پر حضور انور نے فرمایا کہ باہر سے جو نمائندے جائزہ لینے کے لئے جاتے ہیں۔ پاکستان میں اگر حکومت نے ان کے وزٹ آرگنائز کئے ہوں تو پھر وہ ان کو ان جگہوں پر ہی لے کر جائیں گے جہاں کوئی مسئلہ نہیں ہے اور سب اچھا ہے۔ اگر کسی NGO's کے ذریعہ یا پرائیویٹ طور پر پلان کریں تو پھر صحیح حالات کا پتہ چلے گا اور تکلیف دہ صورتحال آپ کے سامنے آئے گی۔

حضور انور نے فرمایا کہ برطانیہ کی ہیومن رائٹس کمیٹی سالانہ پلان کرتی ہے اور ان کی ایک ٹیم پاکستان جاتی ہے اور رپورٹ تیار کرتی ہے کہ وہاں کیا صورتحال ہے۔ یہ ٹیم ربوہ بھی جاتی ہے اور متأثرین سے ملتی ہے۔ پاکستان کے دوسرے شہروں سے لوگ جن پر مظالم ہوئے ہیں وہ بھی ربوہ میں موجود ہیں ان سے انٹرویوز کرتے ہیں اور پھر سارے جائزے لینے کے بعد اپنی رپورٹ پرنٹ کرتے ہیں۔ آپ کو بھی یہ رپورٹ مل جائے گی۔

موصوف ممبر پارلیمنٹ نے نائیجیریا کے حوالہ سے ذکر کیا کہ وہاں بھی حالات خراب رہتے ہیں اور عیسائیوں اور مسلمانوں کے آپس میں جھگڑے اور فساد ہوتے ہیں اور لوگ مارے جاتے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ نائیجیریا کے حالات کی بہتری کے لئے ضروری ہے کہ پہلے کرپشن کو ختم کریں۔ وہاں کا نظام درست کریں۔ جو سرکردہ لوگ ہیں ان کے اپنے ذاتی مفاد ہیں جو ملک کی صورتحال کی بہتری میں رکاوٹ ہیں۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ لوگ نہیں جانتے کہ ہم کون ہیں۔ ہم کو دوسرے گروپس کی طرح سمجھتے ہیں لیکن اب ان کو معلوم ہوگیا ہے کہ ہم پُرامن لوگ ہیں۔ ان تک ہمارا امن، محبت کا پیغام پہنچا ہے۔

ممبر موصوف نے کہا کہ یہ قدرتی امر ہے کہ جب لوگ کسی کو نہ جانتے ہوں تو اس سے خوف محسوس کرتے ہیں۔

مسجد خدیجہ کے حوالہ سے ذکر ہونے پر حضور انور نے فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ آپ یہاں سب سے زیادہ محفوظ ہیں۔ یہ مسجد امن اور سلامتی کی جگہ ہے۔

ممبر پارلیمنٹ کے جماعت کے حوالہ سے ایک سوال پر حضور انور نے فرمایا کہ اسلام میں بہت سے فرقے ہیں۔ جماعت احمدیہ بھی ایک فرقہ ہے۔ جو اسلام کی اصلی اور حقیقی تعلیم پر عمل پیرا ہے اور اسلام کی حقیقی تعلیم کی ہی ہم اشاعت کرتے ہیں۔ ہمارا پیغام محبت، پیار اور امن کا ہے۔ ہمارا پیغام یہ ہے کہ انسان اپنے خدا کو پہچانے اور اپنے خدا کے قریب ہو اور ایک انسان دوسرے انسان کے حقوق ادا کرے۔ دوسرے مسلمان یا ان کے لیڈر سمجھتے ہیں کہ ہم درست نہیں ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہم سمجھتے ہیں کہ جس مسیح و مہدی نے آنا تھا وہ آچکا ہے اور ہم نے اس کو مانا ہے اور یہی وجہ ہے کہ ہماری مخالفت بڑھ رہی ہے جب کہ دوسرے مسلمان آپس میں ایک دوسرے کے خلاف ہیں۔ لیکن جماعت کے خلاف سب اکٹھے ہوجاتے ہیں۔ پاکستان میں ہماری مخالفت سب سے زیادہ ہے جہاں ہماری زیادہ تعداد ہے۔ انڈونیشیا میں بھی مخالفت ہے اور عرب ممالک میں بھی مخالفت ہے۔

ممبر موصوف نے کہا کہ سال 2008ء میں ہماری کمیٹی نے جکارتہ (انڈونیشیا) کا وزٹ کیا تھا۔ وہاں ہمیں بتایا گیا تھا کہ احمدیوں کے ساتھ حکومتی انتظامیہ کی Debate ہوئی تھی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا یہ سب Politics ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جب مَیں یہاں مسجد کے سنگ بنیاد کے لئے آیا تھا تو اس وقت باہر کافی ہجوم تھا جو کہہ رہا تھا کہ ہم مسجد نہیں بننے دیں گے۔ لیکن اس کے باوجود آپ لوگوں نے مسجد بنانے کی اجازت دی۔ آپ کے ملک میں مذہبی آزادی ہے۔ مذہب میں کوئی جبر نہیں ہے۔ اس سال جرمنی میں ہی چھ مساجد کا افتتاح ہوا ہے۔ جرمنی میں بہت سی مساجد بن چکی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اب آپ سکولوں میں بھی اسلامی ریلجئس سلیبس رکھ رہے ہیں۔ یہ سب مذہبی آزادی ہے۔ اپنے عقیدہ اور مذہب کے اظہار کی آزادی ہے۔

ممبر پارلیمنٹ نے بتایا کہ جرمنی میں انٹر ریلجئیس ڈائیلاگ ہوتے ہیں۔ جہاں مسلمان لوگ بھی شامل ہوتے ہیں۔ مذہبی گروپس آتے ہیں اور گفتگو ہوتی ہے۔ ہم ان ڈائیلاگ کے ذریعہ جرمنی کی صورتحال کو محفوظ بنا رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ان ڈائیلاگ کے ذریعہ آپ کو ایک دوسرے کو سمجھنے کا موقعہ ملتا ہے۔ ایک دوسرے کے قریب آنے کا موقع ملتا ہے اور غلط فہمیاں دور ہوتی ہیں۔

ممبر پارلیمنٹ نے کہا کہ اب تو یہاں ہمسایوں کا رویہ بہت اچھا ہے۔ اس پر امیر صاحب جرمنی نے بتایا کہ اب تو وہ

لوگ بھی اس مسجد میں آتے ہیں جو مسجد بنانے کے خلاف تھے۔ اب ان سے بھی ہمارے بڑے اچھے تعلقات ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہمسایوں کا اور مخالفت کرنے والوں کا رویہ ہمارے لئے محبت اور پیار کے سلوک کی وجہ سے بدلا ہے۔ ہم پُرامن لوگ ہیں اور ہر ایک سے اچھا تعلق رکھتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا جب تک ایک دوسرے کو ملا نہ جائے، مل کر بات نہ کی جائے اس وقت تک ایک دوسرے کے قریب نہیں آیا جاسکتا۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ برطانیہ میں حکومت بعض مذہبی لوگوں کو ملینز پاؤنڈز دے رہی ہے کہ ہماری مدد کریں تا کہ Violation ختم ہو اور قانون کی پابندی ہو اور امن وامان کی صورتحال قائم ہو۔ لیکن یہ رقم بعض جگہ منفی امور کے لئے خرچ ہو رہی ہے تو اب ان کو احساس ہوا ہے۔ اب دیتے ہیں تو پوری تحقیق اور چھان بین کے بعد دیتے ہیں۔ یورپ کے دوسرے ممالک میں بھی اس طرح مذہبی آرگنائزیشن کو، سوسائٹیز کو رقوم دیتے ہیں تا کہ سوسائٹی میں امن ہو اور مفید کام ہوں اور لوگ محفوظ رہیں۔ حضور انور نے فرمایا اس بارہ میں بڑا محتاط ہونا چاہئے کہ کہیں یہ رقم غلط کاموں کے لئے استعمال نہ ہو رہی ہو۔

حضور انور نے آخر پر مہمان موصوف سے فرمایا آپ ہیومن رائٹس کا کام کر رہے ہیں لیکن عالمی جنگ سر پر ہے۔ جو حالات اس وقت دنیا کے ہیں اور جس طرف بڑی طاقتیں جا رہی ہیں کوئی پتہ نہیں کہ کسی وقت یہ جنگ آن پڑے اور آپ کی ہیومن رائٹس کی ساری پلاننگ ختم ہو جائے۔ اس بارہ میں آپ لوگوں کو بھی سوچنا چاہئے۔

آخر پر مہمان موصوف نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوائی۔ گیارہ بجکر 45 منٹ پر یہ ملاقات ختم ہوئی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر میں تشریف فرما رہے اور ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات سے نوازا۔

برلن کے صوبائی وزیر اعلیٰ کی حضور انور سے ملاقات

برلن کے صوبائی وزیر اعلیٰ Klaus Wowereit کا تعلق سیاسی پارٹی SPD سے ہے۔ جماعت سے متعارف ہیں۔ مسجد خدیجہ میں آچکے ہیں۔

پروگرام کے مطابق دوپہر ایک بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پارلیمنٹ ہاؤس کے لئے روانہ ہوئے اور ایک بجکر 45 منٹ پر پارلیمنٹ ہاؤس (جسے صوبائی ٹاؤن ہال اور Rote Rathaus بھی کہتے ہیں) میں تشریف آوری ہوئی۔ باہر پارکنگ ایریا میں وزیر اعلیٰ کے پروٹوکول آفیسر نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور حضور انور کو اپنے ساتھ پارلیمنٹ ہاؤس کے اندر لے گئے۔ جہاں وزیر اعلیٰ نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور آگے بڑھ کر استقبال کیا اور نہایت احترام سے حضور انور کو اپنے میٹنگ روم میں لے گئے۔ سب سے قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے وزیٹر بک پر اپنے دستخط فرمائے اس دوران وزیر اعلیٰ حضور انور کے ساتھ کھڑے رہے۔ بعد ازاں ملاقات کا آغاز ہوا۔

وزیر اعلیٰ نے حضور انور کو خوش آمدید کہتے ہوئے کہا کہ حضور کے جرمنی اور برلن آنے پر خوشی ہوئی ہے۔ ہمارے یہاں جماعت سے اچھے تعلقات ہیں۔

حضور انور نے فرمایا آپ نے یہاں بڑے کھلے دل اور وسعت قلبی کے ساتھ بلایا ہے اور خوش آمدید کہا ہے۔ یہ اچھے تعلقات کی نشاندھی کرتا ہے۔

وزیر اعلیٰ کے اس سوال پر کہ حضور کے برلن وزٹ کا مقصد کیا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ یہاں اپنی کمیونٹی کے ممبران سے ملنے کے لئے آیا ہوں اور مختلف سیاستدانوں اور حکومتی ممبران سے ملاقاتوں کا پروگرام تھا۔

حضور انور نے فرمایا کہ عام طور پر میں مختلف ممالک کے وزٹ کرتا ہوں اپنی کمیونٹی کے ممبران سے ملنے اور ان کے حالات کا جائزہ لینے کے لئے، ان کی مختلف امور میں رہنمائی کرتا ہوں۔ احمدیہ کمیونٹی جہاں بھی ہے ایک پُرامن کمیونٹی ہے۔ ''محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں'' ہمارا پیغام ہے جو ہم دنیا میں پھیلا رہے ہیں۔

وزیر اعلیٰ نے حضور انور سے دریافت کیا کہ کس کس ملک میں آپ کے سپیشل پراجیکٹ جاری ہیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم ایک مذہبی کمیونٹی ہیں۔ اسلام کا صحیح پیغام پھیلا رہے ہیں اور انسانی خدمت کے کام کر رہے ہیں۔ خدمت انسانیت ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ افریقہ میں ہمارے ہسپتال، سکول، ایجوکیشنل پراجیکٹ، ٹیکنیکل ایجوکیشن، IT سنٹرز، ٹیچنگ سکولز وغیرہ کام کر رہے ہیں۔

صاف پانی مہیا کرنے کے لئے واٹر پمپ لگا رہے ہیں اور سولر انرجی کے ذریعہ بجلی بھی مہیا کر رہے ہیں۔ افریقہ کے ممالک غانا، نائیجیریا، سیرالیون، لائبیریا، بورکینا فاسو، بینن، نائیجر، گیمبیا، آئیوری کوسٹ، تنزانیہ، کینیا، یوگنڈا اور کانگو وغیرہ میں ہمارے یہ پراجیکٹ جاری ہیں۔

انڈونیشیا کے حوالہ سے وزیر اعلیٰ کی طرف سے بات ہونے پر حضور انور نے فرمایا کہ ہم کو یہاں کافی مسائل کا سامنا ہے۔ جو تین شہادتوں کا واقعہ ہوا ہے اس کے بعد حکومت پر کافی پریشر اور دباؤ ہے اور حکومت کو اب خود بھی احساس ہوا ہے کہ یہ حکومت کے لئے اچھا نہیں ہے۔ اب حکومت کا رویہ کچھ بدلا ہوا نظر آتا ہے۔ انڈونیشیا کے اخبارات نے بھی اس ظلم کے خلاف آواز اٹھائی ہے اور بعض ممبران پارلیمنٹ نے بھی اس کو ظالمانہ اقدام قرار دیا ہے اور اس کے خلاف آواز بلند کی ہے۔ اب انہوں نے ایک مولوی کو سزا دی ہے۔ لیکن کب تک ان کا یہ رویہ رہے گا اس کا پتہ نہیں۔

وزیر اعلیٰ کے استفسار پر حضور انور نے فرمایا کہ ہمارا مرکزی سنٹر جکارتہ میں ہے۔ مسجد بھی ہے اور ہیڈ کوارٹر بھی ہے۔

حضور انور نے فرمایا ہم انٹرفیتھ کانفرنسز کرتے ہیں اور مختلف مذاہب کو بلاتے ہیں۔ مختلف مذاہب کے لیڈرز آتے ہیں۔ ہمارے سب کے ساتھ اچھے تعلقات ہیں۔

حضور انور نے فرمایا۔ میں نے غانا کا 2008ء میں وزٹ کیا تھا۔ بشپ آف غانا ہماری میٹنگ میں آیا تھا۔ جماعت کے حق میں اُس نے تقریر بھی کی تھی۔ ہمارا وہاں بہت اچھا تعلق ہے۔ وہاں کی مذہبی کمیٹی میں بشپ کے ساتھ ہمارا نمائندہ بھی ہے۔

مبلغ سلسلہ برلن باسط طارق صاحب نے عرض کیا کہ برلن میں بھی کیتھولک چرچ اور پروٹیسٹنٹ چرچ کے ساتھ ہمارے بہت اچھے تعلقات ہیں۔ ہم ان کو بلاتے ہیں اور بات کرتے ہیں۔

وزیر اعلیٰ نے کہا کہ آپ کا Aim (مقصد) سب کمیونٹیز کو سپورٹ کرتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ ہمارا مقصد اسلام کا پیغام پھیلانا ہے، مسلمانوں میں بھی اور دوسرے باہر کے لوگوں میں بھی۔ مذہب میں کوئی جبر نہیں۔ امن، محبت کا پیغام پہنچانا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ اس زمانہ میں ایک ریفارمر نے آنا تھا وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صورت میں آچکا ہے۔ ہم اس کے متبعین ہیں۔ آپ نے یہ پیغام دیا اور اپنے آنے کا یہ مقصد بتایا کہ ہم اپنی زندگی کے مقصد کو پہچانیں اور انسان اپنے خدا کو پہچانے اور اس کی عبادت کرے اور ایک انسان دوسرے انسان کے حقوق ادا کرے۔ یہ پیغام ہے جو ہم ہر جگہ پھیلا رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہماری کوئی انتہا پسندی کی تعلیم نہیں۔ یہ اسلام کے خلاف ہے۔ کسی مذہب نے ایسی تعلیم نہیں دی کہ ایک دوسرے کو قتل کرو۔ ہم امن وسلامتی کا پیغام پہنچا رہے ہیں اور انسانیت کی خدمت کر رہے ہیں۔

وزیر اعلیٰ نے بتایا کہ مسجد کی تعمیر کی مخالفت کرنے والے معاشرہ کا ایک بہت چھوٹا حصہ ہوتے ہیں جن کے اپنے نظریات ہوتے ہیں لیکن اکثریت ایسی نہیں ہے۔ برلن میں 190 مختلف قوموں کے افراد رہائش پذیر ہیں اور یہ شہر ''شہر عالم'' Weltstadt کہلاتا ہے اور مختلف کلچر، مذاہب اور نظریات کے لوگ نہایت محبت اور رواداری سے رہ رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ایسا ہی ہونا چاہئے۔ نیز فرمایا جماعت احمدیہ 198 ممالک میں قائم ہے۔ حضور انور نے فرمایا میری خواہش ہے کہ ''برلن'' تمام دنیا بن جائے اور سب باہمی محبت و پیار اور امن کے ساتھ رہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ملک کا شہری ہونے کے لحاظ سے ہر شخص کو ملک کی بھلائی اور بہتری کے لئے کام کرنا چاہئے۔ وطن سے محبت ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ احمدی خواہ کسی ملک کا ہو، خواہ پاکستان کا ہو، افریقہ کا، وہ جس ملک میں بھی رہتا ہے اسکا حصہ ہے۔ ہمارا پیغام ہر احمدی کو ہے کہ جہاں رہتا ہے جس ملک میں بھی ہے اس کی خدمت کرے اور اس ملک کی بہتری کے لئے کام کرے۔ اس پر وزیر اعلیٰ نے کہا کہ یہ تو بہت اچھا پیغام ہے۔ اچھا آئیڈیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اپنے اپنے ملک کی خاطر کام کریں۔ اور اپنی اچھی روایات نہ چھوڑیں اور دوسروں کی اچھی روایات لے لیں۔ اس پر وزیر اعلیٰ نے کہا کہ یہ تو بہت پُر حکمت فیصلہ ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعلیم بھی یہی ہے کہ حکمت کی بات مومن کی گمشدہ متاع ہے۔ اچھی بات جہاں بھی ملے لے لیا کرو۔ تو یہی تعلیم ہمارے سامنے ہے۔

وزیر اعلیٰ نے کہا کہ برلن مسجد خدیجہ کی تعمیر اور ماحول کا پُرامن ہونا ایک بہت بڑی کامیابی ہے۔ اس پر امیر صاحب جرمنی نے بتایا کہ ایک عورت مسجد میں آئی اور بتایا کہ میں برلن مسجد کی تعمیر کے خلاف مظاہرہ میں سب سے آگے تھی اب بعد میں آپ لوگوں کو دیکھا ہے۔ آپ کی تعلیم اور آپ کا پیغام سنا ہے جو سراسر امن وسلامتی ہے تو اس نے مجھے بدل کر رکھ دیا ہے اب میں مسجد کے دفاع میں سب سے آگے ہوں گی۔

وزیر اعلیٰ نے کہا کہ آپ کی یہاں کمیونٹی Active ہے اور آپ کا انتظار کر رہی ہوتی ہے۔ آپ ہر سال یہاں آئیں۔ حضور انور نے فرمایا 2008ء میں آیا تھا۔ اس کے بعد اب آیا ہوں۔ آپ سے یہاں مل کر بہت خوشی ہوئی ہے۔ آپ جب لندن آئیں تو آپ کو دعوت ہے آپ سے مل کر خوشی ہوگی۔

لاہوری مسجد کے حوالہ سے بھی بات ہوئی تو حضور انور نے فرمایا کہ اس مسجد کو بھی دیکھنے کا پروگرام ہے۔ بند رہتی ہے کیا اِس کو کھول سکتے ہیں؟

حضور انور نے فرمایا کہ میں سب سے قبل برلن 1997 میں آیا تھا۔ اس وقت برلن کی مغربی اور مشرقی حصہ میں بہت فرق تھا۔ اب دیکھ رہا ہوں کہ بہت زیادہ ڈویلپمنٹ ہوئی ہے۔ اب برلن وہ شہر نہیں رہا۔ دن بدن بدل رہا ہے اور بہت تبدیلی ہو رہی ہے۔

اس پر وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ہم نے برلن میں بہت زیادہ کام کیا ہے اور بہت ڈویلپمنٹ کی ہے۔

حضور انور نے فرمایا میں دعا کرتا ہوں کہ ہر ملک اس طرح کام کرے جس طرح آپ کام کرتے ہیں۔ اس سال وزیر اعلیٰ کا الیکشن بھی ہونے والا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کامیاب فرمائے۔

آخر پر وزیر اعلیٰ نے حضور انور کی خدمت میں ایک تحفہ پیش کیا۔

وزیر اعلیٰ کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے یہ ملاقات اڑھائی بجے تک جاری رہی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو پارلیمنٹ کی عمارت کا وزٹ کروایا گیا۔ ایک دیوار پر ایک بڑے نقشہ کے ذریعہ برلن شہر کے 1943ء، 1953ء، 1989ء اور 2004ء کے ادوار دکھائے گئے ہیں۔ گائیڈ نے اس نقشہ کے حوالہ سے حضور انور کی خدمت میں تفصیل پیش کی۔

موجودہ برلن کا ایک بڑا نقشہ جو قریباً چار مربع میٹر سائز کا ہوگا، ایک بہت بڑے میز پر رکھا گیا تھا جس میں سارے شہر کو دکھایا گیا تھا۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ ہماری مسجد کس جگہ ہے۔ باسط طارق صاحب مبلغ سلسلہ نے اپنی انگلی رکھ کر بتایا کہ اس جگہ ہماری مسجد ہے۔

اس عمارت کے مختلف حصے دیکھنے کے بعد پونے تین بجے یہاں سے واپس مسجد خدیجہ کے لئے روانگی ہوئی۔ پروٹوکول آفیسر نے حضور انور کو گاڑی تک چھوڑنے آئے۔

سوا تین بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس پہنچے اور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صوبہ برلن کے وزیر داخلہ Ehrhart Korting کی مسجد خدیجہ آمد اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات

برلن کے صوبائی وزیر داخلہ Ehrhart Korting کا تعلق سیاسی پارٹی SPD سے ہے اور انہوں نے قانون کی تعلیم حاصل کی ہوئی ہے۔ جماعت کے ساتھ ان کا تعلق بہت اچھا ہے۔

پروگرام کے مطابق 4 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے۔ جہاں برلن کے صوبائی وزیر

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

داخلہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی۔

حضور انور نے وزیر موصوف سے دریافت فرمایا کہ برلن میں کتنے مسلمان ہیں اس پر موصوف نے بتایا قریباً اڑھائی لاکھ مسلمان ہیں۔ ایک بڑی تعداد ترکی سے آئی ہے۔ پچاس ہزار کے قریب عرب ممالک سے ہیں۔ لبنان، عراق، ایران، Kosovo اور بوزنیا کے لوگ ہیں۔ مراکش اور الجیریا کے لوگ یہاں زیادہ نہیں ہیں۔ ان دونوں ممالک کے لوگ فرانس میں زیادہ ہیں۔ مراکش سے ایک امام یہاں آیا تھا اس نے ہمارے لئے بہت پرابلم پیدا کیا۔ حضور انور نے مذاق سے فرمایا کہ خدا کا شکر ہے کہ وہ ہمارا امام نہیں تھا۔

وزیر داخلہ نے بتایا کہ 1961ء کی ترکی صورتحال کے بعد وہاں سے لوگ بڑی تعداد میں آئے ہیں لیکن استنبول اور انقرہ سے نہیں آئے بلکہ ترکی کے دوسرے حصوں سے آئے ہیں۔ اس لئے پڑھے لکھے نہیں ہیں۔ تعلیم یافتہ نہیں۔ عام جاب کرتے ہیں۔ ان کی اولادیں اب سکول تو جا رہی ہیں لیکن جب تک ان کے بچوں کو گھروں سے، والدین کی طرف سے سپورٹ نہ ہو وہ سکول مکمل نہیں کر پاتے۔ یہاں دس سال تک سکول لازمی ہے یعنی 16,15 سال کی عمر تک ضروری ہے۔

وزیر داخلہ نے غیر ملکی لوگوں کے مقامی معاشرے میں مدغم ہونے کے بارہ میں مشکلات کا ذکر کیا اور بتایا کہ سکولوں میں بچے بھی مشکلات کا شکار ہیں۔ ان نوجوانوں کو Motivate کرنا ضروری ہے ورنہ یہ جرائم سے زیادہ پیسے کمانے کے مواقع تلاش کریں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہ ضروری ہے کہ نوجوانوں کو جرائم اور Gang Culture سے بچایا جائے۔ وزیر موصوف نے کہا کہ پندرہ سے پچیس سال کی عمر میں جرائم کی شرح بہت زیادہ ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ گزشتہ کچھ سالوں سے مالی مشکلات نے بھی سارے یورپ میں جرائم کی شرح میں اضافہ کیا ہے۔ بجائے اس کے کہ صحیح طریقوں سے مال کمایا جائے جرائم کے ذریعہ آسان طریقوں سے مال کے حصول کی خواہش بھی جرائم میں اضافہ کا موجب بن رہی ہے، میڈیا بھی کسی طرح اس کا باعث ہے جس سے غیر ضروری حد تک خواہشات میں اضافہ ہوا ہے۔ ٹی وی، انٹرنیٹ پر غیر ضروری تعیش اور دولت کے بارہ میں ترغیب دی جاتی ہے جو انسان کو محرومی اور مایوسی کی طرف لے جاتی ہے۔

وزیر موصوف نے حضور انور کی بات سے مکمل طور پر اتفاق کرتے ہوئے کہا کہ بالکل سچ ہے کہ یہ Status Symbols ہیں۔ جیسے تیز رفتار کاریں، جن کے حصول کے لئے نوجوان تڑپ رہے ہیں۔ وزیر موصوف نے کہا کہ اُس نے ایک حالیہ شائع ہونے والی کتاب پڑھی ہے جس میں لکھا گیا ہے کہ جرائم میں مقامی لوگوں کی نسبت غیر ملکی زیادہ مبتلا ہیں اور یہ کہ مسلمان کام کرنے کا شوق نہیں رکھتے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مشرقی یورپ کے ممالک سے برلن آنے والوں کے تعلیمی معیار کے بارہ میں پوچھا۔ اس پر وزیر موصوف نے بتایا کہ عمومی طور پر روس اور پولینڈ سے آنے والے تعلیم یافتہ لوگ ہوتے ہیں۔ لیکن پولینڈ سے آنے والے جرائم میں زیادہ ملوّث ہیں جبکہ روسی لوگ شراب کی خواہش کی وجہ سے جرائم میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ برلن میں روس سے بہت بڑی تعداد میں لوگ آئے ہیں۔ بعض سالوں میں نصف ملین تک ہجرت کی ہے اگرچہ اس وقت یہ تعداد بیس ہزار سالانہ تک ہے۔ وزیر موصوف نے بتایا کہ بعض پُرتشدد مسلمان تنظیمیں بھی برلن آگئی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آج لارڈ میئر (وزیر اعلیٰ برلن) سے دوران ملاقات یہ پتہ چلا ہے کہ جرمنی میں 190 مختلف قومیتیں ہیں۔ وزیر موصوف نے کہا ایسے ہی ہے۔ نیز برلن میں بعض سکولوں میں 100 سے زیادہ قومیتیں ہیں۔

وزیر موصوف نے کہا ان کو دنیا کے امن کے بارہ میں تشویش ہے۔ اگرچہ ان کی برلن میں امن کے قیام کی خواہش ہے۔ انہوں نے کہا برلن ایک اچھا شہر ہے جہاں عمومی طور پر لوگ بہت خوش ہیں۔ حضور انور نے فرمایا آپ کی بات درست ہے ورنہ اتنے زیادہ غیر ملکی یہاں نہ ہوتے۔

وزیر موصوف کے ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ میرا تعلق پاکستان سے ہے۔ پاکستان میں ہمارا شہر ربوہ، فیصل آباد اور سرگودھا کے درمیان واقع ہے اور لاہور سے 100 میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ ربوہ کی آبادی پچاس ہزار ہے اور 98 فیصد احمدی مسلمان ہیں۔ اس طرح اس شہر میں احمدیوں کی اکثریت ہے۔ لیکن ملکی رائج قوانین کے باعث دو فیصد اقلیت 98 فیصد اکثریت پر حکومت کر رہی ہے۔ اس لئے اینٹی احمدیہ قوانین کے پاس ہونے کے بعد بہت سے احمدیوں کو پاکستان سے ہجرت کرنا پڑی۔ برلن میں بھی کچھ احمدی ہیں۔ وزیر موصوف نے استفسار کیا کہ کیا جماعت کو برلن میں کوئی مشکل ہے حضور انور نے فرمایا کہ کوئی بڑی مشکل درپیش نہیں ہے۔ مسجد کی تعمیر کے بعد لوگوں کی غلط فہمیاں دور ہو گئی ہیں۔ حضور انور کے دریافت فرمانے پر وزیر موصوف نے بتایا کہ وہ اپنی اس پوزیشن پر گزشتہ دس سال اور بارہ دن سے کام کر رہے ہیں۔

وزیر موصوف کے دریافت کرنے پر حضور انور نے فرمایا کہ میں سب سے قبل 1997ء میں برلن آیا تھا۔ اس وقت میں نے محسوس کیا تھا کہ مشرقی اور مغربی برلن کے تعلقات میں ابھی مشکلات ہیں جو اب بہت حد تک کم ہو چکی ہیں۔ اپنی موجودہ حیثیت میں 2006ء، 2008ء اور اب 2011ء میں یہ میرا تیسرا وزٹ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الفتوح لندن کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ یورپ کی بڑی مسجد ہے اور یورپ کی پچاس اہم عمارات میں اس کو شمار کیا گیا ہے۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا اگرچہ دہریہ لوگ کسی خدا پر یقین نہیں رکھتے۔ لیکن جب ان کو مشکلات درپیش ہوتی ہیں تو اکثر کہتے ہیں: Oh God۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ کسی بنیادی لیول پر یہ اپنے پیدا کرنے والے اور مذہب کے بارہ میں بنیادی عقیدہ رکھتے ہیں۔

آخر پر وزیر موصوف نے حضور انور کا شکریہ ادا کیا جس پر حضور انور نے فرمایا کہ سوسائٹی کے سامنے ہمیشہ یہ مقصد ہونا چاہئے ہیں کہ ہم سب اچھے طریق پر اکٹھے رہتے ہیں۔ جہاں ہم ایک دوسرے کی عزت کرتے ہیں اور ایک دوسرے کے عقائد کو برداشت کرنے کا مادہ رکھتے ہیں۔

وزیر داخلہ نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف بھی پایا۔ وزیر داخلہ کی یہ ملاقات پانچ بجکر دس منٹ تک جاری رہی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد خدیجہ تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے۔

صوبہ برلن کی اسمبلی کے ممبر Michael Lehmann اور مقامی کونسل کی سیاستدان اور اسمبلی کی ممبر خاتون Christa Muller اور دو پولیس افسران کی مسجد خدیجہ آمد اور حضور انور ایدہ اللہ سے ملاقات

پانچ بجکر پچیس منٹ پر صوبہ برلن کی اسمبلی کے ممبر Michael Lehmann اور دیگر مذکورہ شخصیات نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

ممبر اسمبلی Michael نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ ہماری آج کی جرمن سیاست میں یہ بات اہم ہے کہ غیر ملکی ہمارے معاشرے میں جذب ہو کر وحدت اور امن کا باعث بنیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ Integrate ہونے کا مطلب آج میں صبح آپ کے لارڈ میئر (وزیر اعلیٰ) صاحب کو بھی بتا کر آیا ہوں اور وہ یہ کہ ہر اچھی چیز ایک مومن کی اپنی کھوئی ہوئی چیز ہے۔ اور ہم احمدی ہر معاشرہ سے اچھی باتیں، اچھے خیالات اپنا لیتے ہیں اور اپنے کلچر اور مذہب کی خوبیاں اور روایات بھی قائم رکھتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا Integrate ہونے کا مطلب یہ بھی ہے کہ جس ملک میں انسان رہ رہا ہو اُسے اپنا وطن سمجھے اور وطن کی محبت ہمارے ایمان کا حصہ ہے اور ایک احمدی ملک کی ترقی اور ہر قسم کی بھلائی کرنے اور معاشرہ میں امن قائم کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

Mr Michael ممبر پارلیمنٹ نے کہا کہ مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ خدیجہ مسجد برلن کی تعمیر کے دوران جماعت احمدیہ نے ہر قدم ملکی قانون کے مطابق اٹھایا ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ 198 ممالک میں پھیلی ہوئی ہے اور احمدی جہاں بھی ہے وہ اپنے ملک کا وفادار ہے۔ مثلاً غانا میں اگرچہ احمدی ہونے والوں کی تربیت براہ راست خلیفہ وقت کی نگرانی میں نہیں ہوتی لیکن جب انہوں نے قبول کیا اور جب وہ احمدی ہو کر جماعت کا حصہ بن جاتے ہیں تو خود بخود وہ ملکی قانوں کی پابندی کرنے لگ جاتے ہیں اور اپنے اندر ایک تبدیلی پیدا کر لیتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا ایک چیز جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جماعت میں پیدا کی ہے وہ یہ ہے کہ ہم ساری دنیا میں قانون کے پابند ہیں افریقن ہوں، امریکن ہوں، ایشین ہوں، انڈونیشین ہوں، ہم ہر جگہ قانون کے پابند ہیں۔ ہم قانون کی خلاف ورزی نہیں کرتے۔ ہمیں تعلیم ہی یہ دی گئی ہے کہ قانون کی خلاف ورزی نہیں کرنی۔ حضور انور نے غانا کی مثال دیتے ہوئے بتایا کہ احمدی منسٹر نے جیل خانہ جات کے افسر کو کہا کہ غانا کی جیلوں میں جائزہ لے کر بتاؤ تمہیں ایک بھی احمدی جیل میں نظر نہیں آئے گا۔ چنانچہ جائزہ لینے پر یہ بات درست ثابت ہوئی۔

ممبر پارلیمنٹ نے کہا کہ مجھے آپ کی یہ بات بہت پسند آئی ہے اور مجھے اس بات نے بہت متأثر کیا ہے کہ آپ قانون کی خلاف ورزی نہیں کرتے اور ملک کے وفادار اور پُر امن شہری کی حیثیت سے رہتے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا۔ بہرحال یہی ہماری پہچان ہے۔ اگر نہ ہو تو ہم احمدی نہیں ہیں۔

حضور انور نے پولیس کے دونوں افسران Mr. Plettig اور Mr Kohler کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ مسجد خدیجہ برلن کی تعمیر کے حوالہ سے آپ کے جو بھی خدشات تھے وہ اب مسجد کی تعمیر کے بعد دُور ہو گئے ہیں۔ اس پر پولیس افسر نے بتایا کہ جب مسجد تعمیر ہو رہی تھی تو بعض شہریوں کو خدشات تھے جس کی وجہ سے انہوں نے احتجاج بھی کیا تھا لیکن اب مسجد کی تعمیر کے بعد صورتحال بہت بہتر ہے۔ پولیس افسر نے بتایا کہ جرمنی میں ہر ایک کا حق ہے کہ وہ عبادت کی جگہ تعمیر کرے اس شرط کے ساتھ کہ جو تعمیر کے قوانین ہیں ان کے مطابق ہو۔ پولیس ہمیشہ غیر جانبدار رہتی ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا یہی ہونا چاہئے یہ آپ کا بہت اچھا اصول ہے۔ حضور انور نے فرمایا مخالفت کرنے والوں کو احتجاج کرنے کا حق ہے تو ہمیں مسجد تعمیر کرنے کا حق اور ہے اور یہ قانون کے مطابق ہے۔

ممبر برلن اسمبلی Michael نے بتایا کہ اُن کے حلقہ کی حد بندی یہاں مسجد سے 100 میٹر کے فاصلہ کے بعد شروع ہوتی ہے۔ حضور انور نے فرمایا آپ کے یہاں آنے کا شکریہ۔ آپ سے مل کر خوشی ہوئی ہے۔

خاتون Christa Muller نے بتایا کہ وہ گذشتہ بیس سال سے سیاست میں ہیں اور اب مزید حصہ لینے کی خواش نہیں ہے۔ جب کہ Michael صاحب نے کہا کہ وہ اگلی پارلیمنٹ میں آنا چاہتے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اللہ فضل فرمائے اور آپ کامیاب ہوں۔

ممبر اسمبلی نے بتایا کہ جب مسجد خدیجہ برلن تعمیر ہو رہی تھی تو اس وقت بہت زیادہ مخالفت تھی۔ پارلیمنٹ ہاؤس میں اس معاملہ پر مخالف پارٹی کو بھی بلایا گیا تھا تو اس وقت ممبر موصوف نے جماعت کی حمایت کی تھی اور مسجد کی تعمیر کے حق میں بولے تھے۔ جس پر لوگ ان کے مخالف ہو گئے تھے کہ تم نے احمدیوں کی حمایت کی ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ یہ انصاف ہے اور انہوں نے انصاف کا ساتھ دیا ہے۔ جب تک انصاف کا ساتھ دیں گے ترقی کرتے رہیں گے۔

خاتون ممبر اسمبلی Christa Muller نے بتایا کہ ہم نے مسجد کی تعمیر کی حمایت میں اپنے علاقہ میں بہت کام کیا ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ ہم امن اور رواداری کے ساتھ کام کرتے ہوئے اس علاقہ کی ترقی میں مزید آگے بڑھیں۔

ممبر اسمبلی Michael نے کہا کہ مجھے یہ بات اچھی لگی ہے کہ یہ مسجد ہر ایک کے لئے کھلی ہے اور ہر انسان آزادی سے آ جا سکتا ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ یہی تو مسجد کا حسن ہے۔

ممبر موصوف نے کہا کہ آپ کے اندر تعلیم کا معیار بہت بلند ہے اور آپ بہت جلد ہمارے اندر جذب ہو جاتے ہیں۔ جماعت تعلیم پر بہت زور دیتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا آپ جہاں رہتے ہیں اور وہاں قانون کی پابندی نہیں کرتے۔ آپ کو قانون پسند نہیں تو پھر وہاں سے ہجرت کر جائیں کہیں اور چلے جائیں ورنہ ملکی قانون کی پابندی کریں۔ ملک کے اندر اپنا قانون تو نہیں لا سکتے اس لئے ملکی قانون کی پابندی کرنی ہوگی۔ قرآن کریم کی بھی یہی تعلیم ہے۔

مسجد کے ساتھ امن وابستہ ہے۔ اس سوال پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جب میں مسجد کا سنگ بنیاد رکھنے کے لئے آیا تھا تو باہر ایک بہت بڑا ہجوم تھا جو مسجد کی تعمیر کی مخالفت میں بینرز لئے کھڑا تھا۔

پھر جب میں مسجد کے افتتاح کے لئے آیا تو بہت کم ایسے لوگ باہر تھے جو مسجد کے مخالف تھے۔ اور جب اب یہاں آیا ہوں تو ایک آدمی بھی نہیں ہے۔ اب ان سب کی غلط فہمیاں

دور ہو چکی ہیں اور اب ان کو معلوم ہو چکا ہے کہ یہاں سے امن ہی ملے گا۔

خاتون ممبر اسمبلی Mrs. Christa نے حضور انور سے دریافت کیا کہ اب برلن کے بارہ میں آپ کا کیا ارادہ ہے کہ کیا کوئی اَور مسجد بنانے کا پروگرام ہے۔ حضور انور نے مسکراتے ہوئے جواب دیا کہ ہم تو برلن کے ہر حصہ میں مسجد بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

ایک پولیس آفیسر نے کہا کہ عورتوں کا پردہ کر کے سول سروس میں کام کرنا منع ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہر ایک کا حق ہے کہ جو چاہے لباس پہنے، سر ڈھانپے یا چہرہ ڈھانپے یا نہ ڈھانپے۔ قانون کسی کی ذاتیات کے بارہ میں کوئی پابندی نہیں لگا سکتا۔

حضور انور نے فرمایا کہ پاکستان ایک مسلم ملک ہے۔ وہاں اسّی فیصد خواتین نے کبھی پردہ نہیں کیا۔ جبکہ مذہب کہتا ہے کہ پردہ کریں اور اپنی زینت دوسروں پر ظاہر نہ کریں۔ تب بھی ان کو کوئی سزا نہیں ہوتی کہ پردہ کیوں نہیں کیا مذہب کی خلاف ورزی کی ہے۔

حضور انور نے فرمایا عام زندگی میں کوئی پابندی نہیں لگائی جا سکتی۔ ہاں جس نے پولیس میں جانا ہے تو پھر یونیفارم پہننا پڑے گا اور اگر نہیں پہن سکتی تو پھر نہ جائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اگر کوئی حکومت قانون کی مدد سے مجبور کرتی ہے کہ عورتیں ملازمت میں پبلک جگہوں میں پردہ اتار دیں تو پھر ایسی صورت میں بہتر ہے کہ ایسی ملازمتیں چھوڑ دی جائیں اور ایسی جگہوں پر نہ جایا جائے۔ ہر انسان کو یہ آزادی حاصل ہونی چاہئے کہ وہ اپنی پسند کا لباس پہنے۔

حضور انور نے فرمایا یہاں سردیوں میں تو ہر خاتون نے سر ڈھانپا ہوتا ہے۔ آخر پر حضور انور نے فرمایا کہ میرا پیغام تو یہی ہے کہ ’’محبت سب کیئے لئے نفرت کسی سے نہیں‘‘۔ اسلام امن اور سلامتی کا مذہب ہے اور یہی غرض ہماری مساجد بنانے سے ہے۔

بعد ازاں ان مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنوائی۔ اس طرح یہ ملاقات چھ بجکر بیس منٹ پر ختم ہوئی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

ممبر نیشنل اسمبلی Tom Koenigs کی مسجد خدیجہ برلن آمد اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات

موصوف کا تعلق جرمنی کی گرین پارٹی (Green Party) سے ہے اور یہ انسانی حقوق کی کمیٹی کے صدر بھی ہیں۔

سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور Tom Koenigs صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

ممبر پارلیمنٹ نے کہا کہ وہ فرینکفرٹ سے ہیں اور جماعت کو اچھی طرح جانتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کی مقامی آبادی میں موجودگی ایک اچھی بات ہے۔ آپ کی کمیونٹی بہت تعاون کرنے والی ہے اور پورے طور پر ہمارے معاشرہ میں مدغم ہو چکے ہیں۔ میرا یہ مسجد خدیجہ برلن کا پہلا وزٹ ہے۔

حضور انور نے فرمایا آپ کے یہاں آنے کا بہت شکریہ۔ آپ سے مل کر خوشی ہوئی ہے۔ آپ نے یہ جو کہا کہ احمدی پورے طور پر معاشرے میں مدغم ہو چکے ہیں، بالکل صحیح کہا ہے۔ اسی طرح ہونا چاہئے تھا۔ اور یہاں آکر آباد ہونے والوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ مقامی سوسائٹی میں مدغم ہوں اور ملک کی بہتری کے لئے کام کریں۔

ممبر پارلیمنٹ نے حضور انور سے استفسار کیا کہ یوکے میں احمدیوں کے ساتھ دوسرے مسلمانوں کا رویہ کیسا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ کچھ غیر احمدی جماعت کے خلاف تعصب اور دشمنی رکھتے ہیں۔ جو کچھ پاکستان میں ہم سے ہو رہا ہے۔ وہی کچھ یہاں کرنا چاہتے ہیں لیکن یہاں کا قانون ان کو موقع نہیں دیتا۔

حضور انور نے فرمایا کہ پاکستان سے ان مظالم کی وجہ سے ہی بعض احمدی ہجرت کر رہے ہیں۔

ممبر پارلیمنٹ نے کہا کہ کچھ عرصہ قبل فرینکفرٹ میں باہر سے آکر آباد ہونے والے مہاجرین کی تعداد بہت کم تھی۔ لیکن اب یہ 40 فیصد ہے۔

ممبر پارلیمنٹ کے ایک سوال پر حضور انور نے فرمایا۔ ہمیں پاکستان اور انڈونیشیا میں مشکلات ہیں اور کسی حد تک دوسرے ممالک میں بھی۔ جرمن حکومت نے ماضی میں پہلے بھی ڈپلومیٹک لیول پر مدد کی ہے۔ مقصد یہ ہونا چاہئے کہ ہر شہری کو برابری کا حق ملے۔ اس کے لئے بنیادی ضرورت یہ ہے کہ ہر شہری کو ووٹ کا حق ملنا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا۔ پاکستان میں احمدیوں کو ووٹ کے حق سے محروم کیا جاتا ہے۔ کیونکہ اگر ہم ووٹ دینا چاہیں تو ہمیں ایک فارم پر دستخط کرنے پڑتے ہیں جس میں تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ ہم غیر مسلم ہیں۔ یہ ہم نہیں کر سکتے۔ اور اگر ہم کہیں کہ ہم مسلمان ہیں تو ہمیں ایک فارم پر دستخط کرنے پڑتے ہیں جس میں بانی سلسلہ احمدیہ کے خلاف گندی زبان استعمال کی گئی ہے اور ہم ایسا نہیں کر سکتے۔ اس طرح ہمیں ووٹ کے حق سے محروم کر دیا گیا ہے۔ اس لئے ایک مشترکہ الیکٹوریٹ ہونا چاہئے۔ اور ہیومن رائٹس کمیٹی کو حکومت پاکستان کو درخواست کرنی چاہئے کہ مخلوط انتخابات کا نظام بحال کیا جائے۔

اس پر ممبر پارلیمنٹ نے کہا کہ یہ تو جماعت احمدیہ کے خلاف کھلی کھلی تفریق (Discrimination) ہے۔ موصوف نے استفسار کیا کہ پاکستان کے علاوہ دوسرے ممالک میں بھی مشکلات کا سامنا ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اتنے بڑے پیمانے پر ہمیں مشکلات کا سامنا نہیں ہے۔ اگرچہ ہمیں انڈونیشیا میں تفریق کا سامنا ہے۔ انڈیا میں کبھی کبھی ہم مخالفت اور نفرت چھوٹے پیمانے پر دیکھتے ہیں۔ لیکن حکومتی سطح پر ہمارے خلاف کوئی تفریق نہیں برتی جاتی۔ برخلاف اس کے حکومت پاکستان نے صاف طور پر کہا ہے کہ ہم اپنے مذہب پر عمل اور اس کی تبلیغ بالکل نہیں کر سکتے۔ اس لئے احمدی دنیا کے مختلف ممالک میں ہجرت کرنے پر مجبور ہیں۔ حضور انور نے فرمایا ایک ملک جہاں احمدیوں نے ہجرت کی وہ تھائی لینڈ ہے اور کچھ عرصہ قبل وہاں حکومت نے قریباً 100 احمدیوں کو جنہوں نے اسائیلم کی درخواست دی تھی، گرفتار کر لیا تھا۔ ان کی سخت قسم کے حالات میں گرفتاری کے کئی ماہ بعد بالآخر ان کو رہا کیا گیا اور اب امریکہ نے ان کو لینے پر رضامندی کا اظہار کیا ہے۔

ممبر پارلیمنٹ نے یہ ساری باتیں سن کر بہت افسوس کا اظہار کیا۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ بعض غیر احمدی پاکستان اور انڈیا سے آنے والے مہاجرین نے نفرت کا مظاہرہ کیا جب وہ یوکے یا دوسرے ممالک میں گئے ہیں۔ یوکے کے ان علاقوں میں جہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے جماعت کو بائیکاٹ کا سامنا کرنا پڑا اور اور تشدّد کا بھی۔ جہاں ایک ملّاں نے ایک خاتون کو مارا بھی۔ بعض شاپس میں لکھ کر لگا ہوا ہے کہ احمدی نہ آئیں۔

ممبر پارلیمنٹ کے سوال پر حضور انور نے فرمایا خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر سال ہم سینکڑوں، ہزاروں کی تعداد میں بڑھ رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا۔ ہم اپنے آپ کو سچا مسلمان سمجھتے ہیں۔ ہم اُسی رسول ﷺ کو مانتے ہیں اور اُسی کتاب کو، جسے تمام دوسرے مسلمان مانتے ہیں۔ 1974ء میں ایک قانون کے ذریعہ ہمیں پاکستان میں غیر مسلم قرار دے دیا گیا اور آج بھی اچھے اور عقلمند پاکستانی اس بات کو تسلیم کریں گے کہ اُس وقت سے ملک دن بدن غیر مستحکم اور خرابی کی طرف جا رہا ہے۔ جس دن سے حکومت نے جماعتی معاملات میں دخل دینا شروع کیا ہے۔ ملک مشکلات میں گھرا ہوا ہے۔

ممبر پارلیمنٹ نے کہا جس بات سے انہیں فکر ہے وہ یہ ہے کہ پاکستان میں مذہبی نفرت بڑھ رہی ہے اور پاکستان میں مذہبی نفرت کی وجہ سے جرمنی کی طرف ہجرت کی جا رہی ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ یہی حقیقت میں نے برطانوی سیاستدانوں کو مختلف مواقع پر بتائی ہے کہ اگر آپ لوگ محتاط رویہ نہ اختیار کریں گے تو پھر پاکستان سے تشدد مغرب کی طرف جائے گا۔ اس لئے یہ انتہائی ضروری ہے کہ ایسے معاملات میں قانون پر سختی سے عمل ہو۔ جہاں لوگوں کے علم میں ہو کہ قانون کے مطابق اس کو سزا ملے گی تو وہ کم متشدد ہوگا۔ اگر آپ اس طرف توجہ نہیں دیں گے تو پھر ایک دن برطانیہ کے اندر ایک پاکستان Create کریں گے۔

ایک سوال پر حضور انور نے فرمایا کہ ہم انٹر ریلیجئس ڈائیلاگ اور سمپوزیم کرتے ہیں۔ دوسرے مذاہب والوں کو بلاتے ہیں۔ سب آتے ہیں۔ ہم سب کو آپس میں امن سے رہنا چاہئے۔ ہم بین المذاہب بھائی چارہ کو فروغ دیتے ہیں اور اسی لئے تسلسل کے ساتھ بین المذاہب سیمینار اور پروگرام کئی دہائیوں سے کر رہے ہیں۔

ممبر پارلیمنٹ نے بتایا کہ وہ ہدایت اللہ ہیوبش صاحب کے دوست تھے اور اُن کی وفات ان کے لئے صدمے کا باعث ہوئی۔

موصوف نے کہا کہ وہ محسوس کرتے ہیں کہ جرمنی ایک دہانے پر کھڑا ہے اور یہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ توڑ پھوڑ سے بچے۔ انہوں نے کہ وہ بردباری پر یقین رکھتے ہیں اور سوسائٹی کی کامیابی اسی میں ہے۔ اس لئے جماعت احمدیہ سے مل کر انہیں بہت خوشی ہوئی ہے چونکہ جماعت احمدیہ پوری طرح جرمن سوسائٹی میں مدغم ہو چکی ہے۔

حضور انور نے موصوف کا شکریہ ادا کی اور فرمایا پاکستانی مہاجرین میں آپ دیکھ سکتے ہیں کہ ان میں جماعت احمدیہ بردباری کے معیار پر پورا اترتی ہے۔ مثال کے طور پر 28 مئی 2010ء کے واقعہ کے بعد ہم سڑکوں پر نہیں آئے جب کہ ہمارے بہت سارے احباب شہید ہو چکے تھے۔

ممبر پارلیمنٹ کے پاکستان کے بارہ میں سوال پر حضور انور نے فرمایا کہ سیاسی اور معاشی لحاظ سے پاکستان بدتر حالات کی طرف جا رہا ہے اور اب یہ ٹوٹنے کے مقام پر پہنچ چکا ہے۔ ملاں کی طاقت بڑھ رہی ہے اور اگر یہ مزید بڑھی تو یہ علاقے اور دنیا کے لئے تباہ کن ہوگی۔ اب جو واقعات گذشتہ دنوں گزرے ہیں ان میں تو آرمی بھی محفوظ نظر نہیں آتی جب کہ یہ پاکستان کی حفاظت کی آخری امید تھی۔ جب ملک ختم ہو رہا ہو تو آرمی آخری سہارا ہوتی ہے۔

بڑی طاقتوں کے دنیا اثرات کے بارہ میں بات ہوئی تو حضور انور نے فرمایا ڈبل سٹینڈرڈ برداشت نہیں ہونے چاہئیں اور یہ کہ انصاف ہر صورت میں کیا جانا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جماعت کو بلغاریہ میں بھی مشکلات کا سامنا ہے۔ حکومت ملّاں اور مفتیوں سے بہت زیادہ متأثر ہے جو احمدیوں کے خلاف کارروائیوں میں مدد کرتے ہیں۔ اس پر ممبر موصوف نے کہا کہ وہ اس پر غور کریں گے اور وہ ذاتی طور پر ان نا انصافیوں کو محسوس کرتے ہیں جو یورپ میں ہو رہی ہیں۔ موصوف نے کہا کہ مذہبی آزادی کا یورپ کے ہر ملک میں تحفظ کیا جانا چاہئے۔

ممبر نیشنل اسمبلی Tom Koenigs کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ یہ میٹنگ سات بجکر 35 منٹ تک جاری رہی۔

آخر پر مہمان موصوف نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنوائی۔

بعد ازاں پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئی۔ آج تیس فیملیز کے 140 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ملاقات کرنے والوں میں برلن کی جماعت کے علاوہ، ہمبرگ، مہدی آباد، بریمن، فرانکن برگ، بکسٹے ہوڈے اور فرینکفرٹ کے علاوہ پاکستان سے آئے ہوئے بعض افراد بھی شامل تھے۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام شام نو بجکر 15 منٹ تک جاری رہا۔

ممبر نیشنل اسمبلی Christine Bucholz، RBB جرمن ٹی وی چینل کی جرنلسٹ خاتون Mrs.Kathrin Zautha اور روزنامہ اخبار Berliner Zeitung کے جرنلسٹ Mr. Stefan Straub کی مسجد خدیجہ برلن آمد اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات

سوا نو بجے مذکورہ بالا مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

میٹنگ کے آغاز میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آنے والے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔

RBB ٹیلیویژن کی جرنلسٹ نے کہا کہ اُس نے مسجد خدیجہ کے سنگ بنیاد اور پھر افتتاح وغیرہ کے حوالہ سے کوریج دی تھی۔ اور اب اس بات سے خوش ہوئی ہے کہ مخالفت دم توڑ چکی ہے۔

اخبار Bernliner Zeitung کی اشاعت ایک

(باقی صفحہ 10 پر ملاحظہ فرمائیں)

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
تیلگو اور اُردو لٹریچر فری دستیاب ہے
فون نمبر: 0924618281,04027172202
09849128919, 08019590070
منجانب: ڈیکو بلڈرز حیدر آباد۔ آندھرا پردیش

ضمیمہ وصایا:: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر: 20284 میں ایم کے عبد المجید ولد مکرم ایم کے محمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ٹیچنگ عمر 50 سال پیدائشی احمدی ڈاکخانہ منار گھاٹ ضلع پالگھاٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ بتاریخ 10.05.2007 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔ جائداد منقولہ : ایک دوکان منار گھاٹ ٹاون میں ہے موجودہ قیمت 50,0000 روپۓ، گاوں میں 3 ایکڑ زمین جس کی موجودہ قیمت 15,0000 ہزار روپۓ ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت 15000 روپۓ ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبدالکریم ایم کے　　العبد: ایم کے عبدالحمید　　گواہ: پی محمد یوسف

وصیت نمبر: 20834 میں ہارون احمد ولد مکرم تھونی راوت صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ کھیتی عمر 48 سال تاریخ بیعت 5.11.1997 ساکن پرسونی بھاٹہ ڈاکخانہ رائے گنج ضلع پرسا صوبہ نرائن نیپال بقائمی ہوش حواس بلا جبر واکراہ بتاریخ 25.10.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میریکل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ 2000 روپۓ ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: اسرائیل احمد　　العبد: ہارون احمد　　گواہ: سعیدالرحمن

وصیت نمبر: 20835 میں بنی حسین ولد مکرم ڈھوڑائی میاں صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 36 سال تاریخ بیعت 12.12.1991 ساکن پرسونی بھاٹا ڈاکخانہ رائے ضلع پرسا صوبہ پر نیپال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ بتاریخ 25.10.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ میرا گزارہ آمد جیب خرچ 3000 روپۓ ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سعیدالرحمن　　العبد: بنی حسین　　گواہ: اسرائیل احمد

وصیت نمبر: 21005 میں ٹی جمیلہ بشیر مکرم پی احمد بشیر زوجہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 35 سال پیدائشی احمدی ساکن کرولائی ڈاکخانہ کرولائی ضلع مالا پرم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش حواس بلا جبر واکراہ بتاریخ 8.4.2009 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائداد منقولہ: طلائی زیور ہار ایک عدد دس گرام 12,000 ہزار روپۓ، کنگن چار عدد 24 گرام 30,000 ہزار روپۓ، بالی دو عدد چار گرام 4800 روپۓ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ 300 روپۓ ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: پی احمد بشیر　　الامتہ: جمیلہ بشیر　　گواہ: ٹی کے محمود

وصیت نمبر: 21378 میں وسیم احمد ایم پی ولد مکرم ایم پی عبدالرشید صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 19 سال پیدائشی احمدی ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ چیلاڈور ضلع کالیکٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ بتاریخ 5.03.2011 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت 5000 روپۓ ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ٹی احمد سعید　　العبد: وسیم احمد ایم۔ پی　　گواہ: پی اے محمد سلیم

وصیت نمبر: 21455 میں سی کے محمد شریف ولد مکرم سی کے علوی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر سال پیدائشی احمدی ساکن وانیمبلم ڈاکخانہ وانیمبلم ضلع ملہ پورم صوبہ کیرلہ۔ بقائمی ہوش حواس بلا جبرٍ واکراہ بتاریخ 12.08.2011 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائداد غیر منقولہ: 95 سینٹ زمین مع مکان وانیمبلم تحصیل نلمبور ضلع ملہ پورم اندازاً قیمت 65,00000 لاکھ روپۓ۔ ۲۔ 33 سینٹ زمین سروے نمبر 373.8 اندازاً قیمت 37,00000 لاکھ روپۓ، ۳۔ ایک ایکڑ دس سینٹ زمین سروے نمبر 352.2 اور 353.6 اندازاً قیمت 12,00000 لاکھ روپۓ، ۴ 60 سینٹ زمین سروے نمبر 850.7 اندازاً قیمت 1,0000000 ایک کروڑ، ۶، آدھا سینٹ زمین سروے نمبر 350.6 قیمت دو لاکھ روپۓ۔ کل قیمت 2,38,00000 (دو کروڑ اڑھتیس لاکھ روپۓ) ہے۔ میرا گزارہ آمد 62080 روپۓ ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: سی اے ادیب احمد　　العبد: سی کے محمد شریف　　گواہ: سی کے شمیم احمد

وصیت نمبر: 21468 میں شاہدہ ملکانہ زوجہ مکرم خالد احمد ملکانہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 24 سال تاریخ بیعت 2000 ساکن چورو منگلاں کالونی ڈاکخانہ چورو ضلع چورو صوبہ راجستھان بقائمی ہوش حواس بلا جبر واکراہ بتاریخ 10.08.2011 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائداد منقولہ: طلائی زیور 8 گرام قیمت موجودہ 15000 ہزار روپۓ چاندی 92 گرام حق مہر بذمہ خاوند دس ہزار روپۓ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ 300 روپۓ ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: خالد احمد ملکانہ　　العبد: شاہدہ ملکانہ　　گواہ: مرزا اعظم بیگ

وصیت نمبر: 20812 میں شبانہ جاسم زوجہ مکرم جاسم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ڈاکٹر عمر 26 سال پیدائشی احمدی ساکن دبئی ڈاکخانہ پینگاڑی ضلع کنور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش حواس بلا جبر واکراہ بتاریخ 17.11.2008 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میریکل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائداد منقولہ: 750 گرام سونا موجودہ قیمت 75,0000 روپۓ ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت 7,000 درہم ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: حسن بشیر　　الامتہ: شبانہ جاسم　　گواہ: جاسم احمد

وصیت نمبر: 21472 میں عفت شمیم بنت مکرم شمیم احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ۔۔۔ عمر 19 سال پیدائشی احمدی ساکن سکندر آباد ڈاکخانہ کارتیکا نگر ضلع سکندر آباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش حواس بلا جبر واکراہ بتاریخ 1.04.2011 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائداد منقولہ: طلائی زیورات، ڈیڑھ تولہ، انگوٹھی دو گرام، کانٹے دو گرام، چین ایک تولہ کان کی بالیاں ایک گرام۔ میرا گزارہ آمد از خورنوش 600 روپۓ سالانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: طاہر احمد　　الامتہ: عفت شمیم　　گواہ: حافظ سید رسول

وصیت نمبر: 21475 میں فیروز احمد ولد مکرم محمد عبدالشکور صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 21 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش حواس بلا جبر واکراہ بتاریخ 16.09.2011 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت 5001 روپۓ ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: نعیم احمد ملکانہ　　العبد: فیروز احمد　　گواہ: بشیر احمد

وصیت نمبر: 21480 میں وردہ عفت بنت مکرم منظور احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 22 سال پیدائشی احمدی ساکن تالاب کٹیہ حیدر آباد ڈاکخانہ دیوان ڈیوڑھی ضلع حیدر آباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ بتاریخ 2.08.2011 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ فی الحال کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب 300 روپۓ ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: رشید احمد　　الامتہ: وردہ عفت　　گواہ: منظور احمد

وصیت نمبر:21482میں یوناصر احمد ولد مکرم یوابوبکر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تاجر عمر 43سال پیدائشی احمدی ساکن ماتھوٹم ڈاکخانہ آراکینار ضلع کالیکٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ بتاریخ 18.03.2011وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میر یمیری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد 11.000 روپئے ماہانہ ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1اور ماہوار آمد پر 10 / 1حصہّ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ایم ظفر　　العبد: یوناصر احمد　　گواہ:ای کے منصور

وصیت نمبر:21483میں کے پی مبشرہ زوجہ مکرم یوناصر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 36سال پیدائشی احمدی ساکن ماتھوٹھم ڈاکخانہ آراکینار ضلع کالیکٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ بتاریخ 18.03.2011وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میر یمیری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔جائداد منقولہ: طلائی چوڑیاں پانچ عدد 40 گرام قیمت 90,000ہزار، پازیب ایک عدد 24 گرام قیمت 54,000ہزار، ہار ایک عدد 48 گرام قیمت 10,8000، کان پٹی دوعدد 12 گرام قیمت 27,000ہزار انگوٹھی ۴ گرام قیمت 9ہزار غیر منقولہ جائداد: 6 سینٹ زمین 18,00000 لاکھ روپئے۔میرا گزارہ آمد 1500 روپئے ماہانہ ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1اور ماہوار آمد پر 10 / 1حصہّ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ:ایم ظفر احمد　　الامتہ: کے ایم مبشرہ　　گواہ:ای کے منصور احمد

وصیت نمبر:21484میں بنت مکرم کے عبداللطیف صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالبہ علم عمر 19سال پیدائشی احمدی ساکن مینچانڈا ڈاکخانہ نلام ضلع کالیکٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ بتاریخ 18.03.2011وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میر یمیری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائداد منقولہ: ہار ایک عدد آٹھ گرام قیمت 18000 کان پٹی دو عدد چار گرام قیمت 9000روپئے انگوٹھی تین گرام قیمت 6750روپئے۔کل قیمت 33,75000 ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ 500روپئے ماہانہ ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1اور ماہوار آمد پر 10 / 1حصہّ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی ہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ:ایم ظفر احمد　　الامتہ:سنجولہ اے ایل　　گواہ:ای کے منصور

وصیت نمبر:21485میں این مریم صدیقہ بنت مکرم ایس نورالدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالبہ علم عمر 20سال پیدائشی احمدی ساکن ماتھرا ڈاکخانہ ماتھرا ضلع کولم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ بتاریخ 05.04.2011وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میر یمیری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔جائداد منقولہ: ایک عدد بالی طلائی، 21 کیرٹ موجودہ قیمت 3000ہزار روپئے ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ 300روپئے ماہانہ ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1اور ماہوار آمد پر 10 / 1حصہّ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ:ایس نورالدین　　الامتہ:این مریم صدیقہ　　گواہ:ٹی رحیم احمد

وصیت نمبر: 21487میں بشریٰ جلال بنت مکرم جلال الدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 22سال تاریخ بیعت 2004ءساکن ماتھرا ڈاکخانہ ماتھرا ضلع کولم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ بتاریخ 02.04.2011وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد ملازمت 1000 روپئے ماہانہ ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1اور ماہوار آمد پر 10 / 1حصہّ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ:ٹی رحیم احمد　　الامتہ:بشریٰ جلال　　گواہ:ایم ابراہیم کٹی

وصیت نمبر:21488میں او کے ممتاز زوجہ مکرم اے نشاد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 32سال پیدائشی احمدی ساکن ماتھرا ڈاکخانہ ماتھرا ضلع کولم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ بتاریخ 22.082011وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔جائداد منقولہ: دوعدد طلائی چین 40 گرام 21 کیرٹ موجودہ 75000ہزار روپئے، تین عدد طلائی کنگن 26 گرام موجودہ قیمت 48,000ہزار روپئے، ایک عدد بریسلیٹ پانچ گرام موجودہ قیمت 7500 روپئے ہے، دوعدد انگوٹھی چار گرام موجودہ قیمت 6000ہزار روپئے ہے، ایک عدد بالی تین گرام موجودہ قیمت 4500روپئے ہے۔کل زیورات 94 گرام ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ 300 روپئے ماہانہ ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1اور ماہوار آمد پر 10 / 1حصہّ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ:ٹی رحیم احمد　　الامتہ:او کے ممتاز　　گواہ:اے نشاد

وصیت نمبر:21489میں کے سفیرہ زوجہ مکرم این نظر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 29سال تاریخ بیعت 15.12.2007 ساکن ماتھرا ڈاکخانہ ماتھرا ضلع کولم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ بتاریخ 4.07.2011وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میر یمیری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔جائداد منقولہ: نقد 150000 روپئے، حق مہر گولڈ 18 گرام 22 کیرٹ موجودہ قیمت 41400روپئے، ایک عدد پائل 16 گرام موجودہ قیمت 36,800روپئے۔ایک عدد کنگن 8 گرام موجودہ قیمت 18400 روپئے ایک عدد انگوٹھی چار گرام موجودہ قیمت 9200روپئے۔ایک عدد بالی دو گرام موجودہ قیمت 4600 کل طلائی زیورات 48 گرام موجودہ قیمت 110400 روپئے ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ 500روپئے ماہانہ ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1اور ماہوار آمد پر 10 / 1حصہّ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: اے نظار　　الامتہ:کے سفیرہ　　گواہ:ٹی رحیم احمد

وصیت نمبر: 21490میں این منیرہ بنت مکرم ایس نور الدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالبہ علم عمر 18سال پیدائشی احمدی ساکن ماتھرا ڈاکخانہ ماتھرا ضلع کولم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ بتاریخ 5.04.2011وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میر یمیری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔جائداد منقولہ: ایک عدد بالی ایک گرام 21 کیرٹ موجودہ قیمت 1500 روپئے ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ 300روپئے ماہانہ ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1اور ماہوار آمد پر 10 / 1حصہّ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ایس نورالدین　　الامتہ:این منیرہ　　گواہ:ٹی رحیم احمد

وصیت نمبر: 21491میں مجیب اے کے ولد مکرم ویران کٹی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 28سال تاریخ بیعت 26.12.2003 ساکن دہلی ڈاکخانہ دہلی امبیڈکرنگر ضلع دہلی صوبہ دہلی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ بتاریخ 5.08.2011وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میر یمیری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی کوئی جائداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ 16000 روپئے ماہانہ ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1اور ماہوار آمد پر 10 / 1حصہّ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید عبدالہادی کاشف　　العبد: مجیب اے کے　　گواہ: تنویر علی

وصیت نمبر:21492میں محمد مرسلین ولد مکرم محمد ایوب حسن صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ کاروبار عمر 28سال تاریخ بیعت 2008 ساکن دہلی ڈاکخانہ آزاد مارکیٹ ضلع دہلی صوبہ دہلی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ بتاریخ 14.08.2011وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میر یمیری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی کوئی جائداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از کاروبار 60000روپئے ماہانہ ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1اور ماہوار آمد پر 10 / 1حصہّ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ:شمشاد احمد ظفر　　العبد:محمد مرسلین　　گواہ: سید عبدالہادی کاشف

وصیت نمبر:21498میں شمیم بیگم زوجہ مکرم رمضان علی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 28سال پیدائشی احمدی ساکن روپن گڑھ ڈاکخانہ روپن گڑھ ضلع اجمیر صوبہ راجستھان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ بتاریخ 19.11.2011وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میر یمیری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائداد منقولہ: حق مہر 15525 روپئے، زیور طلائی 7 گرام چاندی 100 گرام ہے۔میرا گزارہ آمد خورونوش 500روپئے ماہانہ ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ

آمدبشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتی رہوں گی اوراگر کوئی جائداداس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اورمیری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ناصراحمدزاہد　　الامتہ:شمیم بیگم　　گواہ: رمضان علی

وصیت نمبر:21500 میں قدسیہ حبیب بنت مکرم حبیب احمد خادم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ۔عمر 18 سال تاریخ بیعت 30.7.2001 ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ بتاریخ 3.07.2011 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میرمیری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 10 / 1 حصہّ کی مالک صدرانجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ جائدادمنقولہ: زیورطلائی انگوٹھی دوعدد چھ گرام،کان کے دوجھمکے وزن چارگرام، پائل چاندی وزن تیس گرام ہے۔میرا گزارہ آمدخورونوش 300 روپئے ماہانہ ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پرحصہ آمدبشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتی رہوں گی اوراگر کوئی جائداداس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اورمیری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: حبیب احمدخادم　　الامتہ: قدسیہ حبیب　　گواہ: مظفراحمدفضل

وصیت نمبر:21515 میں مبارک احمد امینی ولدمکرم صدیق احمدامینی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 38 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپورصوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ بتاریخ 1.01.2012 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میرمیری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 10 / 1 حصہّ کی مالک صدرانجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔جائدادمنقولہ وغیرمنقولہ: پلاٹ ساڑھے چھ مرلہ ننگل موجودہ قیمت 357500 روپئے، ایک عدددکان احمدیہ بازارموجودہ قیمت 250000 لاکھ روپئے ہے۔میرا گزارآمداز ملازمت و تجارت 7862 روپئے ماہانہ ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پرحصہ آمدبشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا اوراگر کوئی جائداداس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اورمیری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ:انعام الحق قریشی　　العبد: مبارک احمدامینی　　گواہ: محمدانور

وصیت نمبر:21531 میں غلام احمد مبارک ولدمکرم مبارک علی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 38 سال تاریخ بیعت 1987ء ساکن میراکوٹ خردڈاکخانہ میراکوٹ خردضلع امرتسرصوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ بتاریخ 3.12.2011 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 10 / 1 حصہّ کی مالک صدرانجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی کوئی جائدادنہیں ہے۔میرا گزارہ آمد 60600 روپئے ماہانہ ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پرحصہ آمدبشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا اوراگر کوئی جائداداس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اورمیری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سیدکلیم احمدعجب شیر　　العبد: غلام احمدمبارک　　گواہ: سیدمحموداحمدعجب شیر

وصیت نمبر:21532 میں صائمون بی بی خاتون زوجہ مکرم تبشیر عالم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 32 سال تاریخ بیعت جون 2001 ساکن جھورہاٹ ڈاکخانہ جھورہاٹ ضلع مورنگ صوبہ کوشی آنچل نیپال بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ بتاریخ 18.03.2011 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میرمیری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصہّ کی مالک صدرانجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ جائدادمنقولہ: چاندی کا ایک جوڑا پائل موجودہ قیمت 20,000 ہزارروپئے، ایک عددناک کا کیل موجودہ قیمت 1000 ہزارروپئے۔میرا گزارہ آمد 500 روپئے ماہانہ ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پرحصہ آمدبشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتی رہوں گی اوراگر کوئی جائداداس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اورمیری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: امام حسین　　الامتہ: صائمون بی بی خاتون　　گواہ: وکیل احمدچوہدری

وصیت نمبر:21533 میں سیدہ نگہت پروین زوجہ مکرم غلام احمد مبارک صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 36 سال پیدائشی احمدی ساکن میراں کوٹ نزدڈاکخانہ میراں کوٹ ضلع امرتسرصوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ بتاریخ 13.12.2011 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میرمیری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 10 / 1 حصہّ کی مالک صدرانجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ جائدادمنقولہ: پیر کے کانٹے 4.930 گرام قیمت موجودہ 12424 پینڈل چین 10,380 گرام موجودہ قیمت 26158،ٹوپس 1.670 موجودہ قیمت 4409 رنگ 3.580 موجودہ قیمت 9022 ہے۔میرا گزارہ آمداز جیب خرچ 300 روپئے ماہانہ ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پرحصہ آمدبشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتی رہوں گی اوراگر کوئی جائداداس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اورمیری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سیدخلیل احمدعجب شیر　　الامتہ: سیدہ نگہت پروین　　گواہ: غلام احمدمبارک

وصیت نمبر:21534 میں نسرین طلعت زوجہ انیس احمد دانی قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 46 سال پیدائشی احمدی ساکن پردا ڈاکخانہ پردا ضلع مہاسمند صوبہ چھتیس گڑھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 16/11/11 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 10 / 1 حصہّ کی مالک صدرانجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائدادمندرجہ ذیل ہے۔گلے کا ہاردونگ وزن ڈھائی تولہ قیمت -/67500 روپئے۔کان کی بالی دوجوڑی ۱۲ گرام قیمت 32400 روپئے۔انگوٹھی ۳ گرام قیمت 8.100 روپئے۔کل میزان 108.000 روپئے۔حق مہربذمہ خاوند -/5000 روپئے۔میرا گذارہ آمداز خورونوش ماہوار 500 روپئے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پرحصہّ آمدبشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتی رہوں گی اوراگر کوئی جائداداس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اورمیری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ:انیس احمددانی　　الامتہ:نسرین طلعت　　گواہ:حلیم احمد

وصیت نمبر:21535 میں ستارعلی لشکرولدخیرت علی لشکر مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ پنشن عمر 69 سال تاریخ بیعت 1963 ساکن بلاسپور ڈاکخانہ بلاسپور ضلع بلاسپور صوبہ چھتیس گڑھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 14.11.11 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 10 / 1 حصہّ کی مالک صدرانجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائدادمندرجہ ذیل ہے زمین ۹ نوڈسمل جس پر تین کمرے تعمیر ہیں قیمت دس لاکھ روپئے۔کھیتی کی زمین تین ڈسمل قیمت ڈیڑھ لاکھ روپئے۔کل قیمت 11,50,000 روپئے۔میرا گذارہ آمداز ملازمت ماہوار 15000 روپئے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پرحصہّ آمدبشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا اوراگر کوئی جائداداس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ:حلیم احمد　　العبد: ستارعلی لشکر　　گواہ:محمدظفرالحق

وصیت نمبر:21536 میں امۃ النصیرایس وی زوجہ عبدالشکور،قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 47 سال پیدائشی احمدی ساکن کیرلہ ڈاکخانہ چلاد ضلع کنور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 16.12.11 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 10 / 1 حصہّ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار ہ کی اس وقت جائدادمندرجہ ذیل ہے۔ چھ عدد چوڑیاں وزن 75 گرام قیمت 165000 روپئے۔دوعددانگوٹھیاں وزن 6 گرام قیمت 13000 ایک عدد ہار 14 گرام قیمت 30800 روپئے۔حصہ مکان قیمت بیس لاکھ روپئے۔میرا گذارہ آمداز جیب خرچ ماہوار 300 روپئے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پرحصہّ آمدبشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتی رہوں گی اوراگر کوئی جائداداس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اورمیری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ:مظفراحمد　　الامۃ : امۃ النصیرایس وی　　گواہ:عبدالشکور

وصیت نمبر:21537 میں شاکرانور ولدسراج المہدی قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 24 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 18.12.11 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 10 / 1 حصہّ کی مالک صدرانجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائیدادنہیں ہے۔میرا گذارہ آمداز ملازمت ماہوار 5962 روپئے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پرحصہّ آمدبشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا اوراگر کوئی جائداداس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اورمیری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ:شبیراحمدمیر　　العبد: شاکرانور　　گواہ:محمدشارق خان

وصیت نمبر:21544 میں منیراحمد سہارنپور ولدسجیل احمد مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 50 سال تاریخ بیعت 29.7.07 احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپورصوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 24.1.12 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 10 / 1 حصہّ کی مالک صدرانجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائدادمندرجہ ذیل ہے۔ایک کان واقع گلی کٹ پیس سہانپور قیمت 650000 روپئے۔مکان جو ہم چار بھائیوں اور تین بہنوں میں مشترکہ ہے میں میرا حصہ 30,0000 روپئے ہے۔ایک باغ آم کا 44 بیگھہ پرجس میں خاکسار کا حصہ 7,00000 روپئے کا ہے۔میرا گذارہ آمداز تجارت ماہوار 8000 روپئے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پرحصہّ آمدبشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا اوراگر کوئی جائداداس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اورمیری یہ وصیت اس پر بھی حاوی

ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ:تنویر احمد ملک　　العبد:منیر احمد سہارنپور　　گواہ:شمشیر علی

وصیت نمبر:21545 میں مہر بانو زوجہ منیر احمد سہارنپور قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 40 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ بتاریخ 24.1.12 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔کنگن ۲ عدد ٹاپس ۳ جوڑی، انگوٹھی ۶ عدد، چین ۲ عدد، ٹاپس کی چین ۲ عدد کل وزن 112.670 قیمت اندازاً 287308 روپئے۔میرا گذارہ آمد از خورونوش ماہوار 300 روپئے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ:تنویر احمد ملک　　الامۃ:مہر بانو　　گواہ:منیر احمد سہارنپور

وصیت نمبر 21546 میں ایمن منیر بنت منیر احمد سہارنپور قوم احمدی مسلمان پیشہ طالبہ علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ بتاریخ 24.1.12 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ایک جوڑی بالی قیمت 3200 روپئے۔میرا گذارہ آمد از خورونوش ماہوار 300 روپئے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ:منیر احمد　　الامۃ:ایمن منیر　　گواہ تنویر احمد ملک

وصیت نمبر:21547 میں تنویر احمد ملک ولد سجیل احمد مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 52 سال تاریخ بیعت 27.5.08 ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 22.1.12 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔حصہ مکان واقع ہرن ماران سہارانپور قیمت 300000 روپئے۔ ایک ۷ بیگھہ واقع نوگانواں تحصیل بہٹ ضلع سہارنپور، خسرہ نمبر 213-210-209-207 قیمت 70,0000۔کل میزان 10,00000 روپئے۔میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہوار 4265 روپئے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　　گواہ:منیر احمد　　العبد:تنویر احمد ملک　　گواہ:شمشیر علی

وصیت نمبر:21549 میں فلاح الدین قمر ولد نصیر الدین حافظ قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12.10.11 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 300 روپئے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　　گواہ:محمد احسن　　العبد:فلاح الدین قمر　　گواہ:عباس خان

وصیت نمبر:21550 میں شہاب الدین خان ولد بشیر الدین خان قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 47 سال پیدائشی احمدی ساکن تاراکوٹ ڈاکخانہ تاراکوٹ ضلع جاجپور صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14.12.11 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد ایک لاکھ روپئے کی ہے۔میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہوار 5000 روپئے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ:ایس کے جمال الدین　　العبد: شہاب الدین خان　　گواہ:ایس کے جبار الدین

وصیت نمبر:21551 میں ظفر الدین احمد ولد عبد الرحمن قوم احمدی مسلمان پیشہ کھیتی عمر 45 سال پیدائشی احمدی ساکن کرڈاپلی ڈاکخانہ تیگریا ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11-2-1 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گذارہ آمد از کھیتی سالانہ 20,000 روپئے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ مشیر الدین　　العبد:ظفر الدین احمد　　گواہ:محمد آصف علی

وصیت نمبر:21552 میں مبارکہ ملک بنت ملک منیر احمد پیشاوری قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 22 سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ احمدیہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8-12-2 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسارہ کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی چین ۲ عدد 12.650 گرام ۲۲ کیرٹ۔بالیاں طلائی ایک جوڑی 4.450 گرام ۲۲ کیرٹ انگوٹھی ۲ عدد 6.580 گرام ۲۲ کیرٹ۔کل قیمت -/63522 روپئے۔میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپئے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ملک منیر احمد پیشاوری　　الامۃ: مبارکہ ملک　　گواہ: ملک طاہر احمد پیشاوری

وصیت نمبر:21554 میں امۃ الودود مونہ بنت عبد القادر شیخ قوم احمدی مسلمان پیشہ طالبہ عمر 16 سال پیدائشی احمدی ساکن گلبرگہ ڈاکخانہ گلبرگہ ضلع گلبرگہ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 11-12-1 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسارہ کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 300 روپئے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ:عبد القادر شیخ　　العبد:امۃ الودود　　گواہ:قریشی محمد عبد اللہ

وصیت نمبر : 21556 میں عرفانہ سعید (ناظمہ) زوجہ تنویر احمد ملک قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 45 سال تاریخ بیعت 08-5-27 ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12-2-15 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسارہ کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔53 گرام سونے کا زیور قیمت 150000 روپئے۔میرا گذارہ آمد از خورونوش ماہوار -/300 روپئے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ:تنویر احمد ملک　　الامۃ:عرفانہ سعید ناظمہ　　گواہ:منیر احمد

وصیت نمبر : 21557 میں ماریہ تنویر بنت تنویر احمد ملک قوم احمدی مسلمان پیشہ طالبہ عمر 19 سال تاریخ بیعت 08-5-27 ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12-2-15 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔کانوں کی بالیاں قیمت 7000 روپئے۔میرا گذارہ آمد از خورونوش ماہوار -/300 روپئے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ:تنویر احمد ملک　　الامۃ: ماریہ تنویر　　گواہ:منیر احمد

وصیت نمبر:21558 میں نصیر الدین شیرا ولد حکیم محمد دین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 58 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12-2-18 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہوار 6690 روپئے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: بشیر الدین　　العبد:نصیر احمد شیرا　　گواہ:محمد ایاز عالم

جھارکھنڈ میں صوبائی کانفرنس وجلسہ پیشوایان مذاہب

اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اُس نے ہمیں دوروزہ صوبائی کانفرنس 6,5 مئی 2012 کومنعقد کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ مرکز احمدیت قادیان سے محترم مولانا محمد کریم الدین شاہد صاحب ناظم ارشاد وقف جدید و مکرم مولانا ظہیر احمد خادم صاحب ناظر دعوت الیٰ اللہ بھارت اور کولکتہ سے محترم مولانا آفتاب احمد نیرّ صاحب مبلغ انچارج و نمائندہ اصلاح وارشاد مرکزی نمائندے کے طور پر تشریف لائے۔ آخری واختتامی نشست میں سینکڑوں احباب احمدی وغیر احمدی موجود تھے۔

پہلا روز: ۵ مئی ۲۰۱۲ء۔ پروگرام کا آغاز نماز تہجد سے کیا گیا۔ جو مکرم افتخار احمد صاحب مبلغ سلسلہ جمشید پور نے پڑھائی۔ ۹ بجے لوائے احمدیت محترم مولانا محمد کریم الدین شاہد صاحب نے لہرایا۔ پہلی نشست کا آغاز زیر صدارت محترم مولانا محمد کریم الدین شاہد صاحب۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم مولوی مقصود احمد خان صاحب مبلغ سلسلہ خوردہ اڑیسہ و مکرم مولوی غلام احمد صاحب مبلغ سلسلہ سرکل رانچی زون، مکرم مولوی افتخار احمد صاحب مبلغ سلسلہ جمشید پور، مکرم مولوی مسعود احمد یوسف صاحب مبلغ سلسلہ دعوت الیٰ اللہ اور مکرم مولانا ظہیر احمد خادم صاحب نے سیرت حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ وسیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام، خلافت کی اہمیت و برکات اور اس کی ضرورت و دعوت الیٰ اللہ اور ہماری ذمہ داری کے عناوین پر تقاریر کیں۔

دوسری نشست کا آغاز زیر صدارت محترم مولانا ظہیر احمد خادم صاحب ہوا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم بشارت احمد صاحب و مکرم مولانا سید آفتاب احمد صاحب مبلغ انچارج کولکتہ نے تقاریر کیں۔ دوسرے روز کی پہلی نشست صبح ۹ بجے زیر صدارت شیخ فاروق صاحب زونل امیر رانچی جھارجھنڈ منعقد ہوئی اس نشست میں تلاوت قرآن مجید کے بعد محترم مولانا ظہیر احمد خادم صاحب نے تقریر کی۔

پریس کانفرنس: بارہ بجے مکرم مولانا محمد کریم الدین شاہد صاحب کی زیر صدارت پریس کانفرنس منعقد ہوئی۔ پرنٹ والیکٹرانک میڈیا کے گیارہ نمائندگان نے اس میں شرکت کی۔ دوسری نشست شام پانچ بجے شروع ہوئی تلاوت قرآن کریم مع ترجمہ کے بعد مولانا سید آفتاب احمد نیرّ صاحب مبلغ انچارج کولکتہ نے تقریر کی۔ اس کے بعد پادری کرپا کنڈولہ صاحب نے عیسائی مذہب پر Pandit Ramarish Pariwarchak نے گائتری پریوار پر۔ Bharat Chandra Mahato جی نے منی سماج پر Sardar Guru wachan Singh جی نے سکھ مذہب پر۔ Jaypal Bandra ji نے سرنا سماج پر۔ D. Ravi Emanuel Church صاحب نے عیسائی مذہب پر تقاریر کیں۔ بعدہ صدر جلسہ مکرم مولانا محمد کریم الدین شاہد صاحب نے صدارتی خطاب کیا اور اختتامی دعا کرائی۔ ۷ مئی ۲۰۱۲ کو محترم مولانا محمد کریم الدین شاہد صاحب نے گھاڑسیلہ جیل کے ۲۸۰ قیدیوں میں کپڑے تقسیم کئے اور میڈیا کو بھی انٹرویو دیا۔ جس کی اگلے روز تشہیر ہوئی۔ الحمد للہ یہ پروگرام نہایت کامیاب رہا۔ (فاروق احمد۔ زونل امیر رانچی)

تصحیح:: اخبار بدر مورخہ 3 مئی 2012ء شمارہ نمبر 18 کے کالم 3.4 پر ''سنگ بنیاد روٹی پلانٹ اور گلشن احمد قادیان'' کے عنوان سے شائع خبر میں محترم ناظر اعلیٰ صاحب قادیان کے حوالے سے درج ہوا ہے کہ:

''اصل میں یہ عمارت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چچازاد بھائیوں مرزا امام دین مرزا نظام دین کی تھی جنہوں نے حضورؑ کی شدید مخالفت کی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو یہ خبر دی کہ اگر یہ لوگ توبہ نہیں کرینگے تو انکے گھر ویران ہو جائیں گے چنانچہ انکے گھر ویران ہوئے بعد ازاں انہیں کی اولاد میں سے ایک شخص مرزا گل محمد صاحب کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی اور انہوں نے یہ عمارت اور اس سے ملحقہ رقبہ جماعت کو دے دیا۔''

جبکہ تاریخ احمدیت کے حوالہ سے یہ امر ثابت ہے کہ مرزا گل محمد صاحب سے یہ رقبہ خریدا جاچکا تھا۔ چنانچہ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مورخہ 9 مارچ 1944ء کو فرمایا تھا کہ

''آج ہی میں نے فیصلہ کر دیا ہے کہ اس مسجد کو پہلو کی طرف بڑھا دیا جائے اس سے انشاء اللہ یہ مسجد موجودہ مسجد سے دگنی ہو جائے گی۔ مسجد کے لئے یہ جگہ سالہا سال سے خریدی جاچکی ہے۔''

(بحوالہ الفضل 4 دسمبر 1944ء بحوالہ تاریخ احمدیت جلد نمبر 8 صفحہ نمبر 626) (ناظر اعلیٰ قادیان)

تصحیح:: اخبار بدر مورخہ 9 فروری 2012ء شمارہ نمبر 6 کے صفحہ نمبر 13 کالم نمبر 1 پر ''پیشگوئی مصلح موعودؓ کا پس منظر'' بیان کرتے ہوئے سہواً لکھا گیا ہے کہ

''آپ نے (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام) ہوشیار پور ہی سے 20 فروری 1886ء کو ایک اشتہار میں اس پیشگوئی کا اعلان فرمایا یہ اعلان جماعت احمدیہ کی تاریخ میں سبز اشتہار کے نام سے مشہور ہے۔''

یہ بات درست نہیں ہے۔ اشتہار ''پیشگوئی مصلح موعودؓ'' اور ''سبز اشتہار'' دو الگ الگ اشتہار ہیں۔ اشتہار پیشگوئی مصلح موعودؓ 20 فروری 1886ء کو شائع ہوا تھا۔ جبکہ سبز اشتہار کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''محمود جو میرا بڑا بیٹا ہے اس کے پیدا ہونے کے بارے میں اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء میں اور نیز اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء میں جو سبز رنگ کے کاغذ پر چھاپا گیا تھا پیشگوئی کی گئی اور سبز رنگ کے اشتہار میں یہ بھی لکھا گیا کہ اس پیدا ہونے والے لڑکے کا نام محمود رکھا جائے گا اور یہ اشتہار محمود کے پیدا ہونے سے پہلے ہی لاکھوں انسانوں میں شائع کیا گیا۔'' (بحوالہ تریاق القلوب صفحہ 219)''

تصحیح:: اخبار بدر مورخہ 7 جون 2012ء شمارہ نمبر 23,24 کے صفحہ نمبر 2 کالم نمبر 1 پر ''اداریہ'' میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے خطبہ کی تاریخ 17 اکتوبر 2003 شائع ہوئی ہے جبکہ اصل تاریخ 17 اکتوبر 1993 ہے۔

قارئین بدر اس تصحیح کو ملحوظ رکھیں۔ (ادارہ)

ایم ٹی اے پر نشر ہونے والے مستقل پروگرام
ہندوستانی وقت کے مطابق

جمعہ	**لقاء مع العرب**	**10.25**
	یسرنا القرآن	12:00 PM, 6:00 PM,11:00AM, 6:30AM
	Beacon of Truth	1:00 PM
	فقھی مسائل	5:00 Pm, 2 :00 AM
	خطبہ جمعہ	**5:30 PM Live,** 8:30 PM, 2:30 AM
	ترجمۃ القرآن کلاس	8:30
ہفتہ	Faith Matters	1:00 PM
	خطبہ جمعہ	8:00 AM, 4:25 PM, 4:20 AM
	راہ ھدیٰ Live	**9:00 AM, 9:30 PM, 2:30 AM**
	لقاء مع العرب	**10:25 AM**
	الترتیل	**12:00 PM, 6:00 PM,11:00 PM, 6:30 AM**
	جماعتی خبریں	**1:30 PM, 2:00 AM**
	Story Time	**2:00 PM, 5:40 PM, 4:00 AM**
	مجلس عرفان	**2:30 PM**
	انتخاب سخن	**6:30 PM**
اتوار	**مجلس عرفان (انگریزی)**	**4:30 AM**
	خطبہ جمعہ	8:40 AM, 6:30 PM, 4:25 AM
	لقاء مع العرب	**10:25 AM**
	یسرنا القرآن کلاس	12:00 PM,6:00 PM,11:00 AM,6:30 PM
	وقف نو کلاس	**12:30 PM, 8:30PM, 11:50 PM**
	Real Talk	**1:00 AM**
	Faith Matters	**1:30 PM**
	خطبہ جمعہ (ملیالم)	**8:00 PM**
	Story Time	
سوموار	**وقف نو کلاس**	**6:50 AM**
	Real Talk	9:30 AM
	لقاء مع العرب	**10:25 AM**
	الترتیل	12:00 PM,6:00 PM,11:00 AM,6:30 AM
	جماعتی خبریں	1:30 PM
	فرنچ ملاقات	**2:30 PM**
	خطبہ جمعہ	8:30 PM
	راہ ھدیٰ	9:30 PM, 2:00 AM
منگل وار	لقاء مع العرب	10:25 AM
	یسرنا القرآن کلاس	12:00PM, 6:00PM, 11:00AM, 6:30 PM
	مجلس عرفان انگریزی	2:30 PM, 4:30 AM
	Real Talk	6:30 PM
بدھ	انتخاب سخن	4:30 AM
	لقاء مع العرب	10:25 AM
	الترتیل	12:00 PM, 6:00 PM, 11:00 AM, 6I30 AM
	Real Talk	1:30 PM, 1:00 AM
	مجلس عرفان اردو	**2:30 PM**
	فقھی مسائل	**8:30 PM, 5:00 AM**
	Faith Matters	9:30 PM
جمعرات	فقھی مسائل	8:00 AM
	Faith Matter	9:30 AM, 1:00 AM
	لقاء مع العرب	**10:25 AM**
	Beacon of Truth	**1:30 PM, 6:30 PM, 4:30 AM**
	ترجمۃ القرآن کلاس	**2:30 PM, 10:30 AM, 2:30 AM**
	انتخاب سخن	9:30

منجانب: نظارت اصلاح وارشاد (مرکزیہ)

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. : (0091) 1872-224757
(Mob.): " 9876376441
(Mob.): " 9915379255
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OFTHE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 61 Thursday 28 June 2012 Issue No : 26

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 500/-
By Air : 45 Pounds or 70 U.S.
$: 50 Euro
: 70 Canadian Dollar

دُعا کرنے والا کبھی تھک کر مایوس نہ ہو جاوے اور اللہ تعالیٰ پر یہ سوظن نہ کر بیٹھے کہ اب کچھ نہیں ہوگا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں دعا کی حقیقت کا ادراک عطا فرمایا اور اپنے صحابہ کی اس بارہ میں رہنمائی فرمائی۔

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 15 جون 2012 بمقام بیت الفتوح لندن

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک جگہ دعا کی حقیقت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ’’یہ بھی لازم ہے کہ جیسے دنیا کی راہ میں کوشش کرتا ہے ویسے ہی خدا کی راہ میں بھی کرے۔

’’پنجابی میں ایک مثل ہے ’’جو منگے سو مر رہے مرے سو منگن جا‘‘۔ لوگ کہتے ہیں کہ دُعا کرو دُعا کرنا مرنا ہوتا ہے۔ اس پنجابی مصرعہ کے یہی معنے ہیں کہ جس پر نہایت درجہ کا اضطراب ہوتا ہے وہ دُعا کرتا ہے دُعا میں ایک موت ہے اور اس کا بڑا اثر یہی ہوتا ہے کہ انسان ایک طرح سے مرجاتا ہے۔ مثلاً ایک انسان ایک قطرہ پانی کا پی کر اگر دعویٰ کرے کہ میری پیاس بجھ گئی ہے یا یہ کہ اُسے بڑی پیاس تھی تو وہ جھوٹا ہے۔ ہاں اگر پیالہ بھر کر پیوے تو اس بات کی تصدیق ہوگی۔ پوری سوزش اور گدازش کے ساتھ جب دعا کی جاتی ہے حتیٰ کہ رُوح گداز ہو کر آستانہ الٰہی پر گر جاتی ہے اور اسی کا نام دُعا ہے اور الٰہی سنت یہی ہے کہ جب ایسی دعا ہوتی ہے تو خداوند تعالیٰ یا تو اُسے قبول کرتا ہے اور یا اُسے جواب دیتا ہے۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 630 ایڈیشن 2003ء)

حضور فرماتے ہیں پس یہ ہے دعا کی حقیقت جو لوگ کرتے ہیں وہ خوش قسمت ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ہر معاملہ میں مدد چاہنی ہو اور اس کے فضل کا وارث بننا ہو تو یہ سب باتیں اُس وقت ہوتی ہیں جب خدا کے آگے تمام طاقتوں سے جھکا جائے۔ آج تک ہمارا یہ تجربہ ہے کہ خدا تعالیٰ دعاؤں کے بعد رہنمائی فرماتا ہے اور تسکین کے سامان فرماتا ہے۔ ایک اور مقام پر آپ آدابِ دعا کے متعلق بیان فرماتے ہیں کہ:۔

دُعا بڑی عجیب چیز ہے مگر افسوس یہ کہ نہ دعا کرانے والے آدابِ دعا سے واقف ہیں اور نہ اس زمانہ میں دعا کرنے والے ان طریقوں سے واقف ہیں جو قبولیت دعا کے ہوتے ہیں۔ بلکہ اصل تو یہ ہے کہ دُعا کی حقیقت ہی سے بالکل اجنبیت ہوگئی ہے۔ بعض ایسے ہیں جو سرے سے دُعا کے منکر ہیں اور جو دعا کے منکر تو نہیں۔ مگر اُن کی حالت ایسی ہوگئی ہے کہ چونکہ اُن کی دعائیں بوجہ آداب دُعا سے ناواقفیت کے قبول نہیں ہوتی ہیں کیونکہ دُعا اپنے اصلی معنوں میں دُعا ہوتی ہی نہیں۔ اسلئے وہ منکرین دعا سے بھی گری ہوئی حالت میں ہیں۔ اُن کی عملی حالت نے دوسروں کو دہریت کے قریب پہنچا دیا ہے۔ دُعا کیلئے سب سے اوّل اس امر کی ضرورت ہے کہ دُعا کرنے والا کبھی تھک کر مایوس نہ ہو جاوے اور اللہ تعالیٰ پر یہ سوظن نہ کر بیٹھے کہ اب کچھ نہیں ہوگا۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 693 ایڈیشن 2003)

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعا کی حقیقت کا ادراک ہمیں عطا فرمایا ہے اور سب سے بڑھ کر اپنے صحابہ کی رہنمائی کی جن کی آپ نے تربیت فرمائی۔ حضور انور نے فرمایا کہ آج میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے فیض پانے والے چند صحابہ کا ذکر کروں گا جنہوں نے دعا کی حقیقت کو جانا اور اللہ تعالیٰ نے انہیں دعا کی قبولیت کے نظارے دکھائے۔

حضرت میاں محمد نواز خان صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ 1906ء میں سیالکوٹ میں طاعون کا بڑا اثر تھا۔ مجھے بھی طاعون کی ایک ِگلٹی نکل آئی میں نے دعا کی کہ مولیٰ میں نے تیرے مامور کو مان لیا ہے لیکن مجھے ِگلٹی نکلی ہے۔ اللہ کے فضل سے صبح تک ِگلٹی دور ہوگئی جبکہ میرے ساتھ میرے کمرے میں رہنے والا ایک شخص مارا گیا۔

حضرت امیر خان صاحب بیان کرتے ہیں کہ 1915 میں میرے بچے کو طاعون نکلی دو دن کے بخار نے شدت پکڑا اور اُس کی حالت نہایت خطرناک ہوگئی۔ گرمی کا موسم اور مکان کی تنگی نے گھبراہٹ میں مزید اضافہ کر دیا۔ والدہ مجھے دیکھتے ہی زار زار رونے لگی۔ میں نے بچے کو اٹھا کر کندھے پر لٹکا دیا۔ بچے کی نازک حالت دیکھ کر میرے بے اختیار آنسو نکل آئے۔ اس اضطراری حالت میں میرے دل سے دعا نکلی۔

اے خدا اے میرے پیارے خدا اس نازک وقت میں تیرے سوا کوئی حکیم نہیں صرف تیری ذات ہے جو شفا بخش سکتی ہے۔ اس حالت میں میری توجہ اس طرف ہوئی کہ یہ آیت پڑھو قُلنَا یَا نَارُ کُونِی بَرْدًا وَسلامًا اور دل میں ڈالا گیا کہ اس آیت کو پڑھتے ہوئے بچہ کے سر سے پیروں کی طرف ہاتھ پھیرو۔ چنانچہ میں نے یہ عمل کیا جس کے نتیجہ میں چند منٹوں میں بخار اُتر گیا اور چار پانچ دن میں بچہ ٹھیک ہوگیا۔

حضرت عبد الستار صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ کے الہام عَفَتِ الدیار محلها ومقامها کے بعد زلزلہ کے تین دن قبل مجھے خواب آئی کہ حضور ہمارے گھر چارپائی پر بیٹھے ہیں۔ میں نے عرض کی کہ مجھے گاؤں والے تنگ کرتے ہیں میرے لئے دعا کریں۔ حضور نے بزبان پنجابی فرمایا کہ ’’میں تاں ایہہ کم ہی کرناں ہاں‘‘ یعنی میں یہی کام ہی کرتا ہوں۔ میں نے دوبارہ اپنے لئے الگ دعا کی درخواست کی۔ حضور نے میرا بازو پکڑ کر دعا شروع کر دی۔ اس دوران زلزلہ آیا اور میری آنکھ کھل گئی۔ اگلے دن میں قادیان گیا۔ حضور باغ میں تشریف فرما تھے۔ میں نے خواب سنانے کی اجازت حاصل کی اور ساری خواب سنائی اس پر حضور نے تین بار فرمایا ’’تم بچائے جاؤ گے‘‘۔

کچھ دنوں بعد میری بیوی بچی کو طاعون کی ِگلٹی نکل گئی۔ لوگ کہنے لگے کہ تم اگر مرے تو تمہاری گور کون کھودے گا کفن کون دے گا۔ میں نے خدا تعالیٰ کے حضور دعا کی اللہ کے فضل سے بیوی کو دست آکر بخار ٹوٹ گیا اور بچی بھی گلٹی سے محفوظ ہوئی۔

حضرت حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی بیان کرتے ہیں کہ جب حضور کا الہام جلسہ مہاتسو کے بارہ میں ’’مضمون بالا رہا‘‘ شائع ہوا تو میں اُن دنوں سخت بیمار تھا لیکن اس الہام کی وجہ سے اپنے ایک اہل حدیث دوست کو لیکر میں جلسہ گاہ میں پہنچ گیا۔ مولوی ثناء اللہ اور مولوی محمد حسین بٹالوی کے مضمون سنے مگر وہ پھیکے پھیکے تھے مگر جب حضور کا مضمون شروع ہوا تو یہ مضمون بالا رہا۔

میں نے جب مضمون سنا تو وہیں جلسہ گاہ میں ہاتھ اُٹھا کر دعا کی کہ یا اللہ اگر یہ تیرا وہی بندہ ہے تو مجھے اس بیماری سے شفا بخش۔ چنانچہ بیان کرتے ہیں کہ جلسہ گاہ کے گیٹ سے نہ نکلے تھے کہ ایسا محسوس ہوا کہ کبھی یہ بیماری نہ ہوئی تھی۔

حضور انور نے خطبہ جمعہ کے آخر میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی قبولیت دعا کے نشان دکھائے اور صحابہ کی مانند ہمارا ایمان بھی مضبوط سے مضبوط تر کرتا چلا جائے۔ ہم میں سے ہر ایک کا اللہ تعالیٰ سے ایک خاص تعلق ہو۔ دنیا کے حالات بد سے بدتر ہو رہے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو ان فسادات سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

121 واں جلسہ سالانہ قادیان

بتاریخ 29-30 اور 31 دسمبر 2012ء

سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 121 ویں جلسہ سالانہ قادیان کیلئے مورخہ 29-30 اور 31 دسمبر 2012ء (بروز ہفتہ، اتوار اور سوموار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمادی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے خود بھی اس مبارک جلسہ میں شمولیت کی نیت کر کے تیاری شروع کر دیں اور دیگر احباب جماعت اور زیر تبلیغ دوستوں کو بھی اس جلسہ میں شامل کرنے کی پرزور تحریک کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس للہی جلسہ سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس جلسہ سالانہ کی ہر لحاظ سے کامیابی اور بابرکت ہونے کیلئے دُعائیں جاری رکھیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)